استروط
از زید زلفقار

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

استروط

از

زید ذوالفقار

www.novelsclubb.com

بارش پوری شدت سے زمین پہ برس رہی تھی۔

اسکا ارادہ شائدٗ اسے غرق کر دینے کا تھا۔اسکا ساتھ دینے کے لیئے کڑکڑاتی بجلیاں تھیں اور بے تحاشا گرجتے بادل۔ان تینوں نے ساتھ مل کر قسم کھالی تھی کہ اس رات کو وحشت ناک بنادیں گے۔

ایسے میں اسکی آنکھ کھلی تھی۔

کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا۔سیاہ کڑوا اندھیرا۔کچھ دیر تک تو وہ سانس بھی نہیں لے پائ تھی۔

www.novelsclubb.com

تبھی بجلی چمکی اور اس نے دیکھا وہ بستر پہ اکیلی تھی۔

"نیل؟؟؟؟نیل کہاں ہو؟؟؟؟؟"

اس نے اپنے شوہر کو آواز دی اور بال سمیٹنے لگی۔ کمرہ پھر سے اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔اس نے ٹٹول کر فون اٹھایا اور لائٹ آن کی۔ وہ کمرے میں نہیں تھا۔

"نیل؟؟؟؟؟؟؟؟"

باہر سے آتی بارش اور آندھی کی خوفناک آوازوں سے دل بیٹھا جارہا تھا۔

"نیل؟؟؟؟؟؟"

واش روم بھی خالی تھا۔

اب اسے پریشانی نے آن گھیرا تھا۔وہ کمرے سے نکلی اور باہر آئی۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔یقیناً بجلی جاچکی تھی تبھی ہر طرف اندھیرے کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ وہ اندازے سے چلتی، روشنی مارتی نیچے آئی۔ سوائے بارش اور طوفان کی آوازوں کے، اور کوئی آواز نہیں تھی۔

"نیل؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے سارے گھر میں اسے تلاش لیا لیکن اسکا نام ونشان تک نہیں تھا۔اسکا پریشانی سے براحال تھا۔وہ کئی بار اسکا نمبر بھی ملا چکی تھی لیکن اسکا فون بھی بند تھا۔

تبھی آندھی کے تیز جھونکے سے وہ کھڑکی کھل گئی۔ تہس نہس کرتی ہوا چھوٹے سے گھر میں چکرانے لگی۔اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر کھڑکی بند کرنی چاہی تھی۔ تبھی اسکی نظر باہر پڑی۔

بجلی چمکی اور بادل زور سے گرجا تھا۔

نیل آسمان تلے، دونوں ہاتھ پھیلائے، سر اٹھائے کھڑا تھا۔وہ جلدی سے دروازے کی طرف دوڑی تھی جب اس نے وہ سیاہ ہیولہ دیکھا۔

اس نے دل خراش چیخ ماری تھی۔

"نیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے دونوں بازوؤں کو پکڑے جیسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔اندھیرے میں دھوئیں کا سا چوغہ پہنے، وہ لال آنکھیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے باہر کو بھاگی۔

فضامیں ایک منحوس سی آواز گونج رہی تھی۔نیل اونچی آواز میں نجانے کیا کیا پڑھ رہا تھا۔وہ ہیولہ اسکے کندھوں پہ سوار تھا۔

"نیل۔۔۔۔۔۔"

وہ بھیگتی ہوئی اسکی طرف بڑھی تھی۔بجلی چمکی تو اس نے دیکھا نیل کی دونوں کلائیاں کٹی ہوئی تھیں اور ان میں سے خون بہہ رہا تھا۔وہ آگے بڑھی اور اسے وہاں سے ہٹانا چاہا۔

"نیل۔۔۔ہوش کرو۔۔۔۔نیل۔۔۔۔چلو اندر۔۔۔۔۔۔"

وہ سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔وہ ہیولہ سا اندھیرے میں معدوم ہوتا چلا گیا۔وہ اسی حالت میں زمین پہ آ گرا۔اسکے ہونٹ ابھی تک وہی نافہم جملے بول رہے تھے۔

"نیل۔۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔نیل۔۔۔۔"

وہ اس پہ جھکی اسکے گال تھپتھپا رہی تھی۔

ہسپتال کے کوریڈور میں وہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ نیل کو وہ ایمرجنسی میں لے جا چکے تھے۔ ڈاکٹر بہت دیر سے اندر ہی تھے۔ وہ گھبراہٹ میں، بارش سے بھیگی، نیل کے خون سے سنے کپڑوں کے ساتھ وہیں ٹہلتی رہی جب دروازہ کھلا

"ڈاکٹر! وہ کیسا ہے اب؟؟؟؟"

"آپ کون ہیں؟؟؟"

"میں انکی وائف ہوں۔ ماریا"

"آپ کے شوہر نے خودکشی کی کوشش کی ہے مسز ماریا"

وہ دھک سے رہ گئی

www.novelsclubb.com

"انکے دونوں ہاتھ کلائیوں سے کسی تیز دھار چیز سے کاٹے گ ئے ہیں۔یقیناً کسی بلیڈ سے۔۔۔۔۔"

"وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔وہ ایسا کیوں۔۔۔۔۔"

"یہ پولیس کیس ہے ماریا"

اس نے چکراتے سر کو سنبھالا اور دیوار کا سہارا لیا۔

"پولیس کو انفارم کر دیا ہے۔آپ انکے سوالوں کے جواب دیں گی"

وہ بس بے یقینی سے وہ سب سنتی رہ گئی

"انکا بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے۔ابھی بھی وہ بے ہوش ہیں"

www.novelsclubb.com

پولیس آفیسر اسکے سامنے بیٹھا سوال پوچھ رہا تھا۔وہ بس ششدر سی،اس ساری صورتحال کو سمجھنے میں لگی تھی۔وہ انہیں کیا بتاتی جبکہ بہت ساری باتوں سے تو وہ خود بھی واقف نہیں تھی۔

انکی شادی کو ابھی بمشکل ایک سال ہوا تھا۔وہ ان دونوں کی لو میرج تھی۔ماریا کے گھر والے اس شادی پہ قطعاً راضی نہیں تھے۔

"نیل کی ریپوٹیشن اچھی نہیں ہے۔اسکے بہت سے افیئر ہیں۔تم ایک اکیلی نہیں ہو۔وہ وفادار خاوند ثابت نہیں ہو گا میری بچی"

اسے سب نے روکا تھا لیکن اس نے کسی کی بھی نہیں مانی تھی۔وہ ان سب کی ناراضگی مول لیکر،ان سب سے تعلق توڑ کر اسکی زندگی میں شامل ہو گئی تھی۔وہ ایک کمپنی میں اچھے عہدے پہ تھی۔نیل کا اپنا کاروبار تھا۔زندگی مکمل تھی۔

وہ دونوں خوش تھے۔

بہت خوش تو پھر وہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔

"کوئی جھگڑا ہوا؟؟؟؟؟؟کوئی ناراضگی؟؟؟"

"نہیں"

"کوئی مالی دھچکا؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

اسکی تو کسی سے ایسی دشمنی بھی نہیں تھی۔وہ اس سے اپنی پوچھ کر، پولیس سٹیشن آنے کا کہہ کر چلا گیا تھا۔

وہ ابھی بھی بے ہوش تھا۔ڈاکٹرز کے مطابق اسکی حالت ابھی بھی تشویش ناک تھی۔اس رات اسے ہسپتال میں ہی رکنا پڑا تھا۔

رات کے کسی پہر کی بات ہے جب وہ وہیں کوریڈور میں اس بینچ پہ بیٹھی اونگھ رہی تھی۔ تبھی وہ ناگوار سے بو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی اور اسکی آنکھ کھل گئی۔

www.novelsclubb.com

کوریڈور میں خاموشی تھی۔دور تک کوئی بھی نہیں تھا۔اتنا بے تحاشا موت جیسا سناٹا کہ اسے لگا اسکا دل بند ہو جائے گا۔ تبھی اس نے وہ دیکھا۔

وہی اندھیرے جیسا ہیولہ۔۔۔۔۔

سیاہ۔۔۔۔

کوئلے کی سی رنگت اور بس وہ آنکھیں۔۔۔۔

بے تحاشا لال۔۔۔انتہائی بھیانک۔۔۔وحشت ٹپکاتی ہوئی۔۔۔

اسکی چیخ اسکے حلق میں اٹک کر رہ گئی۔ تبھی وہ منحوس سی آواز سنائی دی تھی۔وہی جو اس نے اس رات بھی سنی تھی۔وہ تیز کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی آواز۔اسے دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھنے پڑے تھے۔وہ ہیولہ ایمرجنسی کے بند دروازے کے آر پار ہو گیا تھا۔اسکے بدن میں،ٹانگوں میں اتنی قوت نہیں تھی کہ اپنی جگہ سے اٹھ سکتی یا کسی کو مدد کے لیئے پکارتی۔

پھر اس نے نیل کی آواز سنی تھی۔

وہ اسی رات والے جملے دہرا رہا تھا۔

"نیل۔۔۔۔۔۔"

وہ ہمت کر کے اٹھی اور بھاگتی ہوئی اندر آئی۔

وہ ہیولہ اسکے بستر پہ، نیل کے سینے پہ بیٹھا تھا۔ نیل کے وجود سے روشنی سی نکلتی اسکے وجود میں جا رہی تھی۔

"کک۔۔۔۔۔کوئی ہے؟؟؟؟؟ سسٹر؟؟؟؟؟؟؟؟؟کک۔۔۔۔۔۔۔۔نیل۔۔۔۔۔ کک۔۔۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔۔۔"

اس نے ایک دم چہرہ اسکی طرف کیا۔ اسکی آنکھوں کی ہیبت سے اسکا دل بند ہونے کو ہوا لیکن وہ مدد کے لیئے چلاتی رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

ڈاکٹروں کی ٹیم اسے واپس زندگی کی طرف لانے میں لگی ہوئی تھی۔وہ ایمرجنسی کے شیشے میں سے اندر دیکھتی، زیرِلب دعائیں مانگ رہی تھی۔

وہ اسے بجلی کے جھٹکے دے رہے تھے۔مشینیں خطرے کے سگنل دے رہی تھیں۔وہ بے بس سی کھڑی تھی۔

جانے یہ کیسی افتاد آن پڑی تھی۔

وہ سب کیا تھا،وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔اسکی ہنستی بستی زندگی کو جانے کس کی نظر لگ گئی تھی۔

اگلی صبح اسے کچھ دیر کے لئیے ہوش آیا تھا اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ڈاکٹرز کہہ رہے تھے کہ وہ کوما میں چلا گیا تو وہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔اسکو زندہ رکھنے کے لئیے اسکا ہوش میں آنا بہت ضروری تھا۔

اگلے دن بھی اس نے آفس سے چھٹی لے لی تھی۔اسکے علاوہ اسکے پاس رکنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

نیل کے ماں باپ تو بہت پہلے مر چکے تھے۔کوئی بہن بھائی بھی نہیں تھا۔وہ بھی اب اکیلی ہو چکی تھی۔

اگلی رات وہ الرٹ سی تھی۔

اس نے دو دفعہ کافی بھی پی لی تھی۔نیند بھگانے کے لئیے وہ اس میگزین کی ورق گردانی میں مصروف تھی۔اس نے ایک نرس سے بھی نمبر لے رکھا تھا کہ کوئی ایمرجنسی ہو تو اسے بلا سکے۔

ابھی تک وہ اس سیاہ ہیولہ کو اپنا وہم ہی مان رہی تھی۔اس ماڈرن زمانے میں میڈیکل کے لوگوں کے درمیان وہ اس بات کا ذکر بھی کرتی تو سب اسے پاگل ہی سمجھتے۔اور وہ خود بھی اسے ماننے کو تیار نہیں تھی۔جس زمانے اور علاقے میں وہ تھی،وہاں غیر ماورائی شے کا تصور بھی کرنا مضحکہ خیز تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ یونہی ٹہلتی ہوئی کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی تھی۔ بڑی پیاری سی ہوا چل رہی تھی۔
اس نے آنکھیں موند لیں اور ان حسین پلوں کو یاد کرنے لگی جب وہ دونوں ساتھ
تھے۔

وہ اور نیل۔۔۔۔

وہ خوبصورت وقت تھا۔وہ گویا ساتویں آسمان میں تھی۔وہ ساتھ ساتھ کتنے اچھے
لگ رہے تھے۔

ہوا کا جھونکا اسکے چہرے سے ٹکرایا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔ باہر ہسپتال کے لان
میں خاموشی تھی۔ وہاں کوئی ذی نفس نہیں تھا۔چند سٹریٹ لائٹس روشن تھیں۔
درخت ہوا سے لہرا رہے تھے۔انہی درختوں کے درمیان اس نے وہ دیکھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دو آنکھیں۔۔۔۔۔

وہ لال لال آنکھیں۔۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

اسکی جان حلق میں اٹک کر رہ گئی۔اس نے جلدی سے آنکھیں رگڑیں اور پھر دیکھا۔

وہ وہیں تھیں۔وہ وہیں تھا۔وہ وہی تھا۔

اسکا وہم۔۔۔۔۔آنکھوں کا دھوکہ۔۔۔۔یا جو بھی وہ اسے کہتی۔۔۔۔۔

وہ وہی رہا تھا۔باقی کی ساری رات گویا کسی انتظار میں ہو۔اگلی صبح ڈاکٹروں نے اسے بتایا۔

نیل کومے میں جا چکا تھا۔

اسے گھر سے کچھ سامان لانا تھا۔اس دن سے وہ اسی سوٹ میں تھی تو کپڑے بھی بدلنے تھے۔وہ بیگ سمیٹ کر گاڑی میں آبیٹھی۔وہ ابھی گھر سے کچھ دور تھی جب اس نے سڑک کے عین بیچوں بیچ وہ عجیب سا جانور دیکھا تھا۔

عجیب کراہیت انگیز۔۔۔۔۔ لمبی سی ڈھلکی ہوئی گردن، سیاہ بال۔۔۔۔ وہ نفرت سے جھرجھری لینے کو تھی جب کوئی اسکی طرف والی کھڑکی کے شیشے سے ٹکرایا۔

اس کے حلق سے چیخ بلند ہوئی۔

وہ گندے پرانے سے حلیئے میں بوڑھی عورت تھی۔ جھریوں زدہ چہرہ۔۔۔ کھچڑی بال۔ وہ شیشے سے لگی اسے ہی دیکھ رہی تھی

"یہ سب اسکے لئیے کام کرتے ہیں۔ دیکھ اس نے پہرہ لگادیا ہے۔ وہ اسکے انتظار میں ہے"

"تت۔۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

اس نے بمشکل اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو درست کرتے پوچھا۔

"میری بات غور سے سن۔ وہ اسے لے جائے گا۔ وہ کام ادھورا رہ گیا، وہ پورا ضرور کرے گا۔ تو یہ نا سمجھنا وہ ڈر گیا۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ ڈرتا نہیں ہے"

"کونسا کام؟؟؟؟؟"

وہ خوفناک انداز سے ہنسی

"وہی جو تیرے شوہر نے شروع کیا تھا۔وہ انتظار میں ہے۔تو نے دیکھا ہے ناں اسے؟؟؟؟ہاں دیکھا ہے،وہ آئے گا۔۔۔۔وہ اسے لے جائے گا۔۔۔۔۔"

وہ نا سمجھنے کے سے انداز میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کون؟؟؟؟؟؟"

بڑھیا شیشے سے چپک گئی۔

"استروط!!!!!"

www.novelsclubb.com

انٹرنیٹ پہ اس لفظ کے بارے میں کچھ بھی نہیں تھا۔اس نے کئی بار مختلف طرح سے سرچ کیا لیکن کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔

نیل کومے میں ہی تھا۔

اسکی چھٹی ختم ہورہی تھی۔اسے کام پہ واپس آناپڑا تھا۔وہ اس سب کو ابھی تک سمجھ نہیں پارہی تھی۔پولیس آفیسر کا بھی دو بار فون آچکا تھا۔

اس دن وہ اسی سب میں گھری ہوئی شام کی واک کو نکلی تھی جب کسی نے اسے آواز دی۔اس نے چونک کر دیکھا۔

وہ نینسی آنٹی تھیں۔

وہ اسکے پڑوس میں رہتی تھیں۔انکے ہزبینڈ فوت ہوچکے تھے اور دو بچے تھے۔

"نیل کے بارے میں سنا۔بہت افسوس ہوا ماریا"

www.novelsclubb.com

وہ انکے ساتھ خاموشی سے چلنے لگی۔

"یہ سب اس رات ہوا جب طوفان آیا تھا؟؟؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"ہوا کیا تھا؟؟؟؟؟"

"وہ۔۔۔۔درا صل وہ پھسل گیا تھا۔اندر اندھیرا بہت تھا تو۔۔۔وہ ڈر بھی جاتا۔۔۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئیں۔پھر رک کر اسے دیکھنے لگیں

"میں یہ کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن میں نے اس دن طوفان کے ساتھ کچھ آوازیں سنیں ماریا۔کچھ عجیب سے جملے،ناسمجھ میں آنے والے۔۔۔۔"

اس کا دل زور سے دھڑکا

"مجھے لگا وہ نیل پڑھ رہا تھا"

اس نے شدت سے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔وہ پھر سے چلنے لگیں

"ہو سکتا ہے مجھے غلط فہمی ہو گئی ہو۔دراصل یہی جملے میں نے ایک بار کسی اور جگہ بھی سنے ہیں"

ماریا ششدر رہ گئی ے ھی

"کہاں؟؟؟؟؟کب؟؟؟؟؟؟؟؟کس سے سنے تھے آپ نے

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

😡😈😡😈😡😈😡😈😡😈

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(دوسری قسط)

😡😈😡😈😡😈😡😈

www.novelsclubb.com

خاموشی میں لاک کھلنے کی آواز دور تک پھیل گئی تھی۔دروازہ چرار کی آواز سے کھلا تھا۔اس نے اندر قدم رکھا تو ساری راہداری اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔

اور اب یہ روز کا معمول بن چکا تھا۔

آفس سے واپسی پہ اسکا سب سے پہلا استقبال وہ گاڑھا اندھیرا ہی کرتا تھا۔اور وہ ناگوار سی تیز بو۔۔۔۔۔

"صوفیہ۔۔۔۔۔۔میں یہاں ہوں ڈارلنگ"

اس نے بٹن چلایا اور سب روشنی میں نہا گیا۔سارا ہال وے اور ڈرائنگ روم ویسے کا ویسے ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔صاف ستھرا،ہر شے اپنے ٹھکانے پہ۔اس نے کوٹ اتار کر صوفے پہ ڈالا اور ٹائی ڈھیلی کی۔

"صوفیہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟کہاں ہو؟؟؟؟؟؟"

کوئی آہٹ نہیں۔کوئی آواز نہیں۔

وہ کسی انہونی کے ہو جانے کے احساس میں گھرا ہوا بیڈروم کی طرف بھاگا۔دروازہ کھولا تو وہ غیر مانوس سی باس اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

"صوفیہ ؟؟؟؟؟"

اندر بھی اندھیرا ہی تھا۔اس نے لائٹ آن کرنا چاہی لیکن کسی نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑا۔وہ یکدم لرز کر رہ گیا

"میں ٹھیک ہوں آئزک۔لائٹ مت جلانا"

"اوہ۔۔۔۔۔۔یہ تم ہو۔۔۔شکر ہے۔"

اس نے سکون کی سانس بھری۔اب وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی کینڈل کو روشن کر چکی تھی۔ملگجی سی روشنی میں دیوار پہ لمبے لمبے سائے پھیلنے لگے

"اتنا اندھیرا کیوں کیئے رکھتی ہو یار؟؟؟؟باہر بھی لائٹیں بند تھیں"

"بس،مجھے اندھیرا اچھا لگتا ہے۔"

وہ مسکرا دیا

"تمھیں تو روشنیاں پسند تھیں۔اور رنگ؟؟؟؟؟یاد ہے؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔اسکی طرف پشت کیئیے سامنے دیوار پہ بننے والے اپنے سائے کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں لیکن اب نہیں۔۔۔۔۔۔۔اب بس اندھیرا۔۔۔۔سیاہ اندھیرا۔۔۔۔ رات۔۔۔۔۔دھواں۔۔۔۔۔"

وہ ہولے ہولے چلتا اسکے پاس آیا اور اسکی کمر میں بازو حمائل کیئیے

"اور میں ؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

اسکے وجود سے وہی پرفیوم کی تیز مہک اٹھ رہی تھی۔روز کی طرح۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے رنگ پسند تھے۔

اور روشنی۔۔۔۔پھول۔۔۔۔تتلیاں۔۔۔۔بارش۔۔۔۔بادل۔۔۔۔

اور اسے وہ پسند تھی۔

وہ روز اس باغ میں آتی تھی۔اسی جگہ جہاں وہ بچے کھیل رہے ہوتے تھے۔وہاں جہاں درختوں کے جھنڈ پہ پرندے چہچہاتے تھے۔اسی کونے میں جہاں پھولوں کے کیارے پھولوں سے لدے رہتے تھے۔ان پہ تتلیاں اٹھکیلیاں کرتی رہتی تھی۔وہیں وہ اپنا ایزل لگائے، کینوس پہ رنگوں سے کھیلتی ملتی تھی۔

وہ روز اسے دیکھتا تھا۔

وہ روز اسے ہی تو دیکھنے جایا کرتا تھا۔گھنٹوں اسے ہی دیکھتے گزر جاتے تھے۔وہ رنگوں سے تصویریں زندہ کرتی جاتی۔اپنی لٹیں کانوں کے پیچھے اڑستی، کبھی سوچ میں گم، کبھی مسکراتی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی مسکراتا۔۔۔۔بہت بار۔۔۔بہت دیر۔۔۔۔

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ وہاں نہیں آئی تھی۔وہ افسردہ سا اس بینچ پہ بیٹھا پرندوں کے نوحے سنتا رہا تھا۔شائد وہ بھی اس کے ہجر میں رو رہے تھے۔

اگلے بہت سارے دن تک وہ نہیں آئی تھی۔وہ روز وہاں اسکی تلاش میں جاتااور وہ نہیں ملتی تھی۔کئی روز ایسے ہی گزر گ ئے۔اسکی آس کا ننھا پودا مر جھانے لگا تھا۔

اور عین اس دن جب وہ یہ سوچ کر آیا تھا کہ آج نہیں تو پھر کبھی بھی واپس نہیں آئے گا،وہ اسے پھر سے نظر آگئی تھی۔

اسی بینچ پہ جہاں بیٹھ کر وہ اسکی راہ تکتا تھا،وہ افسردہ سی سر جھکائے بیٹھی تھی۔

شام کی نارنجیاں اسکے ساتھ،اسکے پاس مضمحل سی بیٹھی تھیں۔

وہ بہت دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا اور پھر فیصلہ کر کے اسکے پاس جا بیٹھا۔اس شام نے دیکھا کہ وہ ایک کندھا ملتے ہی کرچی کرچی ہو گئی تھی۔

آئزک نے اسکے آنسو اپنی انگلیوں پہ لئیے تھے۔وہ کتنے قیمتی تھے۔وہ ٹوٹا دل لئیے زرہ زرہ اسے دکھاتی رہی۔اسے مسیحا مان کر اپنے درد سناتی رہی۔

وہ صوفیہ تھی۔

اسکی صوفیہ ہونے پہلے وہ کسی اور کی تھی۔

وہ جس کے ساتھ بہت خوش تھی۔اسکے پیار میں پاگل تھی۔وہ جس کے ساتھ شادی کرنے والی تھی۔وہ اسے اکیلا چھوڑ گیا تھا۔شادی سے ایک دن پہلے اسکی لاش گھر آئی تھی۔ایکسیڈنٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات میں اسکی آنکھ اچانک کھلی تو بہت دیر تک وہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ کس بات پہ جاگ گیا تھا۔کمرے میں ہمیشہ کی طرح سناٹا تھا اور اندھیرا۔اسے بہت دیر تک پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ کس جگہ ہے۔

تبھی وہ عجیب سی آواز پھر سے سنائی دی۔یوں جیسے کوئی کسی سے باتیں کر رہا ہو۔

سرگوشیاں سی لیکن نا سمجھ میں آنیوالی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کرنا چاہا جب وہ بھاری سی آواز آئی تھی

"خبردار۔۔۔۔۔"

وہ لرز کر رہ گیا۔ تو کیا کمرے میں کوئی اور بھی موجود تھا؟؟؟؟؟؟

اس نے جلدی سے حواسوں کو قابو میں کیا اور لیمپ آن کیا۔ وہ اندھیرا سا کھٹر کی کے اس پار اترتا چلا گیا۔ وہ یکدم سمجھ نہیں پایا کہ وہ کیا تھا۔

وہ سچ میں کچھ تھا یا بس اسکا وہم۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندھیرا سا۔۔۔۔ایک ہیولہ۔۔۔۔وہ کچھ تو تھا۔۔۔۔۔

اس نے لمبی سانس بھر کر رخ موڑا تو صوفیہ سپاٹ چہرے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"لائٹ بند کرو"

www.novelsclubb.com

وہ یکدم چلائی تھی۔

"جلدی کرو۔۔۔۔لائٹ بند کرو۔۔۔۔۔"

"صوفیہ؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟؟ مجھے لگا کوئی۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لائٹ بند کرو"

اسکی آواز اتنی اونچی ہوئی کہ آئزک کو اپنے کانوں میں تکلیف محسوس ہونے لگی تھی۔اس نے کروٹ بدلی اور ہاتھ بڑھا کر لیمپ آف کر دیا۔کمرے میں پھر سے اندھیرا پھیل گیا تھا۔

وہ سب کیا ہو رہا تھا،وہ ایسے کیوں کر رہی تھی،وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

"میں تمہارا دکھ سمجھ سکتا ہوں صوفیہ! میں نے بھی بہت سے اپنوں کو کھویا ہے۔ میرے ماں باپ۔میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ تکلیف کیسی ہوتی ہے۔وہ جنہیں دل میں بسایا ہو اور وہ وہ دل کی بستی چھوڑ جائیں تو کیسا لگتا ہے،میں نے یہ سب محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔"

وہ روز وہاں آنے لگی تھی۔وہ تو پہلے سے ہی آتا تھا۔بس اس کے لئیے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پہلے بس اسے دیکھنا مقصود تھا۔اب اسکی مسیحائی مطلوب تھی۔اسکا ایزل خالی تھا۔ رنگ خاموش تھے۔اسکا دل ٹکڑوں میں بٹا ہوا تھا۔

وہ سب اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔وہ زندگی سے اتنی دور کھڑی اسے اداس کرتی تھی۔وہ اسے واپس وہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

پھولوں کے درمیان۔۔۔۔ تتلیوں کے پاس۔۔۔رنگوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

"دیکھو تو سہی۔۔۔اپنے آس پاس۔۔۔سب کچھ ویسے ہی ہے۔ہاں وہ اب نہیں لیکن زندگی۔۔۔۔صوفیہ یہ تحفہ ابھی بھی تمہارے پاس ہے اور اسکی ناقدری گناہ ہے۔دیکھو تو۔۔۔۔یہ پھول کتنے اداس ہیں۔ تمہیں سنائی نہیں دیتا وہ پرندے روز تمہیں کہتے ہیں لڑکی جئیو۔۔۔۔جینے کی کوشش کرو۔۔۔۔وہاں دیکھو، پھولوں کے رتھ اور ان پہ اڑتی ٹھہرتی تتلیاں۔۔۔۔وہ تمہیں بلا رہی ہیں۔"

اگلے دن وہ اسکے لئیے رنگ لے آیا تھا۔ایزل۔۔۔کینوس تیار تھا۔

"مجھے وہ ہر چیز کو دیکھ کر یاد آتا ہے آئزک"

"تو اسے یاد کرتی رہو۔میں نے کب کہا بھول جاؤ؟؟؟ہاں لیکن تم ابھی بھی زندہ ہو یہ بھی یاد رکھو"

اس نے ہی اسے وہ برش پکڑایا تھا۔وہ رنگ بکھیرنے پہ اسے اکسایا تھا۔

انہی دنوں اسکی ماں فوت ہو گئی تھی۔

وہ واش روم سے نہا کر نکلا تو وہ ابھی تک سو رہی تھی۔کمرے میں ملجگا سا اندھیرا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر پردے ہٹانا چاہے تاکہ روشنی اندر آسکے لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔

دو دن پہلے اس نے جب یہ کیا تو وہ بہت چلائی تھی

"اسے فوٹو فوبیا(روشنی سے ڈر لگنا)تو نہیں ہو گیا؟؟؟؟"

وہ سوچنے لگا تھا۔بال برش کرتے ہوئے بھی وہ اسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے ڈاکٹر ڈیوڈ سے ٹائم لیناچاہئیے۔کال کروں گا آج دن میں"

وہ تیار ہو کر سپرے کر رہا تھا جب وہ کسمسائی اور آنکھیں کھولیں۔آئزک نے شیشے میں سے ہی اسے مسکرا کر دیکھا

"گڈ مارننگ !!!!!"

وہ کروٹ بدل گئی

"شام کو باہر کہیں چلیں۔ڈنر وہیں کر لیں گے"

"نہیں"

"کیوں یار ؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے پاس س بیٹھا

"کتنے دن ہو گـــئے باہر گـــئے ہمیں۔ساتھ کھانا کھائے۔روز بریک فاسٹ کے وقت تم سو رہی ہوتی ہو اور ڈنر تم نے پہلے ہی کر لیا ہوتا ہے"

"مجھے جلدی بھوک لگ جاتی ہے"

"اٹس اوکے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میرے انتظار میں بھوکی رہو لیکن آج ہم باہر تو جاسکتے ہیں ناں"

وہ چپ رہی

"تیار رہنا"

"میرا موڈ نہیں ہے آئزک"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا تو وہ عجیب سا جانور اسے روز کی طرح پھر سے دکھائی دیا۔ وہ روز اسے اپنے گھر کی سیڑھیوں پہ ملتا تھا۔ اسے دیکھ کر اسے جھرجھری آجاتی تھی۔ گندا سا، لمبی سی گردن، کراہیت دلاتا۔۔۔۔

"پتہ نہیں کون سی شے ہے یہ۔۔۔۔۔۔کوئی بھگاتا کیوں نہیں اسے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے منہ بنا کر سوچا تھا۔

وہ ایک بار پھر اسی حالت میں آگئی جہاں وہ چھ ماہ پہلے تھی۔اپنے پیار کے مرنے کے بعد۔زندگی سے بہت دور۔۔۔۔۔

اب بھی ماں کے بعد اسکا آخری رشتہ بھی چلا گیا۔انہیں کینسر تھا۔وہ بہت سالوں سے اس بیماری سے اکیلی لڑ رہی تھیں۔

انکی موت کے بعد اسکا گھر بھی بک گیا تھا۔بہت سارا قرض تھا۔اور تو کوئی تھا نہیں۔ اب کی بار وہ صحیح معنوں میں سڑک پہ آگئی تھی۔

"میرا دل چاہتا ہے میں مر جاؤں آئزک! کاش میں مر سکتی۔۔۔۔۔میں مر جاتی اگر مجھے موت سے اتنا ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔"

اس دن وہ بے بسی سے بولی تھی۔آئزک کو اس پہ جی بھر کر ترس آیا تھا۔

"تم کہتے ہو زندگی جئیو، کیوں آئزک ؟؟؟ کس لیئے ؟؟؟؟ کس کے لیئے ؟؟؟؟؟"

اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"اپنے لئیے۔۔۔۔۔میرے لئیے۔۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے اسکا کمزور ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا تھا۔

"میرے ساتھ۔۔۔۔۔میرے لئیے۔۔۔۔۔یہ کر سکتی ہو؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

اگلے دن انہوں نے سادگی سے شادی کر لی تھی۔

اسی جگہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہیں جہاں پھولوں کے رتھ آباد تھے اور تتلیوں کی ڈولیاں تھیں۔ جہاں پرندوں کی شہنائیاں گونج رہی تھیں۔ جہاں اونچے اونچے پیڑوں کی ڈالیاں دیر تک تالیاں بجاتی رہی تھیں

"میں محبت کر چکی ہوں آئزک۔اب یہ دوبارہ مجھ سے ناہوا تو گلہ مت کرنا"

اس نے اسکا ماتھا چوم لیا تھا

"تمہیں خود سے محبت پہ مجبور کرنے کے لیئے نہیں اپنایا صوفیہ! یہ تو تم سے ہمیشہ تک محبت کرنے کے لیئے کیا ہے۔۔۔۔۔۔"

اسکی مرضی کہیں بھی جانے کی نہیں تھی۔وہ جانتا تھا وہ نہیں جائے گی اور وہ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ کسی بھی معاملے میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ خاص طور پہ اب جب وہ ان حالات سے گزری تھی تو۔

اس دن آفس سے واپسی پہ وہ اسکے پسندیدہ ریسٹورنٹ سے اسکا من پسند سپیگھٹی میٹ بالز اور براؤنیز پہ مشتمل ڈنر پیک کروا کر لے آیا تھا۔سوچا ساتھ میں گھر پہ ہی کھالیں گے۔

"میں نے تو ڈنر کر بھی لیا"

"توکیاہوا جان! تھوڑا سا میرے ساتھ کھالو۔"

"مجھ میں زرا سی گنجائش نہیں ہے آئزک۔ تم کھالو"

وہ جانے کو تھی جب اس نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ وہ برف جیسی ٹھنڈی ہو رہی تھی

"میں ابھی نہائ ہوں شائد اس لئیے"

اس نے نرمی سے ہاتھ چھڑوایا

"اچھا چلو مت کھاؤ۔ مجھے کمپنی ہی دیدو"

وہ مارے باندھے اس کے پاس ہیں نزیہ بیٹھی تھی۔ لاونج اور ڈائننگ کی لائٹیں بند تھیں۔ بس میز پہ ہی دو کینڈلز روشن تھیں۔ وہ ہی کھا رہا تھا۔ وہ تو بس چپ چاپ بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر ڈیوڈ سے ٹائم لیا ہے میں نے صوفیہ"

وہ پریشان نظر آنے لگی

"مجھے کہیں نہیں جانا"

"کم آن صوفیہ۔ تمہیں کسی سے تو بات کرنی ہو گی۔ایسا کیسے اور کب تک چلے گا ؟؟؟؟؟"

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی"

وہ یکدم بھڑک اٹھی تھی۔ چلا کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور ایسا ہی ہونے لگا تھا۔وہ بہت جلدی اور بہت زیادہ غصہ کرنے لگی تھی۔

وہ برتن رکھ کر کمرے میں آیا تو وہ سونے کے لئیے لیٹ چکی تھی۔وہ بھی خاموشی سے اسکے برابر میں لیٹ گیا۔رات کسی وقت اسکی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں اکیلا تھا۔اس نے سوچا صوفیہ واش روم میں ہو گی لیکن بہت دیر بعد بھی جب وہ واپس نہیں آئی تو اسے پریشانی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستگی سے اٹھا اور باہر نکلا۔ وہ تیز اور ناگوار سی بو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ناک پہ ہاتھ رکھتا سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔ کچن میں کھٹ پٹ ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے فون کی ٹارچ آن کی اور ہولے ہولے چلتا کچن تک آیا۔

فریج کا دروازہ کھلا تھا۔ فرش پہ گوشت کا پیکٹ کھلا پڑا تھا۔ وہ فرش پہ بیٹھی کھانے میں مصروف تھی۔ اس نے ہولے سے روشنی ڈالی تو وہ یکدم پلٹی۔

جھریوں زدہ چہرہ۔۔۔۔لال وحشت ٹپکاتی آنکھیں۔۔۔۔یہ موٹے موٹے سیاہ ہونٹ۔۔۔۔منہ میں دبا کچے گوشت کا ٹکڑا۔۔۔۔۔بہتا خون۔۔۔۔۔

"جا۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔وہ بھوکا ہے۔۔۔۔اسے کھانا چاہیئے۔۔۔۔استروط کو کھانا چاہیئے۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔چلا جا۔۔۔۔۔۔"

وہ یکدم چلائی تھی اور روشنی سے بچتی اندھیرے میں بھاگ گئی تھی۔ وہ ششدر کھڑا رہ گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب کچھ ٹھیک تھا۔

وہ دونوں خوش تھے۔ ساتھ ساتھ۔۔۔۔ پاس پاس۔۔۔۔

وہ اُسکی ہو چکی تھی۔ وہ تو ہمیشہ سے اسکا ہی تھا۔ اب وہ وصل کے پل کمال کے تھے۔

وہ اسکی سنگت میں پھر سے جینا سیکھ رہی تھی۔ کہنے کو بس سانس لے رہی تھی لیکن نہیں۔۔۔ وہ صرف سانس لیتے رہنے سے زیادہ تھا۔ وہ زندگی اسے عطا کی گئی تھی تو اسکا ایک مطلب تھا، وہ دھیرے دھیرے سمجھ چکی تھی۔

وہ باغ کا کونا پھر سے آباد ہو چکا تھا۔

وہ روز شام کو وہاں آتے تھے۔ وہ اسکی تصویریں بناتی تھی۔ وہ اسے ہنساتا رہتا تھا۔ اسکے ساتھ تتلیاں ہنستی تھی، پرندے مسکراتے تھے۔

ہاں وہ سب کچھ مکمل تھا۔ پرفیکٹ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شادی کے پانچویں اسے پتہ چلا وہ پریگننٹ تھی۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ یہ خوشی بھی اسے ملے گی، اس نے کبھی سوچا تک نہیں تھا۔ وہ بس اسکے ساتھ لگی اس لمحے کا شکر کرتی رہی تھی۔

زندگی کتنی خوبصورت شے تھی اب اس نے جانا تھا۔ وہ اس لمحے پہ پشیمان ہوئی جب اس نے مرنے کے بارے میں سوچا تھا۔ وہ اب جینا چاہتی۔ ہمیشہ تک اسکے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ وہ جو پور پور اسکی محبت میں تھا۔

ہاں تب تک جب تک وہ بھیانک دن نہیں شروع ہوگئے تھے۔ وہ بیمار رہنے لگی۔

الٹیاں، چکر، کمزوری، بخار، تھکاوٹ۔۔۔۔۔۔ وہ اسے پریگننسی کے وجہ سے سمجھتے رہے لیکن وہ کچھ اور تھا۔ وہ سرطان جو اسکی ماں کی جان لے گیا تھا، وہ اسکے اندر جڑیں پھیلا چکا تھا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر آئزک لیکن یہی سچ ہے۔ یہ کینسر ہی ہے۔ سٹیج تین کا"

www.novelsclubb.com

وہ قیامت کا دن نہیں تھا لیکن انکی زندگی میں صور پھونک دیا گیا تھا۔

وہ پرسکون سو رہی تھی۔

وہی چہرہ۔۔۔۔صوفیہ جیسا۔۔۔اسکے ہی بال۔۔۔آنکھیں۔۔۔ناک۔۔۔۔سب ہو بہو وہی تھا۔

تو پھر وہ رات کون تھا؟؟؟؟؟؟؟وہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اس نے ذہن جھٹکا اور ٹائی درست کی۔

"یہ سب میرا وہم ہے۔شائد سائکائٹرسٹ کی ضرورت اسے نہیں مجھے ہے۔"

وہ انہی سوچوں میں ڈوبا نیچے آیا تھا۔فرش پہ کچھ جگہ نشان تھے۔گوشت کی کچھ باقیات موجود تھیں۔

"یہ کسی بلی کا کام ہے۔رات کو کھڑکی کھلی رہ گئی ہو گی۔"

وہ جلدی جلدی اسے صاف کرنے لگا

"سب لوگ جب ایک ہی بات کہیں تو اسکا کچھ تو مطلب ہونا چاہیئے آئزک"

اس نے ذہن جھٹکنا چاہا

"وہ میری بیوی ہے۔میری صوفیہ اور وہ میرے پاس ہے۔مجھے اور کچھ نہیں سوچنا۔مجھے اور کسی بات کو نہیں جاننا"

اس نے خود کلامی کی اور کافی بنانے لگا۔

تبھی بیرونی دروازے کی گھنٹی بجی تھی۔

"اس وقت کون آگیا؟؟؟؟؟اتنی صبح"

www.novelsclubb.com

وہ حیرانی سے دروازے پہ آیا۔وہ لڑکی کھڑہ تھی۔اسے دیکھ کر ہلکے سے مسکرائی اور ہاتھ بڑھایا

"ہیلو!میں ماریاونیل ہوں۔مجھے آپ سے استروط کے بارے میں بات کرنی ہے"

😈👿😈👿😈👿😈👿😈

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(تیسری قسط)

👿😈👿😈👿😈👿😈

www.novelsclubb.com

وہ نینسی آنٹی کی بات سن کر کچھ دیر کے لیئے ششدر رہ گئی تھی۔ پھر اس نے جلدی سے پوچھا

"کون ؟؟؟؟ کہاں سنا آپ نے وہ سب ؟؟؟؟ کس کی زبان سے آنٹی پلیز مجھے بتایئے۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں

"میں اپنی ماں کا پتہ کرنے گئی تھی۔ وہ اکیلی رہتی ہیں۔ اس دن وہ بیمار تھیں۔ میں نے سوچا کچھ دن ان کے ساتھ رہوں گی تو انہیں اچھا لگے گا"

وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگی تھیں

"وہ میری ماں کے پڑوس والا گھر تھا۔ وہ دو میاں بیوی رہتے تھے۔ ماں نے بتایا اس لڑکی کو کینسر تھا۔ آہ۔۔۔ کیا بتاوں وہ کتنی بیمار تھی۔ صوفیہ۔۔۔۔ ہاں یہی نام تھا اسکا۔"

"لیکن وہ جملے آنٹی ؟؟؟ وہ کب سنے آپ نے ؟؟؟؟"

"ہاں وہ۔۔۔۔ وہ رات میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی میری پیاری ! وہ بہت ڈراؤنی رات تھی۔ سیاہ اور اوپر سے وہ طوفان۔ میں ماں کے ساتھ کمرے میں تھی جب

میں نے کھڑکی کے پار بجلی کو چمکتے دیکھا۔میں ڈر کر جلدی سے کھڑکی بند کرنے اٹھی جب میں نے پڑوس کے لان میں دیکھا۔وہ لڑکی بال کھولے،ہاتھ فضا میں بلند کیئیے نجانے کیا کیا بول رہی تھی۔وہی جملے جو کل رات میں نے سنے۔وہ شائد کوئی جادو ہے ماریا۔سب یہی کہتے ہیں۔"

"اور کیا دیکھا آپ نے؟؟؟؟؟؟"

ماریا نے بیقراری سے پوچھا تھا۔نینسی آنٹی رک گئیں۔اسکے ہاتھ مضبوطی سے جکڑے۔انکے ہاتھوں میں لرزش تھی

"وہ نجانے کیا شے تھی ماریا۔میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ کوئی میرا اعتبار نہیں کرے گا لیکن۔۔۔۔۔میں نے اسے دیکھا۔اسکی لال آنکھیں تھیں اور سارا بدن بس سیاہ اندھیرا سا۔بھیانک نوکیلی انگلیاں۔اور وہ آواز۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگا میں بہری ہو جاؤں گی۔"

ماریا کا دل بیٹھنے لگا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے چیخ مار کے کھڑکی بند کی اور جا کر اپنی ماں کے پاس بستر میں چھپ گئی۔وہ ساری رات میں سو نہیں سکی تھی۔بس وہ آنکھیں مجھے بار بار یاد آرہی تھیں۔میں اگلے دن ہی اپنی ماں کو لیکر واپس آگئی تھی"

ماریا نے انہیں بغور دیکھا

"ایک آخری سوال آنٹی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پوچھو؟؟"

"کیا آپکو پتہ ہے استروط کیا ہے؟؟؟؟؟"

انہوں نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے استروط کے بارے میں بات کرنی ہے مسٹر آئزک!!!"

آئزک نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"آئی ایم سوری لیکن کیا میں آپکو جانتا ہوں؟؟؟"

ماریا نے نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں۔ دراصل میں نے آپ کو ابھی پہلی بار دیکھا ہے اور آپکا نام بھی ابھی دیر پہلے اپنی پڑوسی آنٹی سے سنا تھا۔ آپکا ایڈریس بھی میں نے انہی سے لیا تھا"

آئزک نے سر ہلا دیا

"کیا آپ استروط کے بارے میں بات کر سکتے ہیں؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں نے یہ لفظ پہلی بار سنا ہے"

ماریا نے اسے بغور دیکھا

www.novelsclubb.com

"یہ آپکی بیوی کے بارے میں ہے مسٹر آئزک"

اس کے اعصاب تن گئے تھے

"دیکھیئے میں آفس کے لئیے لیٹ ہو رہا ہوں۔مجھے کسی استروط کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ ہے تو اچھا ہو گا تم چلی جاؤ۔ہیوا ے گڈ ڈے "

اس نے جلدی سے کہہ کر دروازہ بند کر دیا تھا۔

وہ نرس کے ساتھ مل کر نیل کے کپڑے تبدیل کروا رہی تھی جب اس نے نیل کی کمر پہ وہ دھبے اور سکیل بنے دیکھے۔اسکی کمر کی جلد ان جگہوں پہ سخت ہو چکی تھی۔ بستر کی چادر پہ بھی کچھ ذرے موجود تھے۔

اور یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔

اس دن جب وہ اسکے ناخن کاٹنے بیٹھی تو اسکی انگلی کا پورا ناخن اترتا چلا گیا تھا۔

"کوما کے پیشنٹ میں ایسی تبدیلیاں آتی رہی ہیں "

ڈاکٹر نے اسے کہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مسلسل ایک ہی جگہ لیٹے رہنے سے جلد ڈی گریڈ ہونے لگتی ہے لیکن عموماً ایسا کچھ وقت میں ہوتا ہے۔ کئی بار تو مہینوں بعد۔ لیکن آپکے ہزبینڈ کے کیس میں یہ ایک ہفتے میں ہی شروع ہو چکا ہے"

وہ بے بسی سے سنتی رہی

"ان کے اندر ٹوٹ پھوٹ شروع ہو چکی ہے۔ ہمیں ڈر ہے اگر یہ سب ایسے ہی رہا تو ان کے میجر آرگن ڈیمج ہو سکتے ہیں مسز ماریا"

اس دن وہ اسکا تھامے روپڑی تھی

"میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی نیل۔ پلیز ٹھیک ہو جاؤ۔ میرے لئیے۔ پلیز۔ تم میرا آخری اثاثہ ہو۔ تمہارے بعد میں بے مول ہو جاؤں گی۔ پلیز واپس آجاؤ"

وہ ہوش کی دنیا کے اُس پار کہیں کھو چکا تھا۔

"یہ آپکی بیوی کے بارے میں ہے مسٹر آئزک!!"

اس نے ذہن جھٹکا اور اندر آیا۔ صوفیہ ہنوز بستر میں تھی۔

"مجھے آپ سے استروط کے بارے میں بات کرنی ہے"

وہ ہولے ہولے چلتا اسکے پاس آیا۔ وہ بے خبر سو رہی تھی۔

"استروط بھوکا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اکڑوں اسکے پاس بیٹھ گیا اور اسکے چہرے پہ آئے بال ہٹانے لگا۔ بالوں کا ایک گُچھا اسکے ہاتھ میں آگیا تھا۔ وہ دھک سے رہ گیا۔ اس نے زرا نرمی سے وہ لٹ کھینچی۔ وہ سارے بال اسکے ہاتھ میں آگ ۓ تھے۔

"نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کئی قدم پیچھے ہٹا تھا۔ صوفیہ کا ماتھا ان عجیب سے دھبوں سے بھر چکا تھا۔

"استروط بھوکا ہے۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔ جا۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بے یقینی سے ان بالوں کو دیکھ رہا تھا۔

وہ بے یقین تھا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں یہ بہت شاکنگ ہے مسٹر آئزک لیکن یہ سچ ہے۔آپکی مسز کو یہ کینسر وراثت میں ملا ہے۔یہ ایک بہت رئیر لیکن جان لیوا قسم کا ہے۔اسکا علاج بہت کم فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔اور اس سٹیج پہ تو بہتری کے چانسز بہت کم ہیں"

وہ اسکے ساتھ جینا چاہتا تھا اور وہ مرنے پہ تُلی ہوئی تھی۔دنوں میں وہ سکھ کر کانٹا ہو گئی تھی۔آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں۔کھال سوکھ کر چمڑے کی سی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بچالو آئزک۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتی۔یہ بچہ مجھے بہت عزیز ہے"

وہ بچہ ضائع ہو گیا تھا۔

اسکا جسم خود اسکے لئیے کافی نہیں تھا تو ایک اور زندگی کو کیسے سینچ پاتا۔اس دن وہ کتنا زیادہ روئ تھی۔ کسی پل سکون نہیں تھا۔

اگلے دن سے ہی اسکی کیمو تھراپی شروع ہو گئی تھی۔ سرجری کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں رہا تھا۔وہ بھی ایک تکلیف دہ عمل تھا۔ایک لمبا اور تکلیف دہ عمل۔ کئ کئ گھنٹوں تک اسکا سیشن جاری رہتا۔گھر آتے ہی الٹیاں شروع ہو جاتی تھیں۔ سرطان اسکے خون میں پھیل چکا تھا۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔پرامس۔ہم دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے، ساتھ ساتھ لڑیں گے"

وہ اس سے زیادہ خود کو تسلیاں دیتا تھا۔

اسکے سارے بال جھڑ چکے تھے۔ سر کے بھنویں،پلکیں۔۔۔۔۔سب۔۔۔۔۔

چار ماہ میں وہ موت کے منہ میں پہنچ چکی تھی۔

"مجھے رنگ چاہئیے ہیں۔مجھے واپس وہاں جانا ہے۔مجھے تمہیں پینٹ کرنا ہے۔"

تتلیاں اور پرندے اسے اداسی سے دیکھتے رہتے تھے۔

ماریا کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو اس عجیب سی جگہ میں پایا تھا۔وہ کوئی پرانے زمانے کی سی عمارت تھی۔پرانی سی دیوار کے ساتھ لگی مشعل جل رہی تھی۔کچھ طاقچوں میں دیئے روشن تھے۔

اس نے اٹھنا چاہا لیکن وہ اٹھ نہیں سکی تھی۔اس نے اب دیکھا کہ وہ اس کمرے کے عین بیچوں بیچ بنے اونچے چبوترے پہ بندھی ہوئی تھی۔چِت سیدھی،دونوں ہاتھ دونوں ٹانگیں باندھی گئی تھیں۔

اس نے جھٹکا دیا لیکن زنجیر بہت مضبوط تھی۔

"کوئی ہے؟؟؟؟؟ہیلپ۔۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔۔۔۔کوئی ہے؟؟؟؟؟"

جواب ندارد تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

بہت سارا وقت ایسے ہی گزر گیا تب اس کی ناک سے وہ بو ٹکرائی تھی۔وہ ناگوار سا احساس اس کے لمس محسوس کرنے لگے تھے۔اس نے دیکھا وہ سیاہ ہیولہ اندر داخل ہوا تھا۔

سر تا پوں تک بس دھواں سا۔۔۔ہاتھوں کی انگلیوں کی جگہ یہ لمبے لمبے چُھریوں جیسے نوکیلے اعضاء تھے۔چہرے پہ سوائے ان دولال آنکھوں اور سفید دانتوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔وہ لرزاٹھی تھی۔

"کوئی ہے۔۔۔۔۔مجھے بچاؤ۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا تھا۔

"وہ میرا ہے۔۔۔اس نے خود کو مجھے سونپ دیا ہے۔۔۔۔وہ میرا ہو چکا ہے۔۔۔۔تو درمیان میں کیوں آرہی ہے؟؟؟؟؟"

اس نے اپنی وہ نوکیلی سی انگلی اسے سینے پہ رکھی۔ماریا کو لگا جیسے کسی نے تیز دھار آلے سے اسے چیر دیا ہوا۔وہ چلا اٹھی تھی۔

"وہ استروط کا ہے۔۔۔۔وہ بس استروط کا ہی ہے۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔۔وہ میرا۔۔۔۔۔۔"

وہ ہذیانی انداز سے چلا رہا تھا۔اس کے سینے سے خون کا فوارہ پھوٹ نکلا تھا۔وہ چلا رہی تھی، مدد مدد پکار رہی تھی، فضا میں ایک منحوس آواز کی گونج تھی۔

اس نے چیخ ماری اور اسکی آنکھ کھل گئی۔

وہ کمرے میں صوفے پہ نیم دراز تھی۔اسکا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔وہ جلدی سے اٹھی اور لمبے لمبے سانس لیئے۔

سامنے بستر پہ نیل موجود تھا۔مشین کی ٹِک ٹِک سارے میں گونج رہی تھی۔

"تو بس یہ ایک خواب تھا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے سوچا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ کھڑکی کے شیشے سے باہر جھانکا۔ کوریڈور کے آخری کونے پہ وہ بھدا سا جانور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ آفس میں تھا جب اسکا فون بج اٹھا تھا۔

"ڈیڈ کالنگ"

اس نے لیپ ٹاپ کا ڈھکن بند کیا اور فون کان سے لگایا

"کیسے ہو آئزک؟؟؟"

"میں ٹھیک ہوں ڈیڈ! آپ کی طبیعت اب کیسی ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے وقت دیکھا۔ لنچ بریک ہونے والی تھی۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا

"تمہاری ماں بار بار تمہارا پوچھ رہی تھی۔ اس ویک اینڈ گھر ہی چکر لگا لو"

"اس ویک اینڈ تو مشکل ہو گا۔ میں نے صوفیہ کے لیئے برتھ ڈے پارٹی پلان کی ہے
"

وہ زرا دیر کے لیئے چپ رہ گ ئے

"تم ابھی تک اسی میں پھنسے ہوئے ہو؟؟؟؟"

"کم آن ڈیڈ وہ میری بیوی ہے"

"آئزک وہ۔۔۔۔۔"

"پلیز ڈیڈ!!!"

اس نے درشتی سے کہا تھا

"اگر آپ نے یہی سب باتیں کرنے کے لیئے فون کیا ہے تو میں کال کاٹنے لگا ہوں
"

دوسری طرف کچھ دیر اور خاموشی رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے دکھ ہوتا ہے تمہیں یوں دیکھ کر میرے بچے"

"میں ٹھیک ہوں ڈیڈ!!!!"

اس نے قطعیت سے کہا تھا

"نہیں۔ تم ٹھیک نہیں ہو۔ تم ابھی تک اسی ٹراما میں ہو۔ کم آن یار۔ مووآن سن۔ آگے بڑھو زندگی میں۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے کال کاٹ دی تھی۔

وہ مر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

قطرہ قطرہ۔۔۔۔ تھوڑا تھوڑا۔۔۔۔۔ ہر روز۔۔۔ ہر لمحہ۔۔۔ ہر دن۔۔۔۔

اسکی موت اور زندگی کے درمیان بس وہ وینٹی لیٹر تھا۔ وہ اسکی زندگی کی ڈوری کو کھینچے ہوئے تھا۔ اور جلد وہ بھی ختم ہونے والا تھا

"ہسپتال کی پالیسی ہے یہ مسز نیل! ہم اتنے لمبے عرصے تک ایک مریض کا یوں وینٹی لیٹر پہ ہونا افورڈ نہیں کر سکتے۔ ہمارے ڈاکٹر اسکے بارے میں پرامید نہیں ہیں۔ ہمیں وینٹی لیٹر بند کرنا ہو گا"

اسکا کلیجہ حلق تک آگیا تھا۔

"آپ کیسے ؟؟؟؟؟؟ یہ مر ڈر ہے ڈاکٹر۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔یہ اس پہ رحم ہے۔اسکی موت آسان کر دو میرے بچے"

اس نے شدت سے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"ہر گز نہیں۔۔۔قطعاً نہیں۔۔۔۔میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسے بغور دیکھا

"ہم اب مزید آپکو یہ سہولت نہیں دے سکتے۔ پھر آپ پرائیویٹ وینٹی لیٹر کروا لیں۔اسکا ڈیلی بیسز پہ خرچہ دینا ہو گا"

"میں تیار ہوں"

""ایک بار سوچ لیں مسز نیل۔یہ بہت مہنگا ہو گا اور پتہ نہیں کب تک۔۔۔۔۔۔

"

"میں تیار ہوں۔۔۔۔۔میں پے کر دوں گی۔۔۔۔۔"

اسکے ناخن اکھڑنے لگے تھے۔سر کے بال بہت زیادہ حد تک جھڑ چکے تھے۔اسکی کھال سوکھ سوکھ کر ٹوٹنے لگی تھی۔پپڑیاں جمے ہونٹ اور پلکیں،ٹھنڈا جسم۔۔۔۔ شائد وہ سب درست تھے۔

وہ زندہ لاش بنتا جارہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com
____

وہ ابھی لنچ بریک کے بعد واپس آیا تھا۔ذہن میں ابھی تک ڈیڈ کے جملے چکراتے پھر رہے تھے۔وہی ساری باتیں جو وہ اس دن سے کرتے آرہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا ذہن ماضی میں ہی ڈوبا رہا تھا۔

وہ دن جب وہ بیمار تھی۔اسکا کیمو چل رہا تھا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔اسکی صحت دن بدن گرتی چلی جا رہی تھی۔حلقے آنکھوں کو ڈھک چکے تھے۔خون سیاہ ہو چکا تھا۔اسے ہر وقت آنکھوں کے سامنے موت نظر آتی تھی۔آئزک ہر شے بھلائے اسکی تیمارداری میں ہی لگا ہوا تھا۔

وہ ہر وقت ڈری رہتی تھی۔روتی رہتی تھی۔وہ اسے بچا لے،اسکی منتیں کرتی رہتی تھی۔

وہ سب کچھ اسکے ہاتھوں میں ہوتا تو وہ اسے کیونکر اس اذیت میں رہنے دیتا۔صحت اگر ہمارے ہاتھوں میں ہو تو ہمارا کوئی بھی پیارا کیونکر ہم سے جدا ہو۔۔۔۔

اس رات وہ اپنے بیڈروم میں سو رہا تھا۔موسم خراب تھا۔شدید طوفان آ رہا تھا۔

بادل۔۔۔۔بجلیاں۔۔۔۔آندھی۔۔۔۔بارش۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی رات کسی وقت آنکھ کھلی تو کمرے میں اندھیرا تھا۔اس نے کروٹ بدل کر دیکھا تو صوفیہ کمرے میں نہیں تھی۔وہ تو اب واش روم بھی اس کے سہارے سے چل کر جایا کرتی تھی۔وہ جلدی سے اٹھا۔وہ واش روم میں نہیں تھی۔

"صوفیہ ؟؟؟؟ کہاں ہو ؟؟؟؟؟"

بجلی بند تھی۔

نیچے اندھیرا تھا۔وہ جلدی سے ٹارچ آن کر کے نیچے آیا۔بیرونی دروازہ کھلا تھا۔پردا ہوا سے لہرا رہا تھا اور بارش سے راہداری کا ابتدائی حصہ بھیگ چکا تھا۔

"صوف۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے باہر کو بھاگا۔

www.novelsclubb.com

تبھی زور سے بجلی چمکی اور اس نے بجلی کو زمین چھوتے دیکھا تھا۔وہ سوکھا درخت بھڑ بھڑ جل اٹھا تھا۔بادل زور سے گرجا۔

سامنے آسمان کے نیچے، دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیئے صوفیہ نجانے کیا کیا بول رہی تھی۔اسکی کلائیوں سے خون بہہ رہا تھا۔نیچے زمین دور تک لال لال ہو چکی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔۔۔۔۔"

تبھی اس نے اسے پورے قد سے زمین پہ گرتے دیکھا تھا۔وہ سیاہ ہیولہ سا نمودار ہوا اور صوفیہ پہ جھکتا چلا گیا۔آئزک نے چلا کر اسکی طرف بڑھنا چاہا لیکن تبھی اسکا پاؤں پھسلا اور وہ داخلی سیڑھیوں پہ پھسل گیا تھا۔اسکا سر زمین سے ٹکرا گیا اور اسکے سامنے وہ منظر دھندلانے لگا۔

بجلی پھر سے چمکی تھی۔

آنکھیں بند ہونے سے پہلے جو آخری شے اس نے دیکھی، وہ وہ ہیولہ سا تھا جو صوفیہ کو چھوڑ کر واپس جا رہا تھا۔وہ بے سدھ زمین پہ پڑی تھی۔

تبھی اسکا فون بجا اور وہ حال میں واپس آیا۔

www.novelsclubb.com

"سر۔۔۔ایک لڑکی آپ سے ملنے آئی ہے۔وہ کہہ رہی ہے آپ سے ارجنٹ ملنا ہے"

رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے جب اسے شدید بھوک محسوس ہوئی تھی۔

"ابھی تو صبح کونے میں بہت دیر ہے،میں دیکھ کر آتی ہوں اگر کیفے کھلا ہو تو۔۔۔۔"

اس نے سوچا اور اپنا کوٹ پہنا۔نیل پہ ایک نظر ڈال کر وہ آہستگی سے نکل آئی۔وہ اسکے وینٹی لیٹر کی روزانہ کی بنیاد پہ قیمت ادا کر رہی تھی۔اسکی جمع رقم آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔اسکے بعد وہ اور رقم کہاں سے لائے گی،یہ سوالیہ نشان تھا۔

کیفے بند تھا لیکن ایک سٹور کھلا تھا۔وہ ایک چپس کا پیکٹ اور سافٹ ڈرنک لیکر واپس لوٹ آئی۔ابھی وہ کوریڈور کے کونے میں تھی جب اس نے وہی جانور دیکھا۔وہ نیل کے کمرے کے باہر تھا۔تبھی اس نے وہ تیز آواز سنی تھی جیسے کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زور سے رو رہا ہو۔ وہ جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی۔ اسے دیکھ کر وہ لمبی سی گردن کا جانور اسکی طرف بڑھا اور اپنا بھدا سا منہ کھولا۔ اس میں انگلیوں جیسے لمبے لمبے دانت تھے۔ وہ چلائی اور سافٹ ڈرنک کا ٹِن اسے دے مارا۔ وہ غرایا اور دوبارہ اسکی طرف بڑھنا چاہا لیکن وہ اتنی دیر میں اندر داخل ہو گئی تھی۔

نیل جاگ چکا تھا۔

وہ سیاہ ہیولہ اسکے سینے پہ سوار تھا۔ اس نے اپنا بایاں بازو بلند کیا اور اپنی تیز دھار انگلی اسکے سینے میں گھسا دی۔ اسکے خون نکلنے لگا تھا

"دفع ہو جاؤ۔۔۔۔ تم جو بھی چیز ہو۔۔۔ میرے شوہر کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اوزاروں کی ٹرے اس پہ اچھال دی اور مدد کے لئیے چلانے لگی۔ وہ لال آنکھوں سے اسے دیکھتا پلٹا اور اسکا بازو جکڑ لیا

"وہ استروط کا ہے۔ وہ خود کو سونپ چکا ہے۔ اسکا اس دنیا میں کوئی مقصد نہیں رہا۔"

اسکی کلائی کئی جگہ سے کٹ چکی تھی اور بھل بھل خون بہہ نکلا تھا۔وہ ہنوز چلا چلا کر مدد کے لئیے پکار رہی تھی۔

آئزک نے اسے اندر آتے دیکھا۔

وہ ماریا ہی تھی۔سرخ متورم آنکھیں۔تھکی تھکی سی۔اسکے بائیں بازو پہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"دیکھیں مس! میں بتا چکا ہوں میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔آپ یوں اپنا اور میرا۔۔۔۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے ہاتھ جوڑ دیۓ اور زار زار رونے لگی

"وہ اسے مار ڈالے گا۔وہ اسکی جان کا دشمن ہو گیا ہے۔پلیز پلیز میری مدد کریں۔مجھے کچھ تو بتائیں جو آپ اسکے بارے میں جانتے ہیں۔مجھے پتہ ہے آپ نے بھی اسے دیکھا ہے۔اپنی بیوی۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں کچھ نہیں جانتا"

وہ جلدی سے بولا

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں"

وہ چپ رہ گیا تھا۔

وہ جلدی سے آگے ہوئی اور صوفے پہ جھکی

"آپکی بیوی مر چکی ہے آئزک لیکن میرا شوہر ابھی زندہ ہے۔وہ واپس نہیں آسکتی لیکن وہ ابھی یہیں ہے۔اسے بچانے میں میری مدد کریں"

آئزک نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔وہ صوفیہ کے بارے میں ایسے بات کیسے کر سکتی تھی۔

😈👿😈👿😈👿😈👿

www.novelsclubb.com

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(چوتھی قسط)

😡😈😡😈😡😈😡😈

"????How dare you call her dead"

آئزک نے غصے سے میز پہ مکا مارا۔وہ ایک لمحے کے لیئے ڈر سی گئی تھی۔

"یہ میں نہیں کہہ رہی مسٹر،سب یہی کہتے ہیں کہ وہ ڈیڑھ ماہ پہلے مر چکی ہے"

"مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کہ سب کیا کہتے ہیں۔مجھے بس یہ پتہ ہے کہ وہ اس وقت بھی میرے گھر میں موجود ہے،میرے ساتھ ہے"

ماریا نے سینے پہ بازو لپیٹے تھے

"اچھا۔ تو پھر میں اس سے ملنا چاہوں گی"

وہ ایک لمحے کو چپ ہوا

"وہ کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی۔ جب سے وہ بیماری سے اٹھی ہے، تب سے وہ چڑ چڑی ہو گئی ہے"

"میں چڑچڑی سے بھی مل لوں گی مسٹر آئزک! بس مجھے اسے دیکھنا ہے۔ ایک بار اور پھر میں کبھی آپ سے رابطہ نہیں کروں گی"

وہ سوچ میں پڑ گیا تھا

"پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے کوئی ہنگامہ نہیں چاہیئے میرے گھر پہ۔ وہ اگر تم سے ملنے کو تیار نہیں ہوئی تو تم چپ چاپ واپس چلی جاو گی"

"فئیر انف!"

اسے امید دکھائی دینے لگی تھی۔

اگر بالفرض وہ زندہ بھی ہوئی تو شائد اسے استر وط کے بارے میں کچھ پتہ ہو۔اسے کچھ تو پتہ ہو کہ وہ اس سفر کو کہاں سے شروع کرے کہ منزل پہ اسے نیل کی زندگی مل جائے۔

گھر میں روز کی طرح ملجگا سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔راہداری کی لائٹیں بند تھیں۔اندر لاؤنج بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی اندر آئی تھی۔

اندر داخل ہوتے ہی جو چیز اس نے سب سے پہلے محسوس کی وہ، وہ بُو تھی۔وہی تیز اور ناگوار سی باس جو کل رات اس نے اس ہیولے کے پاس آتے ہی محسوس کی تھی۔

آئزک لائٹ آن کر کے، کوٹ اتار رہا تھا

"اسے فوٹو فوبیا ہے۔جب سے کیمو تھراپی ختم ہوئی ہے،وہ اکثر اپنے بیڈروم میں ہی رہتی ہے"

وہ اسے اشارہ کرتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔وہ اِدھی اُدھر دیکھتی اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔اوپر بیڈروم میں بھی اندھیرا تھا۔

"صوفیہ ! جان میں آگیا ہوں"

اس نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور لائٹ آن کی۔وہ اسے بستر میں لیٹی دکھائی دی۔ لائٹ آن ہوتے ہی اس نے سر تک لحاف تان لیا تھا۔وہ مسکرایا اور اسکے پاس جا بیٹھا۔ہولے سے لحاف نیچے کو سرکایا۔

"دیکھو تو تم سے ملنے کوئی آیا ہے"

اس نے ماریا کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یہ ماریا ہے۔ماریا او نیل"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماریا دروازے میں ایستادہ اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی

"تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟؟؟؟"

اس نے برا سا منہ بنایا

"صوفیہ سے اور کس سے۔۔۔"

"لیکن وہ ہے کہاں؟؟؟؟؟ مجھے وہ دکھائی نہیں دے رہی آئزک"

آئزک نے کچھ لمحوں تک اسے دیکھا اور پھر صوفیہ پر سے سارا لحاف اتار پھینکا۔ وہ کسمسا کر رہ گئی تھی۔

"اب بھی کہو گی وہ یہاں نہیں ہے؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ یہاں ہمارے علاوہ کوئی نہیں ہے"

وہ سچ تو کہہ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیڈ خالی تھا۔

آئزک دو دن تک بے ہوش رہا تھا۔

گرنے کی وجہ سے اسکے سر پہ جو چوٹ آئی تھی، اسکی وجہ سے اسکو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔وہ دو دن تک انتہائی نگہداشت میں رہا تھا۔

تیسرے دن اسے ہوش آیا تو اسکے کپکپاتے لبوں پہ بس وہ ایک نام تھا۔وہ ایک سوال

"صص۔۔۔صو۔۔۔۔۔۔صوفیہ۔۔۔۔۔"

اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا۔

اگلی بار اسے چار گھنٹے بعد ہوش آیا تھا۔ڈاکٹر اس پہ جھکا ہوا تھا

"مسٹر آئزک! کیسا محسوس ہو رہا ہے؟؟؟؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا سر گول گول گھوم رہا تھا۔اس نے ہولے سے گردن موڑنا چاہی تھی

"صصو۔۔۔۔صوفیہ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔"

"آپ آرام کریں۔آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے"

اگلی بار کمرے میں ڈیڈ بھی موجود تھے۔اسے آنکھیں کھولتے دیکھا تو جلدی سے اسکے پاس آئے

"میرا بچہ! کیسے ہو آئزک؟؟؟؟؟ یہ کیا ہو گیا ایک دم سے؟؟؟؟"

اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی

"وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟؟صوفیہ کہاں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ چپ رہ گئے تھے۔

"ڈیڈ؟؟؟؟؟؟؟؟"

انہوں نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

"وہ نہیں رہی آئزک!"

اسکے سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔اسے لگا وہ درد سے ختم ہو جائے گا۔ اسکی آنکھوں میں رگیں تن گئی تھیں۔

"اسکی لاش بھی وہیں ملی تھی آئزک۔اس کی دونوں کلائیاں کٹی ہوئی تھیں۔ڈاکٹرز کہتے ہیں موت زیادہ خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔وہ یہ سب برداشت نہیں کر پائی ہو گی۔کینسر، کیمو، یہ تکلیف۔۔۔۔۔۔اور جیسس۔۔۔۔۔۔۔"

کرب سے اسکی آنکھ سے وہ آنسو نکلا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا تھا۔

اسے ہسپتال سے دو ہفتے بعد ڈسچارج کیا گیا تھا۔

وہ گھر آیا تو سب جوں کا توں تھا۔سب ویسے کا ویسا تھا۔لان کی گھاس بے تحاشا بڑھ چکی تھی۔اونچے درخت۔پودے سوکھنے لگے تھے۔داخلی سیڑھیوں کے پاس سے گزرتے اسے اس رات کی دھندلی سی یادیں آئی تھیں۔

بارش۔۔۔۔طوفان۔۔۔۔وہ آواز۔۔۔۔آگ۔۔۔۔۔صوفیہ۔۔۔۔خون۔۔۔۔

وہ ہیولہ۔۔۔۔۔وہ آنکھیں۔۔۔۔۔

اس نے کرب سے آنکھیں موندلیں۔

ڈیڈ کو اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ چلے جائیں۔وہ کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا تھا تو وہ اسے ڈراپ کر کے جا چکے تھے۔وہ اندر آیا تو لاؤنج میں اندھیرا تھا۔سارے میں سناٹا تھا اور اسکے ساتھ ساتھ فضا میں وہ بو بھی تھی۔وہ نا گوار سا احساس۔۔۔۔۔۔

اس نے لائٹیں آن کیں۔

ڈرائنگ روم کی دیوار پہ اسکی اور صوفیہ کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی تھی۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ تھے۔مسکراتے ہوئے۔۔۔۔بے تحاشا خوش۔۔۔۔

وہ بہت دیر تک کھڑا اس تصویر کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ اسے وہ آہٹ سنائی دی۔وہ آواز اوپر سے آئی تھی۔اس نے حیرانی سے اوپر کی طرف دیکھا۔بیڈ روم میں کوئی تھا۔وہ آہستگی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آیا اور ہولے سے دروازہ کھولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر کا منظر اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔

کمرے میں کچھ موم بتیاں روشن تھیں۔ ہلتے ڈُلتے سائے دیواروں پہ پھیلے ہوئے تھے۔اسی ملگجی روشنی کے درمیان میں صوفیہ کھڑی تھی۔اسے دیکھتی ہوئی۔۔۔ مسکراتی ہوئی۔۔۔۔۔

"تت۔۔۔۔۔۔تم زندہ ہو؟؟؟؟؟؟؟؟"

____

"یہ کون لڑکی ہے آئزک؟؟؟؟؟؟یہ کیوں آئی ہے یہاں؟؟؟؟؟"

صوفیہ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"ریلیکس یار۔وہ بس تم سے ملنا چاہتی تھی"

"اسے کہو یہ یہاں سے چلی جائے۔مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔۔پلیز اسے جانے کو کہو۔۔۔اور یہ روشنی۔۔۔۔لائٹ بند کردو۔۔۔۔آئزک پلیز۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اسکا کندھا سہلایا

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے صوفیہ "

"اسے جانے کو کہو۔۔۔۔۔یہ جائے یہاں سے۔۔۔۔"

ماریا کچھ نا سمجھنے کے سے انداز میں کھڑی، آئزک کو خود سے باتیں کرتے دیکھ رہی تھی۔بستر پہ تو کوئی بھی نہیں تھا، تو وہ کس صوفیہ سے باتیں کر رہا تھا۔یقیناً سب ٹھیک کہتے تھے۔وہ نفسیاتی مریض تھا۔

"وہاں کوئی نہیں ہے آئزک مان لو! صوفیہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔یہ بس تمہارا وہم ہے"

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا

"یہ جا کیوں نہیں رہی آئزک؟؟؟؟ یہ مجھے تم سے جدا کر دے گی۔اسے نکال باہر کرو۔اسے نکال دو۔۔۔۔"

وہ چلا چلا کر کہہ رہی تھی

"تمہیں اب جانا چاہیئے ماریا"

وہ سختی سے بولا تھا

"آئزک پلیز مجھے بتادو استر وط کیا ہے۔پلیز؟؟؟؟؟؟"

"یہ حرافہ کیوں موجود ہے ابھی تک؟؟؟آئزک؟؟؟اسے کچھ مت بتانا۔یہ مجھے تم سے دور کرنا چاہتی ہے۔اسکی کسی بات پہ بھروسہ مت کرنا۔وہ جھوٹی ہے"

وہ ہذیانی انداز میں چلا چلا کر کہہ رہی تھی۔اسکی آنکھیں باہر کو ابلنے لگی تھیں۔ آئزک کے لئیے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔

"آئزک۔۔۔۔صوفیہ مر چکی ہے۔تمہارے پڑوسی،ماں باپ ڈاکٹرز سب یہی کہتے ہیں۔یہ صرف تمہارا وہم ہے"

"جسٹ شٹ اپ۔"

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔وہ ششدر رہ گئ تھی

"چلی جاؤ"

"لیکن میرا شوہر۔۔۔اسے تمہاری مدد۔۔۔۔۔۔"

"جاؤ۔۔۔ابھی"

وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر باہر نکل آئ تھی۔

وہ بستر پہ بہت سی نالیوں اور تاروں میں لپٹا لیٹا ہوا تھا۔ماریا پاس ہی اسکا ہاتھ پکڑے خاموش بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے نیل؟؟؟؟ کیا واقعی یہ سب تم نے شروع کیا ہے؟؟؟؟ کہیں تم بھی تو بس صوفیہ کی طرح۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے جھرجھری لی تھی۔

گزشتہ رات اسکے ذہن میں تازہ ہو گئی۔

وہ ہیولہ سانیل کے سینے پہ سوار تھا۔وہ اپنا زخمی ہاتھ لیئے مدد مدد چلا رہی تھی۔جب اس نے دروازہ کھلتے اور نرس کو اندر آتے دیکھا۔ساتھ ہی وہ سب غائب ہو گیا تھا۔

وہ ہیولہ۔۔۔۔وہ جانور۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟؟؟"

نرس اس سے پوچھ رہی تھی اور وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔

"وہ۔۔۔۔وہ کالا سا۔۔۔۔۔۔وہ جانور۔۔۔۔۔۔وہ ابھی یہیں تھا۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔

استروط۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکی کسی بات کا کوئی سر پیر نہیں تھا

"آپ مسلسل کئی راتوں سے جاگ کر یہاں اپنے شوہر کے پاس ہیں،آپ کو ہیلوسی نیشنز ہو رہی ہیں۔وہ سب آپکا واہمہ ہے"

اس نے اپنا بازو آگے کیا

"اور یہ زخم؟؟؟؟؟؟"

"آپ کو چوٹ لگ گئی ہو گی۔یہ دیکھیں یہ سرجری کے اوزار بھی پڑے ہوئے ہیں۔ایسا ہو جاتا ہے جب نیند کی شدت ہو۔ہم خود کو نقصان پہنچا بیٹھتے ہیں۔"

"لیکن وہ۔۔۔۔۔"

"مس ماریا! آپ گھر جائیے اور سو جائیے۔جائیے۔۔۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔۔ "

نیل دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب اسے کہتے تھے وہ بیکار میں تردد کر رہی ہے۔وہ زندہ نہیں رہا ہے۔اسے اب اسکی موت آسان کرنی چاہئیے۔اور اسکا یہ سوچ کر بھی دل بند ہونے لگتا تھا۔

"تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ نیل۔۔۔میں اب اس سب سے تھکنے لگی ہوں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے بہتے آنسو اسکے ہاتھ کی پشت بھگونے لگے تھے۔

وہ خاموش لیٹا تھا۔

ذہن عجیب کشمکش میں تھا۔وہ جو جیتی جاگتی اسکے سامنے تھی، اتنے دنوں سے اسکے پاس تھی، وہ صرف ایک وہم کیسے ہو سکتی تھی؟؟؟؟

اور آج یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا جب وہ ماریا کو دکھائی نہیں دی تھی۔اس دن بھی جب ڈیڈ آئے تو وہ انہیں بھی دکھائی نہیں دی تھی

"وہ مر چکی ہے آئزک۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے دفنایا ہے۔وہ زندہ کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اور وہ اسکے سامنے بیٹھی چلا چلا کر کہہ رہی تھی

"انہیں کہو کہ یہ چلے جائیں۔دیکھو میں زندہ ہوں، تمہارے پاس ہوں۔ تمہیں کسی اور سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔کیا میں تمہارے لیئے کافی نہیں ہوں ؟؟؟؟"

وہ چلے گ ئے۔اسے خبطی کہہ کر۔۔۔۔

وہ مام کو بھی دکھائی نہیں دی تھی۔اسکے پڑوسی بھی یہی کہتے تھے کہ وہ بس اسکا وہم ہے۔ڈاکٹرز کا بھی یہی ماننا تھا

"پوسٹ ٹرامیٹک سٹریس ڈس آرڈر۔آپ کا ذہن ڈینائل میں ہے۔آپ یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ وہ مر بھی سکتی ہے۔آپ کے دماغ نے ایک کہانی گھڑلی ہے کہ وہ زندہ ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کسی کو بھی اپنی بات نہیں سمجھا سکا تو دھیرے دھیرے ان سب کو چھوڑتا چلا گیا۔ اس موضوع پہ بات کرنا چھوڑ دی۔ وہ اسکے لیئے زندہ تھی، اسکے گھر پہ تھی، یہ کافی تھا۔

وہ انہی سوچوں میں تھا جب اس نے آہٹ سنی۔ صوفیہ بیڈ سے اتری تھی۔ وہ ویسے ہی لیٹا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ وہ کمرے سے جا چکی تھی۔ وہ آہستگی سے اٹھا اور باہر آیا۔ نیچے کچن میں کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس نے آخری سیڑھی پہ کھڑے ہو کر جھانکا۔ وہ فرج میں سے چیزیں نکال نکال کر پھینک رہی تھی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔

گوشت کے بچے ہوئے خراب ہو چکے ٹکڑے وہ کل ہی پھینک چکا تھا۔ اب فرج میں ایسا کچھ نہیں تھا۔

پھر اس نے اسے چلاتے سنا۔ حلق کے بل۔۔۔ بے تحاشا۔۔۔ جیسے وہ شدید بھوک میں ہو اور کچھ نا ملنے پہ غصہ ہو۔ اسکے ہاتھ اکڑ چکے تھے اور گردن کی رگیں

www.novelsclubb.com

تن گئی تھیں۔ایسے ہی چلاتے چلاتے وہ کچن میں چلی گئی اور خاموشی چھا گئی۔وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

وہ سیڑھی سے اترا اور دبے قدموں اندر آگے بڑھا۔کچن کے پاس پہنچ کر اس نے ہولے سے اندر جھانکا۔

وہ کچن کی سلیب پہ چڑھی ہوئی تھی۔اس نے دیکھا وہ دیوار پہ رینگتی چھپکلی کو پکڑنے کو تھی۔ہولے ہولے ہاتھ بڑھاتے اس نے جھپٹا مارا اور اسے قابو کر لیا۔

آئزک نے جھرجھری لی تھی۔

اب وہ اس چھپکلی کو فاتحانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی جو اسکی گرفت میں تڑپ رہی تھی۔اس نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیری اور اسے منہ کے پاس کیا۔آئزک نے سختی سے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا اور ابکائی روکی۔

وہ اسکا سر چبا چکی تھی۔

آئزک کو لگا اسے الٹی آجائے گی۔وہ باقی بچی کھچی چھپکلی کو ایک ہی بار میں نگل گئی تھی۔

وہ دروازے سے ہٹا اور دیوار کے ساتھ لگ کر لمبی لمبی سانسیں بھرنے لگا۔کیا واقعی اس نے وہی سب دیکھا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ اب اندر پھر سے چلا رہی تھی۔

کچھ خیال آنے پہ آئزک نے جیب سے فون نکالا تھا۔

ایک اور رات چڑھتی چلی آئی تھی۔

ماریا دھک دھک کرتے دل کے ساتھ وہیں کوریڈور کے بینچ پہ بیٹھی تھی۔نرس اندر کمرے میں نیل کے پاس تھی۔ماریا نے اسے رات کو رکنے کے لیئے منالیا تھا۔

نیل واپس بے ہوش ہو چکا تھا۔کوما سے تو وہ واپس آگیا تھا لیکن اسکی حالت میں بہتری نہیں آرہی تھی۔

اب بھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اسکا فون بج اٹھا تھا۔وہ کوئی غیر شناسا نمبر تھا۔

"آپ مسز اونیل بات کر رہی ہیں؟؟؟؟"

"جی"

جواباً اس آدمی نے اپنا تعارف دیا تھا۔وہ ایک مشہور بنک سے بات کر رہا تھا۔

"ہم نے آپکا نمبر آپ کے آفس سے لیا ہے۔ہمیں پتہ چلا تھا کہ مسٹر اونیل بیمار ہیں۔دراصل انہوں نے اس ماہ کی قسط نہیں بھیجی ہے"

"کسی چیز کی قسط؟؟؟؟؟؟"

وہ حیران ہوئی

www.novelsclubb.com

"انہوں نے ایک بڑا لون لیا تھا۔دو ماہ پہلے۔اسکی واپسی کی اقسط اسی ماہ سے شروع ہونا تھیں"

وہ دھک سے رہ گئی۔نیل نے اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔

"کتنی مالیت کا قرض ہے؟؟؟؟؟"

"ایک لاکھ ڈالرز میم"

وہ دھک سے رہ گئی تھی۔

"کیا آپ کل بنک آسکتی ہیں؟؟؟؟"

فون بند کرنے کے بعد وہ بہت دیر تک خاموش بیٹھی رہی تھی۔ ذہن شائیں شائیں کر رہا تھا۔ آخر نیل نے اتنی بڑی رقم کا کیا کیا تھا؟؟؟؟؟؟

وہ انہی سوچوں میں تھی جب اسے وہ بو محسوس ہوئی تھی۔ اسکا بدن لرز اٹھا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھی اور اندر جھانکا۔ نیل ویسے ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"سسٹر پلیز ایکٹو رہنا۔"

وہ باہر نکلی۔

کوریڈور خالی تھا۔ تبھی اس نے کھڑکی کے اس پار اسے دیکھا۔ وہی ہیولہ۔۔۔۔لال آنکھیں۔۔۔۔۔

وہ دور درخت پہ بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کانپنے لگی تھی۔ تبھی کسی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ وہ تڑپ کر پلٹی تھی۔

سامنے آئزک کھڑا تھا۔

"میں نے کئی سالوں تک اس سے محبت کی ہے ماریا۔ دکھ میں، تکلیف میں، راحت میں اسے ہمیشہ اپنے پاس دیکھا ہے۔ وہ نجانے کب سے میرے ساتھ ہے، میرے پاس ہے۔ اب میں ایک دم سے یہ کیسے مان لوں کہ وہ بس ایک وہم ہے اور کچھ بھی نہیں؟؟؟؟؟؟"

وہ اس کے برابر میں کھڑا، سامنے دیکھ رہا تھا۔ ماریا نے رخ موڑ کر اسے دیکھا

"جب تمہیں یقین ہے کہ ساری دنیا جھوٹی ہے اور وہ سچ ہے تو تم کیوں آئے ہو آئزک؟؟؟؟؟"

جواباً اُس نے اپنی جیب سے فون نکالا اور اسکے سامنے کیا۔ وہ اندھیر سی تصویر تھی

"کل رات میں نے اس کی تصویر بنائی۔ میں نے سوچا اسے ہر اس انسان کو ثبوت کے طور پہ دکھاؤں گا جو کہتا ہے صوفیہ مر چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تصویر میں نہیں تھی۔ ماریا نے اسکے چہرے پہ کرب اترتے دیکھا

"شائد سب جھوٹ نہیں بول رہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ وہ بھی جھوٹ نہیں بول رہی۔ تو پھر جھوٹ ہے کیا؟؟؟؟؟؟ میں بس اسی کی کھوج میں آیا ہوں"

وہ پھر سے کھڑکی کے اس پار دیکھنے لگے تھے۔

وہ سیاہ ہیولہ وہیں تھا۔

"یہ وہی ہے۔۔۔۔۔۔میں نے اسے دیکھا تھا اس رات۔۔۔۔بارش میں۔۔۔۔یہ صوفیہ کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔میں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔"

"تو کیا یہ استروط ہے؟؟؟؟؟؟؟"

"شائد"

"میں ایک بات نہیں سمجھ پا رہی۔کئی بار یہ رات کو یہاں نظر آتا ہے لیکن نیل پہ حملہ نہیں کرتا ہے۔سوائے کل رات کے اور شروع کی کچھ راتوں کے اس نے دوبارہ اسے مارنے کی کوشش نہیں کی۔کیوں؟؟؟؟یہ بس جیسے انتظار میں رہتا ہے کسی خاص وقت کے۔۔۔۔۔"

وہ سوچ میں ڈوبا دوراسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تو تم کیا جانتے ہو اس سب کے بارے میں؟؟؟؟؟"

آئزک نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"میں اس کے بارے میں نہیں جانتا لیکن صوفیہ کی ان نئی عادتوں کے بارے میں اچھے سے جان گیا ہوں جو اس حادثے سے پہلے اس میں نہیں تھیں۔۔۔۔"

وہ زرار کا تھا

"وہ اندھیرے میں رہنا پسند کرتی ہے۔شائد اسی لئیے یہ چیز بھی رات کو نکلتی ہے۔ وہ آس پاس ہو تو یہ عجیب سے بو آتی ہے جو ابھی بھی آ رہی ہے۔ایک عجیب سا جانور ہے جو اکثر میں نے اپنے گھر کے پاس دیکھا ہے۔"

وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

دروازے پہ وہ مخصوص سی دستک ہوئی تھی۔صوفیہ نے چونک کر دیکھا۔دروازہ چرار کی آواز سے کھلتا چلا گیا تھا۔وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی تھی۔

آنیوالا اندر آچکا تھا۔

پیروں میں لمبے سیاہ بوٹ جو گھٹنوں تک آتے تھے۔ لمبا سیاہ اپر، سر پہ ہوڈی تھی۔

اسکا چہرہ بہت حد تک چھپا ہوا تھا۔

"کیسی ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔

"وہ تم سے خوش نہیں ہیں۔ تم انکی کسی بات پہ عمل نہیں کر پائی ہو۔ صوفیہ یاد رکھو یہ زندگی انہوں نے ہی دی ہے"

وہ سر جھکا گئی تھی۔

"میں۔۔۔ کوشش کر رہی ہوں"

"وہ اس لڑکی کی باتوں میں آگیا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اسے خود پہ شک مت کرنے دو۔ ابھی تو تمہیں اسے اس کام کے لیئے بھی منانا ہے"

"میں یہ کر لوں گی"

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھتا رہ گیا

"کر لو گی تو اچھا ہو گا ورنہ تم جانتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ یونہی بیٹھے بیٹھے سر ہلانے لگی۔وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

آئزک اس وقت ہسپتال سے گھر واپس آرہا تھا جب اس نے سامنے سے اس شخص کو آتے دیکھا تھا۔

وہی لمبے بوٹ۔۔۔۔کالا چوغہ۔۔۔۔۔سر پہ ہٹ۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آنے لگا تو وہی ناگوار سی بو اسکے نتھنوں سے ٹکرا گئی۔اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔وہ اس کے پاس سے گزرا تو آئزک نے بہت غور سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے چہرے پہ داہنی آنکھ سے نیچے گال تک لمبا سا زخم کا نشان تھا۔وہ اس چہرے کو پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔

وہ اسکے پاس سے گزر کر جا چکا تھا لیکن اسکے قدم زنجیر ہو چکے تھے۔

"یہ۔۔۔۔۔۔یہ کک۔۔۔۔۔۔کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے سرگوشی کے سے انداز میں خود کلامی کی تھی۔

👿😈👿😈👿😈👿

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(پانچویں قسط)

👿😈👿😈👿😈👿😈

وہ رات اپنے اختتام کی اور خراماں خراماں بڑھ رہی تھی۔آسمان پہ ستارے ندارد تھے۔سُرمئی بادلوں کی ٹکڑیاں یہاں وہاں تیرتی پھر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آئزک کے پاس سے وہ انسان گزر کر جا چکا تھا اور وہ حیران سا کھڑا تھا۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ کک۔۔۔۔۔کیسے ممکن ہے؟؟؟؟؟"

اس سے دور، ماریا نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا تھا۔ وہ سیدھی اپنے بیڈروم کی طرف بڑھی تھی۔ لائٹ آن کی اور بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی درازوں میں کچھ ڈھونڈنے لگی تھی۔

اس سے پرے آئزک دبے قدموں اندر داخل ہوا تھا۔ گھر معمول کے مطابق اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا اسٹڈی میں آیا تھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے روشنی کی اور ایک طرف بنے ریک کی طرف آیا تھا۔

وہاں کچھ گتے کے ڈبے تھے۔ وہ مطلوبہ ڈبہ لیکر میز تک آیا اور اس میں سے وہ کاغذات نکالنے لگا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ماریا اب الماری میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ چیزیں نکال نکال کر پھینک رہی تھی۔ تبھی اسے وہ فائل ملی تھی۔ اس نے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے اس کو کھولا تھا۔

وہاں آئزک نے وہ تصویر نکالی تھی۔

وہی چہرہ۔۔۔۔۔داہنی آنکھ کے نیچے گال تک وہ لمبا ساز خم کا نشان۔۔۔۔

اسکے ہوش اڑنے لگے تھے۔

وہاں ماریا بے دم سی ہو کر بستر پہ بیٹھی تھی۔وہ فائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پہ گری تھی۔وہ سچ کہہ رہے تھے۔وہ قرض اونیل نے ہی لیا تھا۔وہی مالیت جو بتائی گئی تھی۔۔۔۔۔

آئزک نے تصویر کو پلٹا۔دوسری طرف وہ مٹے مٹے سے الفاظ درج تھے۔

"!!!!!For my love, sofiya"

www.novelsclubb.com

اس نے بمشکل سانس لی تھی

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔"

منظر دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔

آدھے میں ماریا اپنے بستر پہ بیٹھی، لمبے لمبے سانس لیتی بے یقین سی ہے

"یہ تم کونسی گیم کھیل رہے تھے نیل"

دوسری طرف آئزک بے یقینی سے اس تصویر کو دیکھتا جارہا ہے۔

"تم۔۔۔۔تم کیسے زندہ ہو مائیکل۔۔۔۔؟؟؟؟"

اس دن اسکی بنک مینیجر کے ساتھ میٹنگ تھی۔

نیل کے پاس کاغذات تو وہ دیکھ چکی تھی۔وہ مقروض تھا، یہ بات تو ثابت ہو چکی تھی۔کیا کیوں کیسے، یہ بعد کی باتیں تھیں

www.novelsclubb.com

"آپ کے ہیز بینڈ نے اس ماہ پہلی قسط جمع کروانی تھی میم!"

وہ اس سے کہہ رہا تھا

"ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کی فیملی کرائسس سے گزر رہے ہیں لیکن بزنس تو بزنس ہوتا ہے ناں۔ہم آپ کو اتنی ریلیکسیشن دے سکتے ہیں کہ آپکو اس ماہ کی چھوٹ دیدیں لیکن اگلے ماہ سے آپکو لازمی قسط جمع کروانی ہو گی"

اس نے لمبی سانس بھری

"حرجانے کے طور پہ ہمیں کیا بھگتنا پڑے گا؟؟؟؟"

اس نے اسے بغور دیکھا تھا

"آپکا گھر"

اسے لگا ہی تھا۔

"اس گھر کے ڈاکومنٹس وہ پہلے ہی ہمارے پاس ضمانت کے طور پہ رکھوا چکے ہیں مسز اونیل"

اسکا دماغ شائیں شائیں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئزک نے اس گھر کے سامنے پہنچ کر نیم پلیٹ پہ نظر ڈالی تھی اور دستک دے ڈالی۔ کچھ دیر میں دروازہ کھلا تھا۔

"کیا یہ مائیکل کلارک کا گھر ہے؟؟؟؟"

دروزہ کھولنے والے نے اسے ناگواری سے دیکھا تھا۔

"ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے"

"آئی ایم سوری سر لیکن مجھے اس کے بارے میں کچھ ضروری باتیں پوچھنا تھیں"

"میں نے تم سے کہا ناں، مجھے اس کے بارے میں کوئی بات بھی نہیں کرنی ہے۔ آئندہ یہاں مت آنا"

www.novelsclubb.com

درشتی سے کہہ کر دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ وہ حیران سا کھڑا رہ گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس دن اس نے نیل کی سب چیزوں کی اچھے سے تلاشی لی تھی۔اسکا سامان، کتابیں، کاغذات سب کچھ۔۔۔اس نے اور نجانے کیا کیا چھپا رکھا تھا۔وہاں سے اسے پتہ چلا کہ اسکا کاروبار مسلسل خسارے میں جا رہا تھا۔وہ اپنے حصے کے بہت سارے شئیرز پہلے ہی بیچ چکا تھا۔مالی لحاظ سے اسکی حالت بہت ہی زیادہ پتلی تھی۔

اور یہ دوسرا شاک تھا جو اسے لگا تھا۔

اس نے کبھی اسے یہ احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ کن حالات سے گزر رہا ہے۔ گھر پہ ویسے ہی پارٹیاں ہوتی تھیں۔ گیدر نگز۔ابھی دوماہ پہلے وہ ویکیشن گزار کر آئے تھے۔

وہ اس سب کو دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔پہلی ذہنی پریشانی کم تھی جو اب یہ نئی مصیبت آن پڑی تھی۔

انہی فائلوں میں سے اسے وہ کارڈ ملا تھا۔

"صوفیہ کے بارے میں جان کر بہت افسوس ہوا آئزک!"

اینا صوفیہ کی پرانی دوست تھی۔وہ ایک سال پہلے شادی کر کے لندن چلی گئی تھی۔ اب آئزک نے اس سے رابطہ کیا تو پتہ چلا وہ واپس آئی ہوئی تھی۔

"مجھے مام نے بتایا کہ اسکے ساتھ کتنا برا ہوا۔مجھے سچ میں بہت دکھ ہوا تھا"

"مجھے تم سے مائیکل کے بارے میں بات کرنی تھی اینا"

وہ ایک دم بولا تو وہ گڑبڑا گئی تھی

"ک۔۔۔۔کون مائیکل؟؟؟؟"

"تمہیں پتہ ہے کون مائیکل۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ رہ گئی تھی۔وہ آگے کو ہوا

"پلیز اینا۔میری زندگی میں پہلے ہی بہت زیادہ مشکلات چل رہی ہیں جن کا مجھے کوئی حل نظر نہیں آرہا لیکن تم میری مدد کر سکتی ہو۔پلیز۔۔۔۔"

اس نے تھوک نگلا تھا

"اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی"

وہ شاکڈ رہ گیا

"پھانسی؟؟؟؟؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

"اس پہ مرڈر کا الزام تھا۔"

"کیا وہ صرف الزام تھا؟؟؟؟؟؟؟"

اینا اسے دیکھ کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

"جینیفر۔۔۔وہ صوفیہ کی دوست اور روم میٹ تھی۔"

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کارڈ پہ لکھے پتے پہ پہنچی تھی۔

وہ ایک بار تھا۔وہ سیدھی اندر پہنچی تھی

"مجھے مینیجر سے ملنا ہے"

اسے اس آفس میں پہنچا دیا گیا تھا۔وہ گنجا سا سیاہ چمڑی والا آدمی اس کے سامنے بیٹھا تھا

"ہمارے پاس بہت سارے کسٹمرز آتے رہتے ہیں مس ماریا۔ہم یوں انکی معلومات کسی کو بھی نہیں دے سکتے"

"میں اونیل کی بیوی ہوں۔اسکی ساری معلومات مجھے فراہم کیا جانا قانونی اور اخلاقی لحاظ سے غلط نہیں ہے"

وہ ہنسا تھا

www.novelsclubb.com

"ایک شوہر کے افئیرز اسکی بیوی کو بتائے جائیں گے تو کیسا فساد مچ سکتا ہے، یہ بات آپ سمجھ سکتی ہیں"

وہ میز پہ آگے کو جھکی اور سختی سے اسے دیکھا

"وہ مر رہا ہے۔ہر گزرتے لمحے وہ موت کے اور نزدیک ہوتا جاتا ہے۔اب کم از کم مجھے یہ جاننے کا تو حق ہے کہ وہ کونسے عومل ہیں جو اسے اس حد تک لے آئے۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا تھا

"پلیز۔۔۔۔انسانیت نے ناطے ہی سہی، پلیز۔۔۔۔"

وہ کشمکش کی سی حالت میں اسے دیکھ کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"مسٹر نیل ہمارے ریگولر کسٹمر تھے۔وہ اکثر یہاں آتے تھے۔ہم نے کئی بار لڑکیوں کو انکے آفس بھی بھیجا ہے۔کئی بار دو اور کئی دفعہ تین بھی۔یہاں کیا ہوتا رہا، کن کے ساتھ انکے کیا تعلق تھے، وہ میں آپکو نہیں بتا سکتا مسز او نیل!"

وہ تھک کر کرسی پہ پیچھے کو ہوئی اور کرب سے آنکھیں موندلی تھیں۔

"آئی ایم سوری مس۔۔۔۔"

اسکے ذہن میں اپنے باپ کے کہے فقرے گونج رہے تھے

"وہ ایک عیاش انسان ہے ماریا۔مجھے پتہ چلا ہے وہ پہلے بھی شادی کر چکا ہے۔دو بار۔اسکی ریپوٹیشن اچھی نہیں ہے"

شائد وہ صحیح تھے۔

شائد وہ غلط تھی۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

آئزک نے وہ بوسیدہ سی ڈائری میز پہ رکھی تھی۔پہلا صفحہ پلٹتے ہی سامنے وہ تصویر تھی۔

وہ صوفیہ تھی۔بے تحاشاہنستے ہوئے۔منہ پہ ہاتھ رکھے۔۔۔اس کے ساتھ وہ تھا۔

مائیکل کلارک۔وہ بھی ہنس رہا تھا۔اسکے گال کا وہ زخم ہنستے ہوئے مدھم ہو چکا تھا۔

"Sofiya & Michael. Now & always"

وہ بہت دیر تک ان چہروں کو دیکھتا رہا،ان حروف کو گھورتا رہا تھا۔

"کیا تمہاری زندگی بس یہی ہے۔ایک جھوٹ۔بس؟؟؟"

اس نے کرب سے سوچا تھا

"اور کیا میری ساری زندگی بھی بس یہی ہے۔ایک وہم۔۔۔۔۔۔"

وہ صفحات پلٹتا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ایک صفحے پہ لکھی تحریر جانتا تھا۔وہ اس نے کئی بار پڑھی تھی۔صوفیہ نے اس سے کچھ بھی چھپایا تو نہیں تھا۔اپنی اور مائیکل کی محبت کے بارے میں سب کچھ

بتایا تھا۔اسکی موت کے بارے میں بھی۔بس اتنی سی بات تھی کہ وہ سب جھوٹ تھا۔

دور ہسپتال کے کمرے میں خاموشی تھی۔بس اس مشین کی ٹک ٹک تھی۔ماریا نیل کے پاس بیٹھی اسے دیکھتی جا رہی تھی

"تو بس یہ تھی کہانی؟؟؟میں تم سے محبت کرتی رہی اور تم۔۔۔۔۔؟؟؟؟کیا سچ میں تم نے مجھے چاہا تھا نیل؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے درد سے کہا تھا۔

"وہ سب لڑکیاں تمہیں مجھ سے زیادہ عزیز تھیں؟؟؟وہ زندگی؟؟وہ عیاشیاں ؟؟؟میں تمہیں کیا نہیں دے سکی جو تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

منظر دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک طرف آئزک دکھ سے اس ڈائری کو دیکھ رہا ہے۔ پاس ہی وہ اخبار کا ٹکڑا پڑا ہے جسکی شہ سرخی ہے:

"مائیکل کلارک کو جینیفر کروز کی موت کے جرم میں سزائے موت سنادی گئی"

دوسری طرف ماریا نیل کھڑکی کے پاس کھڑی رو رہی ہے۔ دور درختوں میں وہ سایہ سا موجود ہے۔ سارے میں وہ ناگوار سی بو پھیلی ہوئی ہے۔

وہ کمرے میں آیا تو وہ بستر میں تھی۔ کمرے میں اندھیرا کیئیے ہوئے لیٹی تھی۔ وہ چھوٹی سی موم بتی روشن تھی اور اسکی ناکافی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ہولے ہولے چلتا اسکے پاس جا بیٹھا۔ وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی۔ وہ بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا جب اچانک اس نے آنکھیں کھولیں۔

ایک لمحے کے لئیے اسکی آنکھیں مکمل سیاہ تھیں۔ ائزک ڈر سا گیا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ نارمل تھیں۔

"تم کون ہو؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھنے لگی

"یہ کیسی باتیں کررہے ہو؟؟؟؟؟؟"

"میں نے پوچھا تم کون ہو؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی۔

"اب تم مجھ پہ شک کروگے؟؟؟؟"

وہ کچھ لمحوں تک چپ رہا پھر اسے بغور دیکھا

"مائیکل کہاں ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ شاکڈ رہ گئی تھی۔

"تم نے کہا تھا وہ مر گیا۔ایکسیڈنٹ میں۔تم نے جھوٹ بولا تھا ناں؟؟؟؟؟؟"

وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔

"تم کون ہو ؟؟؟؟؟؟؟"

"مم۔۔۔۔۔میں صوفیہ۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔تم وہ نہیں ہو سکتیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس پہ جھکا تھا۔

"تم کون ہو ؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اس سے محبت کرتی تھی۔

وہ اسے اچھا لگتا تھا۔اسے اسکو پینٹ کرنا اچھا لگتا تھا۔اس سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا۔ اسکے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا تھا۔

وہ۔۔۔۔مائکل کلارک۔۔۔۔۔وہ اسکو اپنا دوست مانتی تھی۔ محبوب کہتی تھی۔ محب مانتی تھی۔

وہ اسکے لئیے کیا تھی؟؟؟ یہ اسے بعد میں پتہ چلا تھا۔

اس دن وہ کام کے بعد ہاسٹل لوٹی تو کمرہ بند تھا۔وہ دستک دے دے کر تھک گئی۔

بہت دیر بعد دروازہ کھلا تھا۔

سامنے اڑی ہوئی رنگت کے ساتھ مائیکل کھڑا تھا۔ذرا کانپتے ہوئے سے ہاتھ۔

کپکپاتے لب۔

"مائیکل تم۔۔۔۔؟؟؟خیریت؟؟؟؟؟تم۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔"

اسکی نظر فرش پہ پڑی تھی۔اندر کمرے سے بہتا خون کا دریا سا باہر تک آرہا تھا۔وہ کانپ کر رہ گئی

"میری کوئی غلطی نہیں ہے صوفی۔۔۔۔وہ لڑکی ٹھیک نہیں تھی۔اس نے مجھے بہکایا۔۔۔۔۔صوفی۔۔۔۔میری غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بار بار یہی بات دہرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس نے اسکا ریپ کیا۔ کئی بار۔ وہ مزاحمت کرتی رہی۔ وہ اسکی ایک بھی سنے بغیر وہ سب کرتا رہا۔ جب نشہ ہرن ہوا اور اسے احساس ہوا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے تو اسکا مرڈر کر دیا۔"

ماریا بے یقینی سے اسکو دیکھ رہی تھی

"اسکو سزا ہو گئی تھی۔ سزائے موت۔ میں اسکے ماں باپ سے بھی ملا ہوں۔ وہ اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے۔"

"تو وہ مر چکا ہے؟؟؟؟؟؟"

آئزک نے سر دیوار سے ٹکا دیا تھا۔

"انہیں اسکی لاش ملی تھی۔ جس صبح اسے پھانسی دی جانی تھی، اس رات۔ جیل میں۔ اس نے خود کشی کر لی تھی۔ دونوں کلائیاں کاٹ کر"

www.novelsclubb.com

ماریا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"اس سے زیادہ دہشت ناک بات یہ ہے کہ میں نے اسے کل دیکھا ہے۔

زندہ۔۔۔اپنے گھر کے پاس"

\-----------------------------------

وہ عجیب سے کھنڈرات تھے۔

ٹوٹی پھوٹی دیواریں۔۔۔پرانے زمانے کی طرز پہ تعمیر شدہ۔۔۔۔طاقچوں میں جلتے دیئے۔۔۔۔کچھ مشعلیں۔۔۔اونچی چھت جس میں چمگادڑیں اڑتی پھر رہی تھیں۔فضا میں وہی عجیب سی باس رچی ہوئی تھی۔کمرے کے وسط میں تعمیر شدہ اس چبوترے پہ وہ جانور بندھا ہوا تھا۔اسکے چاروں طرف وہ عجیب سے لباس میں ملبوس عورتیں کھڑی تھیں۔دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیئے وہ کوئی عجیب و غریب سا منتر دہرا رہی تھیں۔انکی آواز میں عجیب سی نحوست تھی۔وہ راگ سن کر سماعت رکھنے والے اپنے لیئے بہرا ہونے کی دعائیں کرتے تھے۔

"ماہان استروط کے نام!!!!"

وہ سیاہ ہیولہ آگے بڑھا تھا۔وہی جس کی لال لال آنکھیں تھیں۔اس نے اپنی تیز آواز میں کہا اور آگے بڑھ کر اس جانور کے گلے پہ اپنی چھری جیسی انگلی پھیر دی تھی۔وہ جانور چلایا اور خون کا فوارہ پھوٹ پڑا تھا۔

"ماہان استروط! ہمیشہ تک کے لیئے ہمارے مالک۔۔۔"

تبھی اس تخت پہ براجمان استروط اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اپنے ارد گرد پھیلے دھوئیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"وہ کہاں ہے؟؟؟؟؟وہ لڑکی صوفیہ؟؟؟؟؟کیا وہ اپنے شوہر کو لے آئی ہے؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں ماہان استروط!!!!!"

وہ ادب سے جھک کر بولا تھا

"اسکے شوہر کو اس پہ شک ہونے لگا ہے"

"بیوقوف! کسی کام کی نہیں ہے۔۔۔اور وہ لڑکا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

اس نے اپنا سر اٹھایا

"وہ کام ہو جائے گا"

"ہوں!!!!!"

اس نے ہنکارا ابھرا تھا۔

"اسکی بیوی۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔۔۔ماریا۔۔۔اس پہ جال ڈالنا چاہئیے۔وہ کمزور ہے۔وہ اپنی محبت کے لئیے کچھ بھی کرے گی"

www.novelsclubb.com

مائیکل اپنی جگہ سے آگے بڑھا تھا

"ماہان استروط!!!! آپ کہیں تو یہ کام میں کروں گا"

"تم نے پہلے والا کام تو کیا نہیں ہے یہ کیسے کر پاؤ گے۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔"

وہ سر جھکا گیا

"نہیں۔۔۔۔تم سب اپنے کام کرو۔۔۔۔مائیکل، تم اس لڑکی سے کہو اپنے شوہر کو راضی کرے۔۔۔۔مرہان نیل کو لیکر آئے گا اور وہ۔۔۔۔۔ماریا۔۔۔۔۔۔اسے میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ عورتیں ابھی تک منتر گا رہی تھیں۔جانور کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔دور تک خون کا تالاب سا بن چکا تھا۔

😈👿😈👿😈👿

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(چھٹی قسط)

😈👿😈👿😈👿😈👿

www.novelsclubb.com

اس کھنڈر نما عمارت پہ تنا آسمان چمگادڑوں سے بھرا پڑا تھا۔اس پہ بجلیاں سی چمکتی تھیں وہ خوفناک آوازیں پیدا ہوتی تھی۔اسی آسمان کے عین نیچے،اس قربانی کے چبوترے پہ موجود وہ شیطان اس جانور کو بھنبھوڑنے میں لگا ہوا تھا۔اسکے گوشت کھانے اور ہڈیاں چبانے کی منحوس آواز سارے میں گونج رہی تھی۔ تبھی کھاتے کھاتے وہ رک سا گیا تھا۔اس نے اپنے بھدے ہاتھ سے وہ شے منہ سے نکالی تھی۔

وہ اس جانور کا دل تھا۔

اس نے جلدی سے اسے دور پھینک دیا تھا۔اب اسکے منہ سے وہ گندا سا مائع بہہ رہا تھا۔اس نے اپنے بازو سے منہ کو رگڑ کر صاف کیا اور چبوترے پہ ہی کھڑا ہو گیا۔ دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیئے اور حلق کے بل چلایا۔بجلیاں زور سے کڑکڑائی تھیں۔ چمگادڑوں کا غول اسکے سر پہ چکر کاٹنے لگا تھا

"ماہان استروط!!!!!"

سیاہ چوغوں میں ملبوس وہ افراد اسکے سامنے سجدے میں گر چکے تھے۔اس نے فاتحانہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔

وہ سرتاپا برہنہ تھا۔اسکے جسم پہ ان گنت سانپ، چھپکلیاں، بچھو اور دوسرے حشرات رینگ رہے تھے۔اسکے جسم کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں تھا۔اسکے کراہیت دلاتے لمبے بازوؤں سے بھی لجلیلے جانور لپٹے ہوئے تھے۔

وہ اس چبوترے سے نیچے اترا تھا۔

مرہان (وہ سیاہ ہیولہ) جلدی سے آگے بڑھا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔وہ اسکے چہرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔جو کوئی اسے دیکھ لیتا تھا، وہ پھر اپنے اندھے ہونے کی خواہش کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ لڑکی۔۔۔۔۔میں اس سے ملنے جاؤں گا۔۔۔۔وہ مجھے چاہیئے۔۔۔۔ہر حال میں۔۔۔۔۔"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تب تک تم اس کے شوہر کو کچھ نہیں کروگے۔"

"جیسا آپکا حکم ماہان استر وط!!!!!"

آئزک گھر لوٹا تو معمول کی خاموشی تھی۔

سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔راہداری سنسان ویران تھی۔اسے ایکدم سے کوفت نے آن گھیرا تھا۔

"یہ کیا پاگل پن ہے؟؟؟"

اس نے جھنجلا کر سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

مردہ زندہ،سچ جھوٹ،کچھ ہے یا نہیں ہے،ہیولہ،جانور،بو،مائیکل صوفیہ۔۔۔۔۔

بس بہت ہوا۔۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر سوئچ پہ ہاتھ مارا تھا۔ایک ایک کر کے اس نے ہر بٹن دبا دیا تھا۔ہر لائٹ جلتی چلی گئی تھی۔وہ آگے بڑھا تھا۔

لاؤنج،ڈرائنگ روم،ڈائننگ۔۔۔اس نے ہر جگہ لائٹیں جلادی تھیں۔یہ کر کے وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا۔صوفیہ ہنوز باتر میں تھی۔بیڈروم بھی اندھیرا تھا۔اس نے ایک ایک کر کے ساری بتیاں روشن کردی تھیں۔صوفیہ نے تڑپ کر لحاف لینا چاہا لیکن وہ اس سے پہلے ہی اسے اٹھا کر فرش پہ پھینک چکا تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے آئزک؟؟؟لائٹیں بند کرو مجھے اچھا نہیں لگ رہا"

وہ غصے سے بولی تھی

"نہیں۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

"میں نے کہا بند کرو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔"

وہ جواباً حلق کے بل چلایا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ آئزک نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی جکڑی تھی۔

"تم ابھی اسی وقت میرے ساتھ باہر چلو گی۔ ڈاکٹر کے پاس۔ ڈیڈ کے پاس۔ ماریا کے پاس۔"

وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوششوں میں تھی لیکن آئزک کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ وہ کسمسا رہی تھی۔

"چلو۔۔۔۔"

اس نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچا تھا۔ وہ بیڈ سے گرتے گرتے بچی تھی

"مجھے چھوڑو۔۔۔ آئزک۔۔۔۔ تم مجھے تکلیف دے رہے ہو۔۔۔۔۔ آئزک۔۔۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا ہے۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اسے گھسیٹتا ہوا نیچے تک لایا تھا۔اس بے تحاشا روشنی میں اسکی آنکھیں چندھیانے لگی تھیں۔اس نے اپنے بال چہرے پہ بکھیر کر آنکھیں ڈھانپ لی تھیں

"یہ روز روز کا پاگل پن آج ختم ہو کر رہے گا۔۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ اسے بازو سے پکڑ کر زبردستی راہداری تک لایا اور بیرونی دروازہ کھولا تھا۔صوفیہ جھک کر اسکے ہاتھ پہ کاٹ لیا تھا۔آئزک کی گرفت اسکی کلائی پہ کمزور پڑتی چلی گئی تھی۔وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا۔وہ چاروں ہاتھوں پیروں سے چھلانگیں مارتی سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔آئزک اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنے کٹے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھا۔

وہ جگہ دور تک سیاہ پڑتی جا رہی تھی۔زخم کے کناروں پہ سیاہ چھوٹے چھوٹے کیڑے رینگنے لگے تھے۔خون کے چھینٹے دور تک پھیل چکے تھے۔

صوفیہ واپس بیڈ روم میں جا کر بند ہو چکی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کوئی قبر تھی جس میں وہ قید تھی۔اتنی تنگ سی جگہ کہ وہ بمشکل ٹانگیں اور بازو سکوڑ کہ گچھم گچھا ہوئی اکڑوں بیٹھی تھی۔ہر طرف اندھیرا تھا۔اتنا زہریلا سیاہ گاڑھا اندھیرا کہ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔اسکی سانوں میں وہ گندی سے باس حلول کر گئی تھی۔اکڑوں بیٹھے رہنے سے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی لہریں اٹھنے لگی تھیں۔

"کوئی ہے؟؟؟؟؟ مدد کرو۔۔۔کوئی ہے؟؟؟؟؟"

تبھی اس نے وہ ننھی سی روشنی دیکھی تھی۔وہ کوئی جگنو تھا۔ننھی سی ٹمٹماتی لو۔۔۔وہ ننھا سا کیڑا تھا جسکے نازک سے پر تھے۔وہ اسکے پاس آتا جا رہا تھا اور اسکی روشنی بڑھتی جا رہی تھی۔آہستہ آہستہ اس ساری جگہ میں تیز روشنی بھر گئی تھی۔

اسی روشنی میں اس نے دور سے نیل کو آتے دیکھا۔وہ مسکراتا ہوا اسکی طرف ہی آرہا تھا۔بلیک سوٹ میں وہ انتہائی وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نیل۔۔۔مجھے بچالے گا۔۔۔ہاں۔۔۔وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔ہاں وہ مجھے ۔۔۔۔۔۔۔"

روشنی میں لالیاں گھلنے لگی تھیں۔نیل نے اس سیاہ ہیولے کا روپ دھارنا شروع کیا تھا۔اسکی آنکھوں سے خون بہنے لگا اور منہ کا سوراخ آہستہ آہستہ بند ہونے لگا۔ماریا نے چلانا چاہا لیکن اسکے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل سکا تھا۔اسکے ہونٹ مضبوطی سے سی دیئے گ ئے تھے۔اس نے ہلنا چاہا لیکن بے سود۔۔۔۔

اس قبر کا فرش رینگتے جانوروں سے بھرنے لگا تھا۔وہ اسکے جسم پہ چڑھ رہے تھے۔ نیل اب مکمل دھواں بن چکا تھا۔

"ماریا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اسکی چیخ سنی اور اس کراہئیت دلاتے جانور کو اپنے چہرے پہ رینگتے محسوس کیا۔

"تم۔۔۔۔۔تم مجھے بچا۔۔۔۔۔مجھے بچا سکتی تھیں۔۔۔۔۔"

وہ جانور اسکی ناک سے اندر گھس چکا تھا۔ وہ شدید تکلیف میں تھی اور چلانا چاہتی تھی لیکن آواز اسکے حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔

تبھی اسکی آنکھ کھلی تھی۔

وہ پسینے میں شرابور اپنے بستر میں لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

اسی دوران اس نے بیل ڈور کی آواز سنی تھی۔

آئزک کا تکلیف کے مارے برا حال تھا۔

وہ دروازہ کھٹکا کھٹکا کر تھک چکا تھا، اسکا ہاتھ لال پڑ چکا تھا لیکن صوفیہ نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔ اس نے تھک کر ہار مانی اور نیچے آیا۔ اسکے کاٹنے سے ہونیوالا زخم اب کہنی کے جوڑ تک پھیل چکا تھا۔ وہ باورچی خانے میں آیا اور فرسٹ ایڈ کا سامان نکالنے لگا۔ وہ ابھی بینڈیج کر ہی رہا تھا جب اس نے قدموں کی آہٹ سنی تھی۔

کوئی باہر تھا۔

اس نے ڈبہ رکھا اور ہولے سے اٹھا۔دبے قدموں چلتا وہ باہر آیا۔لاؤنج پار کر کے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لو تھا جب اسے دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا۔

وہ وہی تھا۔۔۔۔۔۔مائیکل کلارک۔۔۔۔

جینیفر کروز کا قاتل جسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔وہی جس کی لاش انہیں جیل میں ملی تھی۔

وہی مائیکل اب اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"تت۔۔۔۔۔تم زندہ کیسے ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ جلدی سے اترا اور باہر کی طرف بھاگا۔آئزک اسکے پیچھے ہی بھاگا تھا۔

مسلسل۔۔۔۔اسکے پیچھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کے تیور خراب تھے۔بارش زوروں پہ تھی۔وہ اسکے پیچھے بھاگتا رہا تھا۔راستے میں کئی جگہ پھسلن تھی اور وہ گرتے گرتے بچا لیکن پیچھا کرتا رہا۔اسے بس جواب چاہئیے تھا۔وہ کیسے زندہ تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھاگتے بھاگتے تھکنے لگا تھا۔

اسکی سانسیں دھونکنی کی مانند چل رہی تھی۔ہاتھ کے زخم پہ بارش کا پانی تیزاب بن کر لگ رہا تھا۔وہ رکنا نہیں چاہتا تھا لیکن رک گیا تھا۔

اس سے کچھ قدم دور مائیکل بھی رک گیا تھا۔

اسے ہانپتے ہوئے زمین پہ بیٹھے دیکھا تو ہنسا تھا۔

"تم کمزور ہو۔۔۔تم مجھے کبھی پکڑ نہیں سکتے۔۔۔میں آزاد ہوں۔۔۔میں کبھی قید میں نہیں ڈالا جا سکتا۔۔۔کسی کی بھی قید میں نہیں۔۔۔۔۔۔"

آئزک نے سر اٹھایا اور اسے دیکھا

"تم مر گ ئے تھے"

وہ ہنسا۔دور آسمان پہ بجلی چمکی تھی

"ہاں لیکن وہ موت تو شروعات تھی۔اس زندگی کی شروعات جہاں کوئی موت مجھے چھو نہیں سکتی۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"صوفیہ۔۔۔۔۔۔۔کیا وہ بھی مر چکی ہے؟؟؟؟؟"

وہ بنا جواب دیئے پلٹ گیا

"جواب دو۔۔۔۔۔۔۔"

آئزک پیچھے سے چلایا تھا

"جواب دو۔۔۔۔۔کیا وہ مر چکی ہے؟؟؟؟؟؟"

"اسی سے پوچھو۔۔۔۔سارے جواب اسی کے پاس ہیں۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بنا جواب دیئے چلتا ہوا اندھیرے میں غائب ہو گیا تھا۔آئزک اس برستی بارش میں سڑک کے عین بیچوں بیچ اکیلا بیٹھا رہ گیا تھا۔

تھکاماندا۔۔۔۔ہارا ہوا۔۔۔۔۔۔بے بس سا۔۔۔۔۔

\-----------------------------------

ماریا نے آنیوالے کو حیرت سے دیکھا تھا۔

"کون؟؟؟؟؟؟"

وہ بارش میں سر پہ چھتری تانے کھڑا تھا۔بارش تڑتڑ اس پہ برس رہی تھی۔اسکی بات پہ اس نے جھکا سر اٹھایا تھا اور اسے دیکھا۔اسکا چہرہ ابھی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارا مسیحا ہوں لڑکی"

وہ کچھ سمجھ نہیں سکی تھی

"کیا میں آپکو جانتی ہوں سر؟؟؟؟؟"

وہ ہنس دیا

"میں تمہیں اپنے بارے میں ہی تو بتانے آیا ہوں۔ تمہیں اپنا بنانے آیا ہوں۔"

ماریا نے آگے ہو کر اسے دیکھنا چاہا تھا

"کیا تم نے کبھی خواب میں وہ محل دیکھا ہے؟؟؟؟"

"کونسا محل؟؟؟؟"

"میرا محل؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

الٹے سیدھے خواب تو وہ کئی دن سے دیکھ رہی تھی

"تم حقیقت میں وہ سب دیکھنا چاہو گی ماریا؟؟؟؟"

وہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں میرا نام کیسے پتہ ہے؟؟؟؟؟"

وہ پھر سے ہنس پڑا تھا۔ماریا کو غصہ چڑھنے لگا تھا

"اوہ ہیلو مسٹر جو بھی تم ہو، پہلیاں کیوں بجھوا رہے ہو؟؟؟؟سیدھی طرح بتاؤ کہ تم کون ہو ورنہ میں جارہی ہوں اندر"

وہ دو قدم آگے بڑھا تھا۔

آسمان پہ بجلی چمکی تھی۔ہوا کے تیز تھپیڑے میں اس نے چھتری چھوڑ دی تھی۔ اپنے سر پہ رکھی ہڈ اتار دی تھی۔

"میں وہی ہوں جسکی تمہیں تلاش ہے۔۔۔۔جس کے بارے میں تمہیں جاننا ہے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کک۔۔۔۔۔کون؟؟؟؟؟؟"

بادل زور سے گرجے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"استروط"

وہ قبرستان تھا۔

دور تک پھیلی سناٹے کی اندھیر چادر کو بارش کا شور ریزہ ریزہ کر رہا تھا۔ وقفے وقفے سے بادل گرجتا تھا اور سیاہ آسمان بجلی چمکنے سے کئی حصوں میں منقسم ہو جاتا تھا۔

آئزک اندازے سے چلتا، قبروں کے درمیان راستہ بناتا، موبائل کی فلیش لائٹ میں دیکھتا اس قبر تک پہنچا تھا۔

"صوفیہ آئزک"

کتبے پہ درج نام اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ چند سوکھے پھولوں کے گلدستے تیز بارش میں بہہ کر کیچڑ بن چکے تھے۔ وہ بہت دیر تک کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر وہ کدال اٹھالی جو وہ اپنے ساتھ لیکر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

فضامیں دور تک اسکی کدال کے زمین سے ٹکرانے کی آواز گونجتی تھی۔وہ تکلیف کی شدت پہ غلبہ پاتے ہوئے اس قبر پہ کدالیں برسا رہا تھا۔اسکا سارا لباس بارش کے پانی میں شرابور تھا۔سفید شرٹ جسم سے چپک چکی تھی جس پہ جابجا خون اور مٹی کے دھبے تھے۔دائیں ہاتھ پہ وہ زخم تازہ ہو چکا تھا۔اس میں سے پھر سے خون بہنے لگا تھا لیکن وہ بس اپنا کال کرتا رہا تھا یہاں تک کہ کدال اس تابوت سے ٹکرایا تھا۔

اس نے دو تین بار اور شدت سے چوٹ کی۔لکڑی ٹوٹ گئی تھی۔ایک تعفن کا جھونکا آیا تھا۔اس نے موبائل کا فلیش سیدھا کیا اور اندر روشنی ڈالی۔

وہ لاش بدہیئت ہو چکی تھی۔کیڑے مکوڑے اسکا بیشتر حصہ کھا چکے تھے۔وہیں اس نے وہ گھڑی دیکھی تھی۔

وہ گھڑی جو اس نے صوفیہ کو شادی کے تحفے کے طور پہ دی تھی۔

وہ تھکے تھکے انداز میں ٹوٹی قبر کے پاس گرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تت۔۔۔۔۔تم کیوں آئے ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ کئی قدم پیچھے ہٹی تھی

"کک۔۔۔۔۔کون ہو تم؟؟؟؟انسان، شیطان، کوئی جن؟؟؟؟؟ کیا ہو؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ ہنسا تھا

"میں دوا ہوں ہر درد کی۔ تمہارے دکھوں کی۔ تکلیفوں کی۔میں شروعات ہوں اچھے دنوں کی۔اور مجھے غور سے دیکھو، میں آغاز ہوں ایک نئی زندگی کا، ہر دکھ اور تکلیف سے دوری کا، ہاں۔۔۔۔۔میں دیوتا ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتے ہیں ماہان استروط۔۔۔۔۔"

ماریا کانپنے لگی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم چلے جاؤ۔۔۔۔۔۔مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔جاؤ"

اسے وہ تیز بو آنے لگی تھی۔جوں جوں وہ نزدیک آتا جارہا تھا،اسکا دل بے قابو ہورہا تھا

"میں اُسے ٹھیک کرسکتا ہوں،تمہارے شوہر کو۔۔۔۔۔اگر تم چاہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

وہ گھر لوٹا تو خلافِ معمول ساری راہداری میں دور تک موم بتیاں روشن تھیں۔وہ حیرانی میں گھرا اندر آیا۔لاونج میں رکھا موم بتیوں کا سٹینڈ سجا ہوا تھا۔سارے میں زرد زرد سی ملگجی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔اسکی نظر خودبخود سیڑھیوں کی طرف اٹھی تھی۔

وہ وہاں تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب سے اوپری سیڑھی پہ۔۔۔۔

سیاہ ساڑھی اور سلیولیس بلاؤز میں ملبوس اسے مسکرا کر دیکھتی ہوئی۔

"میں کب سے تمہارے انتظار میں تھی آئزک"

اسے ہی دیکھتی ہوئی وہ سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔وہ بلاشبہ بہت حسین نظر آرہی تھی۔اسکے بال سلیقے سے جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔جوڑے میں کان پاس بڑا سا سیاہ گلاب لگا ہوا تھا۔اسکے گلے میں سیاہ ہی نیکلس تھا جس میں پڑے سیاہ موتی شعلوں کی روشنی میں دمک رہے تھے۔وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔اسکے وجود میں سے تیز پرفیوم کی خوشبو آرہی تھی۔

"تم کہاں تھے آئزک؟؟؟یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے ڈارلنگ؟؟؟؟اف یہ زخم۔۔۔۔۔"

اس نے آہستگی سے اسکا ہاتھ چھوا۔آئزک کے منہ سے کراہ نکل گئی

"مجھے معاف کردو جان۔۔۔۔میں بلاوجہ اتنا بھڑک گئی۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔
مجھے بس غصہ آگیا تھا۔۔۔۔۔"

آئزک نے اسے بغور دیکھا تھا۔

"یہ سب کیا ہے صوفیہ؟؟؟؟؟"

وہ ایک ادا سے مسکرائی اور اسکے چہرے پہ ٹھہری بارش کی بوندیں اپنی انگلی پہ لی تھیں

"ایک نئی شروعات۔۔۔۔۔۔میرا ساتھ دوگے؟؟؟؟"

"کیا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں؟؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اسکی ناک کی پھننگ کو چھوا تھا۔

"چلو۔۔۔۔ابھی، یہیں سے ایک نیا آغاز لیتے ہیں۔۔۔۔چلو ڈانس کرتے ہیں۔۔۔۔۔میں تمہارا فیورٹ گانا گاتی ہوں"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موسیقی بجنے لگی تھی۔

وہ اسکے قریب آگئی تھی۔اسکا ایک ہاتھ اپنے کندھے پہ اور دوسرا اپنی کمر کے گرد حمائل کیا تھا۔وہ اسکے ساتھ ساتھ رقص کرنے لگا تھا۔

"ہماری زندگی کتنی خوبصورت رہی ہے ناں آئزک۔میں اور تم۔یہ بہت خاص رہا ہے۔ہمیشہ۔میں تم سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔کبھی بھی نہیں۔۔۔ "

اس نے اسکے سینے سے لگ کر کہا تھا

"دنیا۔۔۔بیماری۔۔۔موت۔۔۔ہمیں کچھ جدا نہیں کر سکتا آئزک۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

آئزک نے چہرہ نیچے کر کے اسے دیکھا تھا۔وہ اسکے سینے سے لگی، سر اٹھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں دور کہیں لالیاں اڈنے لگی تھیں۔آئزک نے اسکے سیاہ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو چھوا تھا۔

"تم ایک وہم ہو میری جان۔۔۔ایک حسین مفروضہ۔۔۔"

صوفیہ کے ماتھے پہ شکنیں پڑنے لگی تھیں

"تمہیں یہ سب فریب لگتا ہے؟؟؟؟؟"

وہ اسکے چہرے کے اور نزدیک ہوا تھا۔اسکی سانسیں اسکے چہرے پہ پڑنے لگی تھیں۔آئزک کے ہاتھ اسکی کمر پہ رینگ رہے تھے۔

"تم نے مجھ سے ہمیشہ جھوٹ بولا ہے صوفیہ۔ابھی بھی وہی کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

"آئزک نہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ لرز گئی تھی اسکے لہجے کی ٹھنڈک پہ۔وہ مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں صوفیہ ہوں۔۔۔۔تمہاری صوفیہ۔۔۔۔"

آئزک کے ہاتھ رینگتے ہوئے اسکی گردن تک پہنچ چکے تھے۔

"آئزک نہیں۔۔۔۔۔۔پلیز نہیں۔۔۔۔۔میرا اعتبار کرو۔۔۔۔ہم دونوں ہمیشہ تک ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔۔۔۔"

اسکا چہرہ ترخنے لگا تھا۔

😈👿😈👿😈👿

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(ساتویں قسط)

(سیکنڈ لاسٹ)

👿😈👿😈👿😈👿😈

وہ بڑا خوبصورت قطعہ زمین تھا۔

اونچے اونچے سنگلاخ پہاڑ تھے۔نیلے، سرمئ اور سفید پہاڑ جنکی چوٹیاں آسمان تک اونچی تھیں۔ بادل انکے پاس تیرتے رہتے تھے۔انہی پہاڑوں کے دامن میں وہ قلعہ آباد تھا۔

بیش بہا قیمتی پتھروں اور ہیروں سے بنا ہوا وہ اونچا محل جسکی بلند فصیلیں تھیں اور انتہائی خوبصورت دروازے تھے۔اس قلعے کے اندر ایک جہان آباد تھا۔

دیوتا استروط کا جہان۔۔۔۔

اسے خواہش کا دیوتا مانا جاتا تھا۔چاہ پہ اسکی گرفت تھی۔وہ کسی کے بھی کاش کو حقیقت کر سکتا تھا۔

اسکا دربار کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔اس وسیع و عریض راہداری کے اس پار اسکا تخت تھا جس پہ وہ اپنی قیمتی اور خوبصورت پوشاک میں ملبوس براجمان رہتا تھا۔اپنی وجیہہ زلفوں میں انگلیاں چلاتا، سیاہ روشن آنکھوں سے ملاقاتیوں کو دیکھتا،اپنی مسکان

سے دل چیرتا، وہ دیوتا استروط ان سب کو دیوانہ کر دیتا تھا۔اس محل میں پھیلی وہ میٹھی سی مہک ہر ایک کو اپنا اسیر کر لیتی تھی۔

آج بھی وہ اپنے دربار میں موجود تھا۔ تخت پہ تمکنت سے بیٹھا سوالیوں کی خواہشات سن کر تکمیل کرتا جا رہا تھا۔

"ماہان استروط!!!!"

آنیوالا اسکے سامنے سجدے میں گر چکا تھا۔

"بول! کس شے کی خواہش تجھے یہاں لیکر آئی ہے؟؟؟اور یہ بھی یاد رکھنا،اس خواہش کے ملنے کے بعد تجھے ساری زندگی میرا غلام بن کر رہنا پڑے گا"

سائل نے سر نہیں اٹھایا تھا

"میری خواہش بہت بڑی ہے ماہان استروط"

وہ ہنس پڑا

www.novelsclubb.com
NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرے اختیار سے پرے کوئی چاہ نہیں ہے بیوقوف! مانگ۔۔۔۔ ہمیشہ تک کی زندگی، ہمیشہ تک کی صحت، ہمیشہ تک کی دولت، ہمیشہ تک کی خوشی؟؟؟؟؟؟"

اب کہ سائل نے سر اٹھایا تھا

"اس میں سے کچھ بھی نہیں چاہئیے۔۔۔۔۔"

"پھر تیری کیا خواہش ہے؟؟؟؟؟"

وہ ایک ثانیے کو رکا تھا

"پارُوشے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!"

"دیکھ مجھے وہ شرٹ ہر حال میں چاہئیے۔ وہ میری پینٹ کے ساتھ میچ کھاتی ہے"

"ہرگز نہیں۔"

ڈیوڈ نے صاف کورا انکار کیا تھا۔

"وہ شرٹ میں پہنوں گا آج رات کی پارٹی میں۔ صوفیہ کو میں اس میں اچھا لگتا ہوں
"

مائیکل استہزاء سے ہنسا

"صوفیہ ؟؟؟اور تو؟؟؟؟بیٹا اپنی اوقات میں رہ۔۔۔سنا تو نے ؟؟؟؟؟؟"

جواباً وہ بھی ہنسا تھا

"اوقات میں تُو بھی رہ مائیکل۔وہ شرٹ بھی میری ہے اور صوفیہ بھی۔اور اپنی چیز میں اتنی آسانی سے کسی کو نہیں دیتا"

مائیکل دو قدم چل کر اسکے نزدیک ہوا تھا۔

"ایک بات تو بھی سن لے۔میں نے آج تک جس شے کی بھی چاہ کی ہے، اسے ہر حال میں حاصل بھی کیا ہے۔مجھے اپنی کوئی بھی خواہش ادھوری نہیں چاہیئے۔ سمجھا۔۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کہہ کر کمرے میں رکا نہیں تھا۔

اسی شام جب ڈیوڈ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا تو دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔

اس نے دروازہ کھولا تو مائیکل نے اسے یکدم اندر کو دھکا دیا تھا۔ وہ اس یکدم کے حملے کے لیئے تیار نہیں تھا تو فرش پہ جا پڑا۔ مائیکل نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور اسکی طرف بڑھا۔

"تُو۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے۔۔۔۔"

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مائیکل جیب سے وہ چاقو نکال چکا تھا۔

"تجھ سے کہا تھا وہ شرٹ مجھے چاہیئے"

اس نے جھک کر اسکے پیٹ پہ دور تک چاقو مارا تھا۔ شرٹ پہ کٹ لگتا چلا گیا اور خون کے نشان دور تک پھیلتے چلے گئے۔ ڈیوڈ چلایا تھا۔

"مت چلا۔۔۔ کوئی نہیں آنے والا۔ سب پارٹی میں جا چکے ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے ایک اور وار کیا اور سینے کو ادھیڑ دیا تھا

"چہ چہ۔۔۔۔کیا فائدہ ہوا ڈیوڈ؟؟؟شرٹ تو تیری بھی نہیں رہی۔۔۔۔۔۔پیار سے مان جاتا تو اچھا نا رہتا؟؟؟کم از کم زندہ تو رہتا۔۔۔۔۔"

وہ درد سے چلا رہا تھا۔مائیکل نے افسوس سے اسے دیکھا اور ہنسا

"اب پارٹی میں، میں جاؤں گا اور صوفیہ کے ساتھ ڈانس بھی میں کروں گا۔۔۔۔ ریسٹ ان پیس برو۔۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر مڑنے کو تھا جب ڈیوڈ یکدم اٹھا اور اسکی مٹھی میں دبا چاقو چھینا۔وہ اس اچانک کی افتاد پہ چونک کر مڑا۔اتنے میں ہی ڈیوڈ نے چاقو سے اسکے چہرے پہ حملہ کیا تھا۔مائیکل کی داہنی آنکھ کے نیچے گال تک کٹ لگ گیا تھا۔خون کی ایک لکیر سی اسکی گردن تک بہہ نکلی تھی۔مائیکل نے درد پہ قابو پا کر لمبی سانس بھری اور اسکو دھکا دیا۔وہ زخمی تو پہلے ہی تھا۔وہ اس پہ جھکا اور اسکے کٹے ہوئے سینے میں اپنا ہاتھ

گھسادیا۔ ڈیوڈ بلبلا اٹھا تھا۔ وہ اسکی پرواہ کیئے بغیر اندر تک ہاتھ گھسا کر اسکا دل کھینچ چکا تھا۔

ڈیوڈ کے منہ سے خون کا فوارہ پھوٹا اور مائیکل کا چہرہ خون سے بھر گیا۔ وہ جنونیوں کی طرح دانت بھینچے اسکو نوچ رہا تھا۔

"وہ میری ہے۔۔۔۔وہ بس میری ہے۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ بس۔۔۔۔"

وہ سفید خوبصورت پرندہ اڑتا ہوا اونچے پہاڑوں سے گزرا تھا۔ اسکے مضبوط پر تھے، اونچا سر اور خوبصورت آنکھیں۔ وہ اڑتا ہوا قلعہ کی اونچی فصیل کو پار کر کے اندر داخل ہوا تھا۔ دربار کا بیرونی دروازہ بند تھا۔ اسے دیکھ کر دربان نے دروازہ کھولا دیا۔ وہ اڑتا ہوا، سیدھا راہداری سے گزرتا ہوا استروط کے تخت کے سامنے اترا اور یکدم سے وہ اس انسان میں تبدیل ہو گیا تھا۔

وہ سفید چوغے میں ملبوس تھا جس نے اسے سر تا پاڈھکا ہوا تھا۔ وہ دیوتا استروط کے سامنے دو زانو ہوا

"بولو مرہان ! کیا خبر لائے ہو ؟؟؟؟"

"ماہان استروط !!!! وہ دیوی ہے۔ پارُوشے۔۔۔۔"

اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"وہ خواہ کوئی بھی ہو، کیا اسے یہ نہیں پتہ کہ خواہش کے دیوتا نے اسے کسی کو سونپ دیا ہے ؟؟؟؟"

مرہان نے ادب سے سر جھکایا

"گستاخی معاف ماہان استروط ! لیکن وہ کسی کا حکم نہیں مانتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں آزاد ہے۔ وہ کہتی ہے اسے کوئی کسی کا نہیں کر سکتا جب تک وہ خود نا چاہے۔ اسے کوئی زیر نہیں کر سکتا۔ وہ ہر کسی کی خواہش تو ہو سکتی ہے لیکن ہر کسی کی دسترس میں نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

استروط قہر سے غرایا تھا

"اسکی اتنی مجال کہ ایک دیوتا کے حکم کو ٹال دے۔"

مرہان ادب سے بیٹھا رہا تھا

"کہاں ہے وہ؟؟؟؟؟میں اسکا سارا غرور پاش پاش کر دوں گا"

تاحدِ نگاہ سبزے کا مخملیں قالین بچھا ہوا تھا۔دور تک تنا نیلا آسمان جس میں روئی کے گالوں ایسے بادل تیر رہے تھے۔یہ اونچے اونچے پیڑ جن کی گھنی ڈالیوں میں سے سورج کی زرد زرد کرنیں چھن چھن کر زمین تک آ رہی تھیں۔ان میں بیٹھے خوبصورت پرندے اپنی خوش الحان آوازوں میں ملہاریں گاتے تھے۔وہاں کیارے پھولوں سے لدے پودوں سے بھرے ہوئے تھے۔رنگا رنگ تتلیاں ان پہ منڈلاتی رہتی تھیں۔دلکش رنگوں سے سجے یہاں وہاں رقصاں تھے۔

اسی جگہ ایک طرف وہ لکڑی کی بنی جھونپڑی تھی جسے پھولدار بیلوں نے ڈھک رکھا تھا۔اس پہ میوہ دار درختوں کا سایہ تھا۔

تبھی دروازہ کھلا تھااور وہ دیوی باہر نکلی تھی۔

اسکے دودھیا حسین پاؤں گھاس پر پڑے تھے تو وہ جھوم اٹھی تھی۔ہوا کے نرم سے جھونکے نے اسکے بالوں کو شانوں پہ بکھیر دیا تھا۔وہ اسکی اس چھیڑ خانی پہ کھلکھلا اٹھی تھی۔

وہ پارُوشے تھی۔

سب اسے محبت کی دیوی کہتے تھے۔

وہ اپنی مرضی میں آزاد تھی۔اس پہ کسی کا زور نہیں چلتا تھا۔وہ جس کو چاہتی چُن لیتی اور جسے چاہتی دھتکار دیتی تھی۔

اس بیلے سے کچھ دور، جھاڑیوں میں چھپے استر وط نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ خاموش سی سر جھکائے بینچ پہ بیٹھی تھی۔

وہ ساری شام بھی تو اداس سی تھی۔ڈوبتے سورج کی زرد اور نارنجی کرنیں بھی روئی روئی سی تھیں۔

مائیکل نے کینوس پہ رنگ بکھیرنے شروع کیئے تھے۔اسکے چہرے کی داہنی طرف پٹی میں مقید تھی۔وہ ہر شے بھلا کر بس پوری توجہ سے وہ منظر پینٹ کرتا جارہا تھا۔

ڈوبتا سورج۔۔۔۔وہ روشنیاں۔۔۔۔وہ بینچ۔۔۔۔اس پہ اداس سی صوفیہ۔۔۔۔
اسکی صوفیہ۔۔۔۔بس اسکی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تو وہ تم ہو جس نے ایک دنیا کو دیوانہ کر رکھا ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ آواز پہ چونکی اور پلٹ کر دیکھا۔اسکی سبز آنکھوں میں تحیر اترا تھا۔استر وط چلتا ہوا اسکی طرف ہی جا رہا تھا

"میں نے بس داستانیں سنی ہیں۔ایک دیوی جو ایسی حسین ہے کہ اسکی چاہ میں لوگ اپنا آپ قربان کرنے کو تیار ہیں۔وہ ایسی مغرور ہے کہ اسکی مرضی کے بغیر ہوا کو بھی چلنے کی اجازت نہیں۔"

"یہاں اجنبیوں کو آنے کی اجازت نہیں"

وہ بولی تو گویا اس بیلے میں گھنٹیوں کی جلترنگ سی گونج اٹھی۔دیوتا استر وط مسکرا دیا

"اجازت ہی تو مانگنے آیا ہوں۔کیا آپکو پانے کی خواہش کر سکتا ہوں؟؟؟؟؟؟"

"میں انکار کر دوں تو؟؟؟؟؟"

پاڑوشے نے ایک ادا سے اسے دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو میں یہیں ایک کونے میں ڈیرے ڈال لوں گا۔دن رات تپسیا کروں گا۔قربان ہو جاؤں گا کہ کم از کم اتنا تو حق مجھے ملنا ہی چاہئیے"

اسکی باتیں بہت خوبصورت تھیں۔وہ ایسی باتوں پہ ایمان لے آیا کرتی تھی۔وہ دیوی بیوقوف تھی کہ فریب کی بو نہیں محسوس کر پاتی تھی۔اسکا دل جب کسی کے لئیے دھڑکنے لگتا تھا تو وہ آنکھیں میچ لیا کرتی تھی۔

"وہ تمہارے قابل نہیں تھا صوفیہ! وہ بدکردار لڑکا تھا۔اس نے تم سے محبت کے جتنے دعوے کئیے ہیں،وہ سب وہ کالج کی ہر لڑکی سے کر چکا تھا۔کسی سے بھی پوچھ لو۔ڈیوڈ پارکر کا کریکٹر انتہائی غلیظ تھا"

www.novelsclubb.com

مائیکل نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

"تم جیسی لڑکی اس کے لئیے روئے،وہ یہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔اس نے جو جو گناہ کئیے ہیں،اس کے بعد موت بہت آسان سزا تھی"

صوفیہ نے ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھا۔وہ محبت بھری مظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ دیوی اسکی باتوں سے سکھ پانے لگی تھی۔

وہ اس کی جھونپڑی میں آبسا تھا۔وہ وہاں گھنٹوں تک باتیں کیا کرتے تھے۔اس دیوتا کی باتیں دل موہ لیتی تھی۔وہ اسے بتاتا کہ وہ کتنی حسین ہے، کسی خوبصورت ہے۔۔۔وہ اسکی تعریفیں کرتا اور وہ پاگل ہوتی جاتی۔وہ خود بھی تو کیسا شاندار تھا۔وہ جب اسکے ساتھ پھول چُننے جاتی تھی تو اکثر اسے ہی دیکھتی رہتی تھی۔وہ جب کسی بات پہ مسکراتا تھا تو وہ تھم سی جاتی تھی۔وہ موروں کو رقص کرتا دیکھتی تو اسکا دل چاہتا اس دیوتا کا ہاتھ پکڑے اور ان کے ساتھ ساتھ جھومے۔

وہ خواہش کا دیوتا استر وط تھا۔وہ جو چاہتا تھا، پالیتا تھا۔اس نے پاڑ وشے کو اپنا کر ہی لیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بالکل ویسے ہی جیسے وہ تھا۔

مائیکل کلارک۔۔۔۔۔

صوفیہ کو اسکے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگنے لگا تھا۔اسکی باتیں اسے بہت میٹھی لگتی تھیں۔اسکا اسے پینٹ کرنا،اسے دیکھنا۔۔۔۔وہ سب۔۔۔۔

بہت ساری باتیں ایسی بھی تھیں جن پہ وہ ٹھٹھک سکتی تھی لیکن میں نے کہاناں،
جب اسکا دل اسکے لئیے دھڑکتا تھا تو وہ آنکھیں میچ لیتی تھی۔

محبت کی وہ دیوی اندھی نہیں تھی،اسکی محبت اندھی تھی۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

استروط نے اسے اپنے قلعے کے بارے میں بتایا تھا۔وہ اونچے پہاڑ جہاں دیوتا رہتے تھے۔وہ خوبصورت دربار اور ہیروں سے تجا تخت۔وہ مرعوب نہیں ہوئی تھی۔وہ تو اسکے ساتھ اس بیلے میں ہی خوش تھی۔وہ اسکے ساتھ تو ہمیشہ تک کی زندگی گزار سکتی تھی۔

یہ خواہش کے دیوتا کے منصوبے کا حصہ نہیں تھا۔اسے تو لگا تھا وہ اسے ساتھ لے جائے گا اور اس سوالی کو سونپ دے گا۔اسے تو بس اسے زیر کرنا تھا کہ وہ کسی کی خواہش پہ ناں نہیں کر سکے۔۔۔۔

باقی تو دور کی بات تھے،وہ تو چاہ کے دیوتا کی خواہش پہ ناں کہہ رہی تھی۔

اب بس بہت ہو گیا تھا۔۔۔۔اسکی خواہش اب بے قرار ہو گئی تھی۔

مائیکل اس دن اس سے ملنے ہاسٹل آیا تھا۔وہ کمرے میں اکیلی ہی تھی۔جینیفر ابھی کلاس لیکر لوٹی نہیں تھی۔

وہ عام طور پہ اسکے ہاسٹل نہیں آتا تھا تو وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔

"تم سے ملنے کی خواہش تھی۔دل کیا تو چلا آیا"

وہ نشے میں تھا۔صوفیہ نے چاہا اسے اندر آنے سے روکے لیکن وہ گھستا چلا آیا تھا۔

جیسے اس جھونپڑی میں استروط نے زبردستی دھاوا بول دیا تھا۔ محبت کی دیوی پاڑوشے اپنے بستر پہ تھی۔ اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔ دل ویسے نہیں دھڑکا تھا جیسے ہمیشہ دھڑکتا تھا تو اب آنکھیں بھی کھلی رہی تھیں۔

"مائیکل تمہیں جانا چاہئیے۔۔۔۔۔ ہم بعد میں ملیں گے۔۔۔ ابھی تم نشے میں ہو۔۔۔۔۔"

اس نے صوفیہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔ وہ مرد کی گرفت تھی۔ وہ اس میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔

"میں بس خواہش کرنا جانتا ہوں اور اسے پورا کرنا۔۔۔ چاہے جو بھی ہو، جیسے بھی ہو۔۔۔۔۔"

استروط نے اسکی باریک پوشاک پھاڑ ڈالی تھی۔ اسکے اندر کا دیوتا شیطان بن چکا تھا۔

"مائیکل پلیز۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔"

صوفیہ رونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

محبت کی دیوی کے آنسو موتی بن بن کر بکھر نے لگے تھے۔وہ اس پہ رحم نہیں کر رہا تھا۔وہ اس پہ حاوی ہوتا جارہا تھا۔اسکی چیخیں نیلے آسمان میں دور تک پھیل گئ تھیں۔

باہر سبزے پہ رقصاں مور رونے لگے تھے۔

"مائیکل پلیز نہیں۔۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے اسے خوف آرہا تھا۔اسکی سانسوں سے گِھن آنے لگی تھی۔

"تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں؟؟؟؟ پتہ بھی ہے تمہارے لیئے میں نے کیا کیا کیا ہے؟؟؟ نہیں ڈارلنگ۔۔۔۔تم میری خواہش اور میں جو چاہتا ہوں اسے حاصل کر کے دم لیتا ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکے شرٹ وہ پھاڑ چکا تھا۔اسکا ٹراؤزر دھجیوں میں بدلنے لگا تھا۔وہ کسی بھوکے جانور کی طرح اس پہ ٹوٹ پڑا تھا۔اسکا منہ دبائے،چیخوں کو قید کیئے وہ اپنی کرتا گیا تھا۔

بہت دیر تک۔۔۔۔جب تک دل کرتا رہا۔۔۔۔جب تک خواہش کی آگ سلگتی رہی۔۔۔۔وہ اپنی کرتا رہا۔۔۔۔۔۔

پاروشے سسکتی رہی۔پرندے سہمے رہے تھے۔

جینیفر کلاس لیکر معمول کے مطابق لوٹی تھی۔اسکے پاس چابی ہوتی تھی باہر کے دروازے کی۔اس نے معمول کے مطابق دروازہ کھولا اور اندر آئی۔

سامنے کا منظر اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔

مائیکل صوفیہ کا ریپ کر چکا تھا۔وہ تھر تھر کانپتی، نیم بے ہوشی کے عالم میں وہاں بستر پہ پڑی تھی۔ مسلی ہوئی چادر پہ جا بجا خون کے دھبے تھے۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ ٹھٹھک گیا تھا۔

جینیفر نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور دوسری صوفیہ پہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"درندے۔۔۔۔تم نے کیا کیا اِسکے ساتھ؟؟؟؟؟"

وہ غصے سے چلائی تھی۔مائیکل کا نشہ اب ہرن ہونے لگا تھا

"مم۔۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔جینی میری بات۔۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی باہر کو دوڑنے کو تھی جب مائیکل نے وہ گلدان اٹھا لیا تھا۔

آو دیکھا نا تاؤ اور اسکے سر کا نشانہ لیا۔۔۔۔۔

صوفیہ کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی۔جینیفر کسی کٹے درخت کی طرح فرش پہ آ گری تھی۔دور تک خون کا تالاب سا بن رہا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

استروط واپس اپنے قلعے پہ آچکا تھا۔

وہ بے تحاشا خوش تھا۔کوئی ایسا نہیں تھا جس پہ وہ غلبہ نا پا سکتا ہو۔وہ کسی بھی شے کو زیر کر سکتا تھا۔چاہے وہ کوئی خود سر دیوی ہی کیوں نا ہوتی۔

اس دن وہ اپنے دربار میں تخت پہ براجمان تھا جب اسے مرہان نے اطلاع دی تھی۔

"دیوتا آپ سے ناراض ہیں۔ آپ نے انکی لاڈلی دیوی کو پامال کیا ہے۔ وہ ہر قسم کی فوج کے ساتھ آپ پہ دھاوا بولنے کو ہیں"

مائیکل کلارک اپنے کمرے میں تھا جب بیرونی دروازہ زور سے کھٹکا تھا۔ مسلسل۔۔۔۔۔ وہ حیران سا دروازے تک آیا تھا۔ سامنے پولیس آفیسر ہتھکڑی لئیے کھڑا تھا۔

"یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے استر وط۔ دیوتا کسی اور دیوتا یا دیوی پہ یوں قابو نہیں پاسکتا اور وہ بھی پاڑو شے۔۔۔۔۔ تمہیں اس کی سخت سزا ملے گی"

مائیکل کو پولیس والے گرفتار کر کے لے جا رہے تھے۔

"تمہیں جینیفر کروز کے مرڈر کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ تمہارے خلاف گواہ موجود ہے۔ مس صوفیہ۔۔۔۔ انہوں نے اپنی سٹیٹمنٹ جمع کروادی ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طاقت کے دیوتا نے اسکے قلعہ کو مسخ کر دینے کا حکم دیدیا تھا۔آن کی آن میں اس محل کی اونچی فصیلیں کھنڈرات میں بدل گئی تھیں۔

"میں دیوتا ہوں۔خواہش کا دیوتا۔کیا فائدہ اگر میں اپنی خواہشات کو مکمل کرنے کا اختیار نا رکھوں"

"تمہاری خواہش کسی کی ناں سے بڑھ کر نہیں ہے۔تمہاری خواہش کسی اور کی خواہش سے بڑھ کر نہیں ہے۔یہ ایسے کام نہیں کرتا"

"میں سب کر سکتا ہوں"

وہ سب کر سکتا تھا۔یہ گھمنڈ تھا۔اسکے پاس فوج تھی۔وہ لڑ سکتا تھا۔وہ اور اسکی فوج پہاڑوں میں جنگ کے لئیے تیار ہو گئے تھے۔دیوتاؤں کی جنگ۔۔۔۔۔

وہ جنگ جو کئی سو سال تک جاری رہی تھی۔ مسلسل۔۔۔۔بنا رکے۔۔۔۔

وہ آگ کے دیوتا کے سامنے برف کی دیوار کی خواہش بنا کھڑا رہا۔ سردی میں گرمی کی خواہش کیئیے رکھی۔ ہار کے لئیے جیت کی چاہ رکھی۔ وہ سب دیوتا پہ بھاری رہا تھا۔ وہ بنا تھکے، بنا رکے، بنا جھکے لڑتا رہا تھا۔۔۔

دیوتاؤں کے وار خالی جاتے رہے،

وہ بس ایک خواہش سے سب کرتا رہا۔۔۔ لڑتا رہا۔۔

مائیکل کلارک کا کیس لڑا جاتا رہا۔ کئی مہینوں تک۔۔۔ صوفیہ نے اس پہ صرف قتل کا الزام لگایا تھا اور سب میں یہ پھیلا دیا تھا کہ اس نے جینیفر کا ریپ کیا تھا۔ اسے اپنی عزت بھی تو پیاری تھی۔

تو جنگ جاری رہی۔۔۔ کئی سو سال تک۔۔۔

سب دیوتا تھک گۓ تھے۔ وہ اسکے سامنے پسپا ہونے لگے تھے۔ وہ ان سب پہ بھاری تھا۔ اس دن آخری وار کے مقابلے میں اسکے سامنے پاڑوشے آگئی تھی۔

محبت کی دیوی۔۔۔۔۔

جو انتقام پہ اتر آئی تھی۔

کمزور۔۔۔۔اکیلی۔۔۔۔بیمار۔۔۔۔لیکن بہادر۔۔۔۔۔

اس دن کورٹ میں آخری گواہی دینے صوفیہ ہی پہنچی تھی۔وہ سب سے اہم گواہی۔اسکی کسی دھمکی کو خاطر میں نالاتے ہوئے۔۔۔۔۔

پاڑوشے نے آخری وار کیا تھا۔

نفرت کا وار۔۔۔۔۔۔

استروط حق دق رہ گیا۔

وہ اس وار کو زائل کرنے کے لیئے محبت نہیں لا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مائیکل کلارک کو پھانسی کی سزا سنائی جاتی ہے"

نفرت کی آگ نے استروط کا اسکا سارا جسم جلا دیا تھا۔اسکے بدن پہ آبلے ابھر آئے تھے۔ان میں سنڈیاں پڑ گئی تھیں۔اگلی بار میں نفرت نے زہر اگلا اور وہ سانپ اور

بچھو پیدا ہو گئے۔ وہ اسکے جلے ہوئے برہنہ جسم سے چمٹ گئے تھے۔ پھر نفرت نے لعنت بھیجی۔ وہ لعین چھپکلیاں، کراہیت آمیز حشرات اس پہ طاری ہو گئے۔ پھر نفرت کا وہ تیزاب آیا۔ اسکی آنکھیں گالوں تک بہہ نکلی تھیں۔ اسکی ناک ریزہ ریزہ ہوتی چلی گئی۔ پھر نفرت کی تھو ہوئی۔ اسکا منہ کسی تیز سوئی سے سی دیا گیا تھا۔ پھر نفرت کی چوٹ پڑی۔ پہلے اسکی انگلیاں توڑ دی گئیں اور پھر بازو۔ وہ اپاہج کر دیا گیا۔

محبت کی دیوی نے آخری وار اس کے دل پہ کیا تھا۔ وہ اس سے ہمیشہ ہمیشہ تک کے لئیے چھین لیا گیا تھا۔

"تم لعین ٹھہرے۔ تم نجس ہو۔ تمہیں کوئی یاد نہیں کرے گا۔ تم سے کوئی سوال نہیں کرے گا۔ تم دیوتا سے ابلیس کر دیئے گئے۔ تم ماہان استروط سے مردود استروط ہوئے۔"

اسے دیوتاؤں نے اسی کھنڈر میں قید کر دیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم مقید رہو گے۔تب تک جب تک کوئی انسان اپنی مرضی سے تمہیں اپنا آپ نا سونپ دے"

وہاں گندگیاں بھر دی گئیں۔اس بو کو ہمیشہ تک اس سے منسوب کر دیا گیا۔اسکا خاص مرہان ایک اندھیر ہیولے میں بدل دیا گیا۔اسکے کارندے لمبی گردنوں والے لعین جانور بنادیئے گ ئے تھے۔

مائیکل کلارک جیل میں بند تھا۔

اسے سزائے موت سنادی گئی تھی۔جس دن اسے پھانسی دی جانی تھی،اس رات کا قصہ ہے۔وہ فرش پہ لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔اسے ہر طرف موت کے بھانک سائے نظر آرہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں مرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔میں مرنا نہیں۔۔۔۔۔کاش کچھ تو ہو، کچھ ایسا کہ میں زندہ رہ سکوں۔۔۔۔کچھ بھی۔۔۔۔بھلے مجھے ساری زندگی کسی کا غلام رہنا پڑے۔۔۔۔بس میں موت سے بچ جاؤں۔۔۔۔۔"

اس نے کرب سے آنکھیں موند لیں

"کہتے ہیں ہر شے کا ایک دیوتا ہوتا ہے۔موت سے بچانے والا بھی تو کوئی ہو گا۔کوئی زندہ کرنے والا۔کوئی انسان کی خواہشات پوری کرنے والا۔۔۔۔۔"

اس نے سوچا تھا

"اگر دیوتا ہوتے ہیں، سچ میں ہوتے ہیں تو میں اسے پکارتا ہوں۔وہ مجھے بچالے۔وہ مجھے موت سے بچالے۔۔۔۔۔"

تبھی اس نے وہ ناگوار سی بو محسوس کی تھی۔اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں۔

ہر طرف سناٹا تھا۔گہرا سناٹا۔۔۔۔جامد خاموشی۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

دل بہت گھبرا رہا تھا۔

اس لمحے اس نے اس ہیولے کو دیکھا۔اندھیرے میں اندھیرا سا۔۔۔دھوئیں کا سا چولہ پہنے۔۔۔لال لال وحشت دلاتی آنکھیں۔۔۔۔وہ سلاخوں کو پار کرتا اس کے پاس آچکا تھا۔وہ ڈر کے کھسکتا پیچھے دیوار سے جالگا تھا۔

"کک۔۔۔۔کون ہو تم؟؟؟؟؟؟"

"مرہان۔۔۔۔۔۔۔"

مائیکل کانپنے لگا تھا

"تم نے ماہان استروط کو یاد کیا ہے۔تم کیا کر سکتے ہو ان سے اپنی خواہش منوانے کے لئیے؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ بھی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے بولا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نیل کی حالت دن بدن بدتر ہوتی جا رہی تھی۔

اسکی ہڈیاں گوشت چھوڑنے لگی تھیں۔ جلد کے پارچے کے پارچے اترنے لگے تھے۔ ناخن اور بال تو بہت پہلے رخصت لے چکے تھے۔

اسکا جسم اندر ہی اندر گلنے لگا تھا۔ اسکے پیٹ میں پیپ بھرنے لگا تھا اور اکثر ہی کان اور ناک سے خون بہنے لگتا تھا۔

ڈاکٹرز اسکی بیماری سمجھنے سے قاصر تھے۔ وہ اپنی تئیں اسکے کئی آپریشن کر چکے تھے لیکن اسکو کوئی افاقہ نہیں ہوتا تھا۔

اس دن جب وہ ہسپتال میں اسکے پاس بیٹھی تھی تو اسے شدید الٹی آئی تھی۔ عجیب و غریب سامائع جس میں بے تحاشا گندی بدبو تھی۔ وہ سیاہ غربال سا بہہ رہا تھا اور وہ اسکا پورا جسم جھٹکے کھا رہا تھا۔ ماریا کانپ کر رہ گئی تھی۔

"اسے بچالیں ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ وہ مر گیا تو۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ اسے ایمر جنسی میں لے گ ئے تھے۔

وہ پریشانی کے عالم میں، روتی ہوئی عمیں ٹہلتی رہی تھی جب اسے وہ بو محسوس ہوئی۔اس نے کھڑکی سے دیکھا۔ ہسپتال کے احاطے میں وہ شخص کھڑا تھا جو اس دن اسکے گھر پہ بھی آیا تھا۔

وہ جو اپنا نام استروط بتاتا تھا۔

وہ بہت دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔سوچتی رہی تھی۔۔۔۔نیل کی چیخیں یاد کرتی رہی تھی۔۔۔۔اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔۔اسکی بنا ناخن کی انگلیاں۔۔۔۔ وہ مائع۔۔۔۔۔اسکا بہتا خون۔۔۔۔۔۔وہ رات۔۔۔۔اسکی کٹی کلائیاں۔۔۔۔۔ بنک لون۔۔۔۔۔وہ بار۔۔۔۔۔اس سے شادی۔۔۔۔۔۔

وہ ایک لمحے میں فیصلہ کر چکی تھی۔

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔ کئی کئی سیڑھیاں وہ اکٹھی پھلانگ گئی تھی۔ چکنے فرش پہ وہ کئی بار پھسلتے پھسلتے بچی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بھاگتی ہوئی، ہانپتی ہوئی باہر آئی اور اس سے کچھ قدم کے فاصلے پہ رکی تھی۔

"تت۔۔۔۔ تم نے کہا تھا تم اسے ٹھیک کر دو گے۔۔۔۔۔؟؟؟"

وہ مسکرایا

"بے شک میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ تھکے تھکے انداز میں اسکے سامنے گھٹنوں کے بل گری تھی۔

"اسے ٹھیک کر دو۔۔۔۔ پہلے کی طرح۔۔۔۔ صحت مند۔۔۔۔ بدلے میں جو مرضی مانگ لو۔۔۔۔۔ میں تیار ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری ہر شرط ماننے کے لئیے۔۔۔۔۔۔ بس اسے ٹھیک کر دو۔۔۔۔۔"

😈👿😈👿😈👿😈

ناول#استروط

تحریر#زید_ذوالفقار

(آٹھویں قسط)

(آخری قسط)

😈👿😈👿😈👿😈👿

وہ ایک کلب تھا۔

جلتی بجھتی تیز روشنیاں۔۔۔۔چیختا چلاتا موسیقی کا شور۔۔۔۔تھرکتے لڑکے لڑکیاں۔۔۔۔ہنسی قہقہے۔۔۔۔خوش گپیاں۔۔۔۔ڈرنکس تھامے ٹہلتے ہوئے مرد وزن۔۔۔۔۔ڈی جے۔۔۔۔۔سٹیج پہ موجود لڑکیاں۔۔۔۔۔

وہ رات اپنے جوبن پہ تھی۔

www.novelsclubb.com

کسی کو پرواہ نہیں تھی کہ کیا وقت ہو رہا ہے، وقت چل بھی رہا ہے یا رک گیا، رک گیا تو کیوں رک گیا، ان کی بلا سے۔۔۔۔انہیں بس پارٹی کرنی تھی اور وہ کر رہے تھے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بار کے سامنے رکھے سٹولوں میں سے ایک پہ راو نیل براجمان تھا۔ایک ہاتھ میں دھواں اڑاتا سگریٹ اور سامنے کاؤنٹر پہ رکھا اسکا مشروب سے بھرا گلاس۔وہ کچھ کھوجتی نظروں سے ان رقصاں لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔اسے ان میں سے کوئی بھی خاص پسند نہیں آرہی تھی۔ تبھی اسکی نظر کچھ فاصلے پہ بیٹھی، گلاس ہاتھ میں لیئے بیزار سی لڑکی پہ پڑی تھی۔اسکی آنکھیں مسکرا اٹھی تھیں۔

اس بار سے کچھ دور، وہ ہسپتال تھا۔

وہی مخصوص سا کمرہ جہاں بستر پہ صوفیہ لیٹی ہوئی تھی۔اسکے بازو میں وہ نالی لگی ہوئی تھیں۔کچھ تاریں اور نلکیاں بھی۔مشینوں کی ٹِک ٹِک تھی اور دواؤں کی تیز اور ناگوار بدبو۔کمرے کا ماحول دم گھوٹ تھا۔وہ بس چت لیٹی کمرے کی چھت کو دیکھ رہی تھی۔اسکے سرہانے کھڑا ڈاکٹر اپنی کاروائی کر رہا تھا۔

"یہ آپکا کیموتھراپی کا پانچواں سیشن ہے۔آپ کو کیسا لگ رہا ہے صوفیہ ؟؟؟جی گھبرا تو نہیں رہا؟؟؟"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آئزک پوری توجہ سے پاس کھڑا سب سن رہا تھا۔

واپس کلب میں آتے ہیں۔

نیل اور وہ بیزار سی نظر آتی لڑکی کسی بات پہ ٹھٹھے مار کر ہنس رہے تھے۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسکے ہاتھوں کی لکیروں کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا۔ کچھ فلرٹی جملے۔ کچھ ذو معنی باتیں۔ وہ بس ہنستی جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے ہاتھ پکڑے ناچتے ہوئے مجمع میں داخل ہو چکے تھے۔ میوزک کے ساتھ ساتھ تھرکتے ہوئے وہ ایک دوسرے کے بہت نزدیک ہوتے جا رہے تھے۔

واپس ہسپتال میں آتے ہیں۔

صوفیہ الٹیاں کر رہی تھی۔ واش بیسن پہ جھکی ہوئی، پیٹ پکڑے وہ بس ہر شے باہر اُگل رہی تھی۔ آئزک پاس ہی کھڑا، ہولے ہولے اسکی کمر سہلا رہا ہے۔ منہ سے جھاگ اور تھوک بہہ رہا تھا۔ وہ منہ پہ پانی کے چھپکے مار کر سامنے شیشے میں دیکھتی ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی آنکھوں میں تکلیف کے مارے پانی جمع ہے۔چہرے پہ وہ لال لال دھبے ابھرنے لگے ہیں۔اسکی ٹھوڑی سے بہتا پانی گردن تک آرہا ہے۔

دوسری طرف اسی کلب میں ایک طرف وہ کھیل جاری ہے۔وہ چھ سات افراد گول میز کے گرد بیٹھے ہیں۔ان میں سے ایک نیل ہے۔ان کے ہاتھوں میں تاش کے پتے ہیں اور دھواں اڑاتے سگریٹ۔ مشروب کے گلاس۔ نیل کی ران پہ وہ لڑکی ٹِکی ہوئی ہے اور دلچسپی سے سب دیکھ رہی ہے۔

"میں آج پھر تمہیں ہرادوں گا، تم دیکھنا نیل"

وہ موٹا سا جرمن ہنستے ہوئے کہہ رہا ہے

وہاں ہسپتال میں صوفیہ مضمحل سی ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی

"کینسر سے لڑنے کے ساتھ ساتھ اور بہت ساری چیزوں سے لڑنا پڑتا ہے بچے! ناامیدی، ڈپریشن، سواور بیماری، تکلیفیں، سائیڈ ایفیکٹ۔۔۔۔ہمت مت ہارنا۔ سب ٹھیک ہوگا۔سب ٹھیک ہوگا۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے پاس ہی آئزک بیٹھا فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

رات دھیرے دھیرے اپنے اختتام کی طرف رواں تھی۔ستارے خاموش تھے اور چاند کہیں بادلوں میں جا چھپا تھا۔

نیل کلب سے واپس لوٹا تو ماریا سو چکی تھی۔وہ آہستگی سے چلتا ہوا دوسری طرف جا کر،اسکی طرف پیٹھ کر کے لیٹ گیا تھا۔اس سے دور صوفیہ اپنے بستر پہ لیٹی،آئزک کی طرف کروٹ کیئے لیٹی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ سو چکا تھا۔پر سکون سا۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھتی جا رہی تھی۔سارا دن وہ اسکے ساتھ خوار ہوتا تھا،دواؤں کی بو،اسکی الٹیاں،ہسپتال کے چکر لیکن اف تک نہیں کرتا تھا۔

اگلے دن پھر سب وہی۔۔۔۔

کیموتھراپی۔۔۔الٹیاں۔۔۔تکلیف۔۔۔وہ بدبو۔۔۔وہ انتظار۔۔۔۔اور بڑھتا ہی جاتا کینسر۔۔۔۔لیکن اسے وہ کرنا ہی تھا۔بنا رکے۔۔۔بنا ہار مانے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگلے دن کی رات وہ پھر سے کلب میں تھا۔

وہی ناچ گانا۔۔۔پینا پلانا۔۔۔موسیقی۔۔۔ہلا گلا۔۔۔لڑکیاں۔۔۔اور جُوا۔۔۔بازی پہ بازی۔۔۔وہ روز کی طرح آج بھی بس ہارا تھا۔سات بار۔۔۔بنار کے۔۔۔بنا ہار مانے۔۔۔۔۔

"تم کل بھی بہت لیٹ واپس آئے تھے نیل؟؟؟"

اگلی صبح ماریا نے اسکی لال آنکھوں کو تشویش سے دیکھا تھا

"سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟؟؟"

"ہاں ہاں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔بس آفس کی پریشانی۔۔۔"

وہ اسے مطمئن کر گیا۔روز کی طرح۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا صوفیہ۔۔۔بس ہمت نہیں ہارنا۔۔۔میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔ہم بہادر ہیں۔۔۔ہم ہیں ناں؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے سمجھاتا تھا۔ خود کو بتاتا رہتا تھا۔۔۔۔

نیل کو جوئے کی لت پوری طرح لگ چکی تھی۔ باہر کی عورتیں، مہنگے مشروب، پارٹیاں، کلب۔۔۔۔ اسے بس وہی چاہیئے تھا۔ بہت سارے پیسے کے ساتھ۔ اور بس اسی کی تلاش تھی۔ وہ روز ہارتا تھا اور بار بار ہارتا تھا۔ اسکا بنک بیلنس زیرو پہ آچکا تھا۔ اس نے لون لینا شروع کیا۔ بزنس کا پیسہ جوئے میں اڑا دیا۔ عورتوں پہ نچھاور کر دیا۔ کلبز کی جہنم میں جلا دیا۔ گھر گروی رکھ دیا۔ ماریا کے زیورات بیچ ڈالے۔ اس آس پہ کہ ایک بڑی بازی جیتے گا۔۔۔

وہ ہر چھوٹی بازی بھی ہار گیا تھا۔۔۔۔

جیسے صوفیہ ہار رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سرطان کے ساتھ وہ جنگ۔۔۔ دوائیں اثر چھوڑ رہی تھیں۔ اسکا جسم اب تھکنے لگا تھا۔ اسے خود لگتا تھا کہ اب بس انت ہونے کو ہے۔ اسے موت سامنے نظر آتی تھی۔ اور یہ بہت ڈراونا تھا۔ یوں مر جانا، آئزک سے بچھڑ جانا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اسکی زندگی میں آنیوالا پہلا مرد نہیں تھا۔

پہلے بہت تھے۔ جانتھن، ڈیوڈ، مائکل۔۔۔۔ لیکن وہ اسکی زندگی میں آنیوالا واحد سچا مرد تھا۔اسکے ساتھ وہ جینا چاہتی تھی۔ ہمیشہ تک۔ لیکن موت اپنا شکنجہ کستی جا رہی تھی۔

کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔

نیل دیوالیہ ہو چکا تھا۔

صوفیہ موت کے کنارے پہ تھی۔

آگے بس اندھیرا تھا۔آگے کچھ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

بس دوراستے۔۔۔۔ موت یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کوئی ہو جو مجھے ہمیشہ تک کی زندگی دیدے۔آئزک کے ساتھ۔انت تک۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی ہو جو مجھے ہمیشہ تک کی دولت دیدے۔بے تحاشا دولت۔ہمیشہ تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

استروط دور کہیں اپنے محل کے کھنڈرات میں قید تھا لیکن اسکا دھیان وہیں لگا رہتا تھا۔کون کب کہاں اسے یاد کرے گا۔یاد کرے گا اور کیا مانگے گا۔مانگے گا تو بدلے میں کیا پیش کرے گا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اس رات وہ نیند میں تھا جب وہ ناگوار سی بو محسوس ہوئی تھی۔

صوفیہ نے آنکھیں یکدم آنکھی کھولیں۔

وہ اس پہ جھکا ہوا تھا۔وہ سیاہ ہیولہ۔۔۔مرہان۔۔۔

صوفیہ کے حلق سے چیخ نکلی تھی۔

"مانگو۔۔۔استروط دے گا۔۔۔جو چاہو گے سب۔۔۔۔ہمیشہ تک کے لئیے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نیل سوچ میں پڑ گیا تھا۔

صوفیہ اسکی لال لال آنکھوں میں تیرتی وحشت کو دیکھتی سوچ رہی تھی۔

"تمہاری خواہش ایک قربانی کے بدلے۔۔۔۔منظور ہے؟؟؟؟"

ماریا کے استروط کو ملنے سے ایک ہفتہ پہلے:

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں رکھے بینچ پہ بیٹھی تھی۔اس سے کچھ فاصلے پہ آئزک بیٹھا تھا

"کاش میں اسکے لئیے کچھ کر سکوں۔مجھے ہر وقت یہی گلٹ رہتا ہے کہ وہ میری آنکھوں کے سامنے مر رہا ہے اور میں کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہوں۔"

ماریا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔آئزک نے افسوس سے اسے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے میں نے ساری دنیا میں سب سے زیادہ محبت نیل سے کی ہے۔

سب کہتے تھے وہ اچھا انسان نہیں ہے۔ اسکی عادات، اسکا رہن سہن، اٹھنا

بیٹھنا۔۔۔ لیکن میں نے ہر چیز پہ آنکھیں بند کیئے رکھیں۔ اسکا لیٹ گھر آنا، جوا

کھیلنا، دوسری لڑکیوں کے ساتھ گھومنا، میں نے سب نظر انداز کر دیا۔ محبت کو تو سو

گناہ معاف ہوتے ہیں ناں۔"

اس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری

"لیکن کیا محبت میں فریب بھی معاف ہوتا ہے ماریا؟؟؟؟ محبت کی عمارت

بھروسے پہ ٹکی ہوتی ہے۔ اگر وہیں فریب بھرا گیا ہو تو؟؟؟؟؟"

ماریا نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"مجھے پتہ ہے میرا شوہر فریبی بھی ہے۔ اس نے ہر شے پہ مجھے فریب دیا ہے۔ بنک

بیلنس، گھر بار، میرا سب کچھ۔۔۔ اس نے سب کچھ چھین لیا ہے آئزک لیکن پھر

بھی۔۔۔۔میرا دل اسکے لیئے ہمکتا ہے۔بس اسکے لیئے ہی دھڑکتا ہے۔۔۔۔میرا جی کرتا ہے میں اس کے ہر عیب پہ آنکھیں بند رکھوں"

"بس یہی تو مصیبت ہے ماریا۔۔۔۔محبت ہی تو آزمائش ہے۔۔۔۔۔"

اس کا دل شدت سے چاہا کہ اس بے بس سی اداس لڑکی کی ہر مشکل آسان کردے۔اس سمے اس میں صوفیہ بلک رہی تھی۔ویسے ہی مضمحل سی۔۔۔مدد کی طلبگار لیکن اسکے اختیار میں کچھ بھی نہیں تھا۔تب اس کے لیئے بھی نہیں تھا اور آج اس کے لیئے بھی نہیں تھا۔

"آئی ایم سوری ماریا۔۔۔۔کاش میں تمہارے لیئے کچھ کر سکتا۔۔۔"

اس نے رسان سے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔وہ اسکے نرم سے لمس پہ چونکی اور اسے دیکھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔بہت سارے لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے جب وہ تیز سی بو آنے لگی تھی۔وہ جلدی سی اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ بھی الرٹ سا ہوا۔ تبھی نیل کی چیخ سنائی دی تھی۔وہ دونوں جلدی سے اندر کو بھاگے تھے۔

اندر نیل کے سینے پہ وہ سیاہ ہیولہ سوار تھا۔ نیل کا سارا بدن جھٹکے کھا رہا تھا۔ آئزک نے آگے بڑھ کر اسے الگ کرنا چاہا لیکن وہ تو بس دھواں سا تھا۔

"چلے جاؤ۔۔۔ یہ اسکا اور استر وط کا معاملہ ہے۔ تم بیچ میں مت آؤ۔۔۔"

"وہ میرا شوہر ہے"

ماریا چلائی تھی۔ نیل کی آنکھیں پتھرانے لگی تھیں۔ تبھی آئزک نے وہ انجکشن بھرا تھا جو اس خواب آور دوا کا تھا۔ اس نے جلدی سے وہ نیل کی ران میں گھونپ دیا تھا۔ وہ لمحوں میں بے ہوش ہوتا چلا گیا تھا۔

ہیولے نے اسے غصے سے دیکھا

"یہ۔۔۔۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔"

وہ آن کی آن میں غائب ہو گیا تھا۔ آئزک جلدی سے ماریا کی طرف آیا

"تم ٹھیک ہو؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے بے یقینی سے آئزک کو دیکھا تھا

"یہ سب کیسے ہوا؟؟؟؟؟؟"

"وہ نیل کو بس تب لے کر جا سکتا ہے جب وہ ہوش میں ہو یا زندہ ہو۔ تمہیں یاد ہے جب وہ کومے میں تھا تو وہ اس پہ حملہ نہیں کرتے تھے۔اسی لیئے۔اسے لیجانے کے لیئے اسکا زندہ ہونا، ہوش میں ہونا، اسکی مرضی ضروری ہے ماریا"

اس نے ساری بات سن کر لمبی سانس بھری اور تھک کر اسکے سینے سے سر ٹکا دیا

"مجھے اس سب سے آزاد ہونا ہے آئزک۔۔۔۔میں۔۔۔میں اب تھکنے لگی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ رو پڑی تھی۔

آئزک بہت دیر سے خاموش بیٹھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com
NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کتنی بے بس سی تھی۔اسکا دل چاہتا تھا کہ اسکی مدد کرے لیکن کیسے،وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا۔انہی سوچوں میں الجھے اسکا کسی کام میں دل بھی نہیں لگ رہا تھا۔

"پتہ نہیں وہ اب کیسی ہو گی؟؟؟؟اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔وہ اتنی پریشان رہتی ہے،مجھے اسے کال کرنی چاہئیے۔۔۔۔"

وہ لنچ بریک میں اسکے لئیے سینڈوچ لیکر ہسپتال پہنچا تھا۔وہ اپنے آفس سے چھٹی پر تھی۔

"تم نے اتنا تردد کیوں کیا آئزک۔میں ٹھیک ہوں"

"تم ٹھیک نہیں ہو"

وہ اسے زبردستی سینڈوچ تھماتا،اسکے پاس آبیٹھا

"خود پہ بھی توجہ دو۔دیکھو اپنی طرف،اس جتنی ہی بیمار لگ رہی ہو تم بھی"

"کیا فرق پڑتا ہے"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے بیزاری سے لقمہ لیا

""""فرق تو پڑتا ہے ماریا۔ محبت بھی تو بہادروں کا، بھرے پیٹ کا، تندرست لوگوں کا کام ہے"

وہ ہنس پڑی

"یہ عجیب لوجک ہے"

وہ بھی مسکرا دیا تھا

"عجیب ہے پر سچ ہے۔۔۔۔"

وہ اب دوپہر میں لنچ وہیں کرنے لگا تھا۔ اسکے ساتھ وقت گزارنے سے اسکا اپنا بھی کتھارسس ہونے لگا تھا۔ وہ سارا وقت نیل کی باتیں کرتی تھی اور وہ اسکا موازنہ صوفیہ سے کرتا رہتا تھا۔ اسے یوں لگتا جیسے وہ دونوں ایک جیسے انسان، ایک ہی جگہ پہ کھڑے ہیں۔ ماریا بھی اب اسکا انتظار کرنے لگی تھی۔ وہ اس کے لائے سینڈوچز کو اب بس بھوک مٹانے کے لئیے نہیں کھاتی تھی۔ اسکا حوصلہ دلاتا رویہ، اسکی مسیحائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ڈوبی باتیں اسکے حوصلے کی کرچیاں سمیٹنے میں مدد کرنے لگی تھیں۔وہ پورا ہفتہ ایسے ہی گزرا تھا۔

اس نے خود کو پھر وہیں دیکھا تھا۔

وہی کھنڈر سا قلعہ جسکی دیواروں پہ کائی جم چکی تھی۔کچھ جلتی مشعلیں اور اوندھے پڑے دیئے۔وہ قربانی کے چبوترے کے پاس وہ ہیولہ سا کھڑا تھا۔چبوترے پہ نیل موجود تھا۔اس نے دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک چاقو ہے جسے لئیے وہ اسکے نزدیک آیا ہے۔

"ماریا پلیز۔۔۔۔مجھے بچاؤ۔۔۔تم بچا سکتی ہو۔۔۔۔مجھے اس سب سے بچالو۔۔۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔"

وہ منتیں کر رہا تھا، گڑگڑا رہا تھا لیکن بے بس تھا۔اسے چبوترے سے باندھ دیا گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے آگے بڑھ کر چاقو اسکی اسکے منہ میں ڈالا تھا اور داہنی طرف سے کان تک چیر ڈالا تھا۔اسکا سارا جبڑہ اور دانت برہنہ ہو گئے تھے۔اسکی چیخیں فلک شگاف تھیں۔اب اس نے دوسری طرف بھی ایسے ہی چیر دیا تھا۔

"ماریا۔۔۔۔مجھے بچا لو۔۔۔۔ماریا۔۔۔۔"

تبھی اس نے خود کو دیکھا۔

وہ ایک طرف بے بس سی کھڑی تھی۔وہ ہیولہ اسکی طرف مڑا۔

"بچا لو اسے۔۔۔۔تم بچا سکتی ہو۔۔۔۔۔"

وہ ہڑبڑا کر جاگی تھی۔اسی دن وہ ہسپتال پہنچی تو نیل مر رہا تھا۔تبھی اس نے وہ فیصلہ لیا تھا۔وہ بھاگتی ہوئی استروط تک پہنچی تھی۔

"میں تیار ہوں۔۔۔۔۔ہر شرط کے لیئے،ہر امتحان کے لیئے۔۔۔۔بس اسکی زندگی۔۔۔۔اسے بچا لو۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

استروط کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔۔فاتحانہ انداز سے۔۔۔

مائیکل کلارک جیسے اسکے سحر میں تھا۔وہ مرہان کی لال لال آنکھوں میں دیکھتا جا رہا تھا۔

"یہ کیسے ہوگا؟؟؟مجھے جاننا ہے،مجھے ہر حال میں بس زندہ رہنا ہے۔امر بننا ہے۔"

"استروط یہ کر سکتے ہیں۔بس تمہیں خود کو ان کے لیئے قربان کرنا ہوگا۔یہ زندگی انہیں دیدو،اور پھر وہ بدلے میں تمہیں ہمیشہ کے لیئے امر کر دیں گے"

اسکی آنکھیں خیرہ ہونے لگی تھیں۔

"مجھے بتاؤ،مجھے سب بتاؤ۔۔۔۔اور آج ہی،ابھی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مجھے پھانسی دیدیں۔"

وقت میں زرا آگے وہی مرہان صوفیہ کے سامنے تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے لیئے خواہش کچھ اور تھی۔

"آئزک کا ساتھ۔ صحت مند زندگی۔"

"ملے گا، جو چاہو گی وہ دیدیں گے۔بس انہیں قربانی چاہیئے۔"

"کیسی قربانی؟؟؟؟؟"

"تمہاری قربانی۔۔۔۔اس زندگی کی قربانی۔۔۔ان کے نام پہ قربان ہو جاؤاور وہ پالو جو تمہاری چاہ ہے۔۔۔"

"واقعی یہ سب ممکن ہے؟؟؟؟؟؟"

سمے میں اور آگے اونیل تھا

"دولت۔۔۔ڈھیر ساری۔۔۔اتنی کہ کوئی سوچ بھی نا سکے۔۔۔ہمیشہ تک کے لیئے۔۔۔۔"

مرہان ہنسا

"مل جائے گی لیکن بدلے میں کیا دے سکو گے؟؟؟؟؟"

اس نے جلدی سے پوچھا

"میں کیا دے سکتا ہوں؟؟؟؟؟"

"خود کو انہیں دے سکتے ہو؟؟؟؟ انکے لئیے اس زندگی کو قربان کر سکتے ہو؟؟؟؟؟
"

وہ چپ رہ گیا پھر کچھ دیر بعد اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

اور اب، حال میں، اسی لمحے استروط نے اسے وہ سب بتایا تھا جس پہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"وہ ضرور جی جائے گا۔ ہر بیماری سے آزاد، ہر تکلیف سے پرے لیکن قربانی لگے گی۔ کیا تم کر سکو گی؟؟؟؟"

---

www.novelsclubb.com

مائیکل اسے سامنے بستر پہ لیٹا تھا۔

وہ ویسے تو ہوش میں تھا لیکن ریسپانس نہیں دیتا تھا۔بس مسلسل پتھرائی ہوئی سی آنکھوں سے چھت کو گھورتا رہتا تھا۔اب بھی ماریا اس کے پاس بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن وہ بس چھت کو تکتا جا رہا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے تم میرے لئیے کتنے قیمتی ہو؟؟؟نیل میں تمہیں کھونے کے بارے میں سوچتی ہوں تو لگتا ہے مجھ سے زیادہ بدنصیب اس جہان میں کوئی نہیں ہے۔تم میرا واحد اثاثہ ہو نیل"

اس نے اسکا ہاتھ ہولے سے اپنی گرفت میں لیا تھا

"ایک بات بتاؤ گے نیل،کیا واقعی تم نے کبھی مجھے چاہا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ ویسے ہی خاموش پڑا رہا تھا۔بنا آنکھیں جھپکے،بنا کچھ کہے۔۔۔آنسوؤں کی ایک باریک سی لکیر ماریا کے رخسار پہ بہہ نکلی تھی

"لیکن میں نے تمہیں ہمیشہ تک چاہا ہے نیل۔بس یہی یاد رکھنا۔اور اس محبت کے لئیے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔تمہارے لئیے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں"

اس نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنی ہتھیلی سے چہرہ صاف کیا۔

"یہ زندگی کیا ہے، تم پہ میری جیسی لاکھوں ہزاروں زندگیاں قربان۔۔۔۔میری زندگی کی بھینٹ اگر تمہیں زندگی لوٹا سکتی ہے تو مجھے منظور ہے۔"

وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔کمرے سے نکل گئی۔سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔ہسپتال سے نکل آئی۔سڑک کے کنارے سیاہ چوغے میں وہ آدمی اسکے انتظار میں تھا جس نے اسے اپنا نام مائیکل کلارک بتایا تھا۔

وہ اماوس کی رات تھی۔

آسمان کو بادلوں اور گھٹاؤں نے اپنے نرغے میں لے رکھا تھا۔تیز آندھی یہاں وہاں ہر شے اڑائے پھر رہی تھی۔آسمان پہ بجلی کی چمک دور تک پھیل جاتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیل کی کوٹھری میں مائیکل، ہاتھ فضا میں بلند کیئے، آنکھیں موندے ایک ٹانگ پہ کھڑا وہ منتر دہرا رہا تھا۔ وہ دیوتاؤں کی زبان تھی۔ انکے ہی لفظ تھے۔

"ماہان استروط کے لئیے زندگی کی بھینٹ بہت حقیر شے ہے۔ میرے بس میں ہو تو میں ہر لمحہ اپنے آقا پہ قربان ہوتا رہوں۔ میرے پاس کئی زندگیاں ہوں تو میں وہ بھی اس ماہان دیوتا کو سونپ دوں۔"

زمین پہ دور تک وہ نشان کھینچے گئے تھے۔ وہ آڑھی ترچھی لکیریں، دائرے اور اسی قسم کے نشان تھے۔

ویسے ہی نشان اس۔ رات صوفیہ نے کھینچے تھے اور اس دائرے کے وسط میں جا کھڑی ہوئی تھی۔ دور آسمان پہ بجلیاں چمک رہی تھیں اور بادل زور زور سے گرجتے تھے۔ وہ ویسی ہی رات تھی جب اونیل اپنے گھر کے باہر لان میں ویسے ہی جاپ کرنے کے لئیے تیار تھا۔ اس نے وہ سیاہ بلی قابو کی تھی۔ وہ ڈری ہوئی تھی اور غرا رہی تھی لیکن اس نے اسے قابو کرر کھا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں موجود چاقو اس

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے بلی کی گردن میں گھونپ دیا تھا۔بلی منحوس آواز میں موت کے سے انداز سے روئی تھی۔اس نے اسکا خون اس پیالے میں اکٹھا کیا تھا۔

"ماہان استروط ہی میرے آقا ہیں۔میں ان کے لیئے ہر جوکھم،ہر تکلیف اٹھانے کے لیئے تیار ہوں"

ویسے ہی خون کا پیالہ صوفیہ نے منہ سے لگا لیا تھا۔اسے زور کی ابکائی آئی لیکن وہ پیتی چلی گئی۔

"آئزک کے ساتھ ایک اچھے مستقبل کے لیئے"

اس نے دل میں سوچا تھا۔

بادل پھر سے گرجا تھا۔بجلی بار بار کڑکڑاتی تھی۔

"یہ زندگی میں ماہان استروط کے لیئے قربان کرتا ہوں۔وہ مجھے لے جائیں اور ہمیشہ تک کے لیئے اپنا غلام کر لیں۔میں اپنا آپ انکے لیئے تیاگ رہا ہوں"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مائیکل نے وہ تیز دھار بلیڈ اپنی کلائی پہ پھیرا تھا۔خون کا فوارا پھوٹ پڑا تھا۔اسکی جلد سفید ہوتی چلی گئی تھی۔

صوفیہ نے وہ تیز بو محسوس کی تھی۔دور کوئی منحوس سی آواز میں رونے لگا تھا۔جیسے کوئی تکلیف میں ہو۔ہزاروں کی تعداد میں چلا رہے ہوں۔اس نے دوسری کلائی پہ بھی بلیڈ پھیرا تھا۔

وہ سیاہ ہیولہ مرہان اترتا دکھائی دے رہا تھا۔نیل مسلسل وہ منتر دہرا رہا تھا۔وہ ہیولہ اسکے سامنے آن رکا تھا

"میں ماہان استروط کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔تو نے انہیں پکارا ہے۔بول تیری کیا خواہش ہے؟؟؟؟؟"

مائیکل کلارک کی آنکھیں چمک اٹھیں

"ہمیشہ تک کی زندگی۔۔۔۔"

"صحت اور ہمیشہ تک آئزک کا ساتھ۔۔۔۔۔"

صوفیہ کی آواز لڑکھڑا گئی تھی

"دولت۔۔۔۔۔۔بے شمار، بے حساب۔۔۔۔۔۔"

خون بہہ رہا تھا۔سب لکیریں اور نشان اس میں بھیگ چکے تھے۔منتر جاری تھا۔

بادل۔۔۔۔بجلی۔۔۔۔بارش۔۔۔۔طوفان۔۔۔۔۔وہ بو۔۔۔۔وہ چیخیں۔۔۔وہ رونا۔۔۔۔۔

"صوفیہ!!!!"

اسے آئزک کی آواز سنائی دی تھی۔وہ اسکی طرف دوڑا آرہا تھا۔

"اوئے۔۔۔۔قیدی نمبر 32145۔۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

آفیسر جیل کی سلاخوں پہ ڈنڈا مارتے پوچھ رہا تھا۔

"نیل۔۔۔۔۔نیل تم کہاں ہو؟؟؟؟؟نیل۔۔۔۔۔"

ماریا کی آواز سارے گھر میں گونج رہی تھی۔

مرہان اسکے کندھوں پہ سوار ہو چکا تھا۔

صوفیہ کے بدن سے جان نکلنے لگی تھی۔مائیکل نے آنکھیں موندلی تھیں۔

"ماہان استروط کے نام"

نیل کے لب کپکپائے تھے۔

مائیکل کا بے جان جسم جیل کے فرش پہ گرا تھا۔

"اس نے خودکشی کرلی ہے۔جلدی دروازہ کھولو۔۔۔۔جلدی کرو۔۔۔۔"

دوڑتے قدم آرہے تھے۔

صوفیہ نے گرتے ہوئے دیکھا۔کچھ فاصلے پہ آئزک فرش پہ گراپڑا تھا۔وہ مرہان کی گرفت میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو۔۔۔۔ہمیں جانا ہے۔۔۔۔۔"

مرہان نے مائیکل کو کہا تھا۔اس نے حیرانی سے اپنی لاش کو پڑے دیکھا اور اسکے ساتھ ہوا میں تیرنے لگا۔

"اب تم ماہان استر وط کے پاس جاؤ گے۔اس کے بعد تم آزاد ہو"

صوفیہ نے اپنی لاش کو آخری بار دیکھا تھا۔

"چھوڑو۔۔۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔۔ نیل۔۔۔۔ہوش کرو۔۔۔۔ نیل۔۔۔۔"

وہ کام ادھورا رہ گیا تھا۔

وہ ہوش کی دنیا کے پرے بے ہوش ہو چکا تھا۔وہ فی الوقت اپنی مرضی کھو چکا تھا۔

انہیں اپنا آپ سونپنے کے لیئے وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھامے، دوسرا اسکی کمر کے گرد حمائل کیئے رقصاں تھا۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا جو کاجل سے بھری ہوئی تھیں۔

"ایک نئ شروعات کرتے ہیں آئزک! بس میں اور تم۔۔۔"

"اچھا۔۔۔وہ شروعات تو تم بہت پہلے کر نہیں چکی ہو؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

"وہ بیماری اور اسکی تکلیف۔۔۔تم سمجھ سکتے ہو میں کس اذیت میں تھی؟مجھے کیا کیا سہنا پڑتا تھا؟ہر وقت مجھے موت للچائی نظروں سے دیکھتی رہتی تھی۔مجھے تم دور جاتے نظر آتے تھے آئزک۔میں اور کیا کرتی؟؟؟؟"

وہ اس پہ جھکا۔ہاتھ کے زخم میں تکلیف کی لہر اٹھی تھی

"لڑتی رہتیں۔جیسے میں لڑ رہا تھا۔تمہارے ساتھ، تمہارے لئیے۔وہ کافی نہیں تھا؟؟؟وہ موت جو میری بانہوں میں ہوتی،کیا وہ خوبصورت نہیں ہوتی؟؟؟اِس زندگی سے بہتر نہیں ہوتی؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں۔مجھے ہمیشہ تک تمہارے ساتھ جینا تھا۔وہ۔۔۔وہ مائیکل،وہ نجانے کتنی زندگیاں تباہ کرنے کے بعد بھی امر تھا اور میں مر رہی تھی۔میں ہمیشہ تک کی زندگی جینے کی خواہش کیوں نا کرتی آئزک؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"ماہان استروط ہمارے آقا ہیں آئزک۔میری بات مان لو۔اپنا آپ انہیں سونپ دو۔ہم ہمیشہ تک خوش رہ سکتے ہیں،ساتھ رہ سکتے ہیں۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑا

"ہمیشہ تک؟؟؟؟؟"

اس نے سنجیدہ ہو کر اسکے رخسار کو چھوا اور اسکی بالوں کی لٹ اسکے کان کے پیچھے کی اُڑسی تھی۔

"مجھے تمہارے ساتھ ہمیشہ تک جینا ہی نہیں تھا صوفیہ!میرے پاس تو یہ جتنی زندگی تھی،جتنے بھی سال تھے،بس یہ تمہارے نام کرنا تھے۔تمہیں کس نے کہہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیا مجھے کسی امرت کی خواہش تھی؟؟؟؟اس چھوٹی سی زندگی کی جنت مجھے تمہاری ہمیشہ تک کی زندگی کے جہنم سے زیادہ عزیز ہے صوفیہ "

اسکے ہاتھ صوفیہ کی کمر پہ رینگ رہے تھے۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

"آئزک ایسے مت کرو۔۔۔میں نے یہ سب، سب تمہارے لئیے کیا۔۔۔۔ آئزک دیکھو تو، میں تمہاری صوفیہ ہوں"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔تم وہ نہیں ہو۔۔۔۔میری صوفیہ کو تو تم نے مار ڈالا ہے۔۔۔۔تم میری صوفیہ نہیں ہو۔۔۔۔۔"

آئزک کی انگلیاں رینگتی ہوئی اسکی گردن تک آگئی تھیں۔

"ایسے مت کرو۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔میں نے تم سے سچی محبت کی تھی۔۔۔۔۔"

"اور میں نے تم سے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اسکی گردن کے گردن اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہی۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم مجھے نہیں مار سکتے آئزک۔۔۔۔"

وہ بہت دیر تک اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا تھا۔پھر اسے چھوڑ کر کئی قدم پیچھے ہٹا تھا۔

" صحیح کہا۔۔۔۔میں تمہیں کیسے مار سکتا ہوں۔۔۔۔تم تو پہلے سے ہی مر چکی ہو۔۔۔۔اور باقی۔۔۔۔۔میرے لئیے آج ابھی مر گئی ہو۔۔۔۔۔"

صوفیہ کے گالوں پہ آنسو بہہ نکلا تھا۔

"یہ سب اسکے لئیے ناں۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔۔ماریا۔۔۔۔اسکے لئیے ناں؟؟؟؟"

وہ رکا نہیں تھا۔سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تمہاری نہیں ہے۔۔۔وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے۔۔۔تم اس کے لئیے مجھے دھتکار رہے ہو؟؟؟؟وہ تو خود کو اپنے شوہر کے لئیے قربان کرنے والی ہے۔۔۔۔میری طرح۔۔۔۔۔"

اسکے قدم رک گ ئے تھے۔اس نے بے یقینی سے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

مائیکل اسے استروط کے کھنڈر ہو چکے قلعہ میں لے آیا تھا۔وہ وہی جگہ تھی جو وہ خواب میں دیکھتی تھی۔ٹوٹی پھوٹی سیاہ ہو چکی دیواریں،اوندھے پڑے دیئے،جلتی مشعلیں اور وہ وہ،وہ مذبح خانہ جس کے وسط میں وہ چبوترہ تھا۔

"آؤ آؤ۔۔۔تم نے مجھے اپنا آپ سونپنے کا بہت اچھا فیصلہ لیا ہے۔"

"مجھے نیل چاہیئے۔زندہ سلامت"

"ضرور ملے گا۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

استروط نے اپنا چوغہ اتار پھینکا تھا۔وہ اپنے اصل حلیے میں آچکا تھا۔ماریا کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے تھے۔

"ڈرو نہیں۔۔۔۔یہ سب کچھ بھی نہیں، تم امر ہو جاؤ گی تو یہ سب بے معنی لگنے لگے گا۔۔۔۔"

اس نے کہااور سامنے ہوا۔اسکا چہرہ دہشت ناک تھا۔

اسکی آنکھیں گالوں تک لٹکی ہوئی تھیں۔جگہ جگہ سے جلد جلی ہوئی تھی اوراس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ناک غائب تھی اوردانتوں کی جگہ منہ سے کریہہ کیڑے لٹک رہے تھے۔

"تمہاراامتحان میں خودلوں گا۔تم خاص ہوتو یہ قربانی بھی خاص ہو گی۔"

وہ بمشکل سانس لے پارہی تھی۔

"آؤاس چبوترے پہ لیٹ جاؤ"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ہولے ہولے چلتی اس تک آئی اور اس پہ چڑھ کر لیٹ گئی تھی۔

"مجھے تمہارا دل چاہئیے ماریا"

وہ پراسرار لہجے میں بولا تھا

"میں جانتا ہوں یہ محبت سے بھرا ہے۔اس میں بس محبت ہی محبت ہے۔بِنا کیا کیوں کیسے کے بس محبت۔ کسی نے سالوں پہلے مجھے اس محبت سے ہرا دیا تھا پر میں اب اسے حاصل کر کے سب پالوں گا۔انہوں نے میرا دل چھین لیا تھا، تمہارا دل مجھے سب کچھ لوٹا دے گا"

وہ بولتا جا رہا تھا۔

"تمہیں اپنا آپ مجھے سونپنا ہے۔اپنا یہ دل۔۔۔۔۔تم تیار ہو ناں؟؟؟؟؟"

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔

وہ کافی دیر سے ماریا کا فون ملا رہا تھا لیکن نمبر مسلسل بند تھا۔ ہسپتال کال کی تو پتہ چلا وہ آج آئی ہی نہیں ہے۔ اسے پریشانی نے گھیر لیا تھا۔ وہ صوفیہ کی کسی بات پہ یقین نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نجانے کیوں بار بار اسکی باتیں ہی ذہن میں گونج رہی تھیں۔

"نہیں۔۔۔۔ مجھے یہ ہر حال میں ہونے سے روکنا ہے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔۔۔"

وہ فیصلہ کر کے باہر نکلا اور جلدی جلدی سیڑھیاں اترتا نیچے آیا جب اسے صوفیہ دکھائی دی۔ وہ باورچی خانے کے پاس کھڑی تھی۔ اسکے ہاتھ میں پٹرول کا وہ کین تھا جسے وہ خود پہ چھڑک چکی تھی۔

"صوفیہ!!!!!!"

www.novelsclubb.com

وہ کانپ اٹھا تھا۔ وہ اس کے ارادے بھانپ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکی طرف بڑھتا، اس نے ماچس جلالی تھی۔ آن کی آن میں اسے شعلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ آئزک بے یقینی کے عالم میں فرش پہ بیٹھتا چلا گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔۔میں بزدل نکلی اور ہارنے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔۔"

سارے میں دھواں بھرنے لگا تھا۔ سیفٹی الارم بجنے لگا تھا۔ وہ اسکے سامنے جل کر راکھ ہونے لگی تھی۔ وہ بے بس سا فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا، بھیگی نظروں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"محبت نے ہمیں آباد رکھا، خواہشوں نے ہمیں جدا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چبوترے پہ لیٹی ہوئی تھی۔ چاروں طرف وہ سیاہ کپڑوں میں ملبوس عورتیں، چہرہ ڈھانپے، ہاتھ اٹھائے کھڑی منتر گانا شروع ہو چکی تھی۔ مائیکل نے وہ خون سے بھرا برتن اس پہ انڈیلا تھا۔ وہ سرتاپا خون میں بھیگ گئی تھی۔

"ماہان استروط کے نام!!!!"

وہ رینگتے جانور اب چبوترے پہ چڑھنے لگے تھے۔بہت سے اسکے جسم پہ رینگ رہے تھے۔وہ جی کڑا کر کے لیٹی رہی تھی۔وہ چھپکلیاں اسکی گردن پہ، چہرے پہ، بالوں میں پہنچ رہی تھیں۔

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا جب وہ تیز ناگوار سی بو اسے محسوس ہوئی تھی۔وہ چونک اٹھا۔

صوفیہ تو جا چکی تھی تو پھر وہ بو؟؟؟؟؟؟؟؟

تبھی وہ سیاہ ہیولہ اسکے سامنے نمودار ہوا تھا۔

"تم اسے بچا سکتے تھے۔۔۔۔اپنی بیوی کو۔۔۔۔افسوس۔۔"

اس نے نفرت سے اسے دیکھا تھا۔

"تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔"

"میں مرہان ہوں۔دیوتا استروط کا خاص"

www.novelsclubb.com

"تم جو بھی ہو میری بلا سے۔ابھی یہاں سے دفعان ہو جاؤ"

آئزک حلق کے بل چلایا تھا

"تمہارا وہ زخم۔۔۔۔وہ پھیل رہا ہے ناں؟؟؟؟تم تکلیف میں ہو۔۔۔۔۔وہ درد دیتا ہے ناں"

وہ چپ رہ گیا۔صوفیہ کے کاٹنے کا زخم بڑھتا ہوا اسکی کمر تک پھیل چکا تھا۔کوئی کریم،کوئی دوا اس پہ اثر نہیں کر رہی تھی۔

"تم صوفیہ کو نہیں بچا پائے لیکن اسے بچا سکتے ہو"

اس نے چونک کر سر اٹھایا۔وہ اپنی لال آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون؟؟؟؟"

"وہ جسے چاہنے لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"دفعان ہو جاؤ"

"وہ اپنی بھینٹ دینے والی ہے"

وہ دھک سے رہ گیا

"وہ اپنا دل انہیں سونپ دے گی۔ہمیشہ کے لئیے اور بدلے میں اسے وہ مل جائے گا۔۔۔تم اسے روکنا چاہو گے؟؟؟؟؟؟"

وہ شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا

"بولو۔۔۔کیا وہ بھی تمہیں صوفیہ کی طرح عزیز ہے؟؟؟؟بولو۔۔۔۔تم اسکی زندگی مانگنا چاہو گے جیسے وہ نیل کی زندگی مانگ رہی ہے؟؟؟؟؟"

وہ ششدر تھا

"خواہش کرو،ایک بار۔۔۔۔بس ایک بار خواہش کرو۔۔۔۔انکو قربانی دو اور اسکی زندگی مانگ لو۔۔۔۔۔"

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

"اس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔ میری سلطنت، میری طاقت، میرا محل، میرا سب کچھ۔۔۔ وہ دیوی جسے اپنی ذات پہ بہت گھنڈ تھا، میں اسے برباد کر دوں گا۔"

استروط کہہ رہا تھا۔ ماریا نے جھرجھری لی تھی۔

"آج پاروشے کا آخری دن ہو گا۔"

مائیکل نے اسے وہ خنجر تھمایا تھا۔

"اپنا دل نکالنے سے پہلے میں تم سے تمہاری خواہش پوچھوں گا جو تم چاہتی ہو۔ میں تمہیں وہ دیدوں گا۔ بدلے میں تم مجھے اپنا دل نکال کر دو گی"

"تمہیں پتہ ہے میری خواہش کیا ہے"

"تمہیں پھر بھی ایک بار دہرانا ہو گا"

www.novelsclubb.com

وہ چپ رہ گئی۔

وہ عورتیں پوری شدت سے وہ منتر گا رہی تھیں۔اونچی سیاہ چھت میں چمگادڑیں اڑتی پھر رہی تھیں۔

"میرے پیچھے پیچھے دہراؤ۔۔۔"

مائیکل نے اس سے کہا تھا

"اے ماہان استروط۔میں تجھے پکارتی ہوں۔۔۔"

وہ اسکے پیچھے پیچھے دہرانے لگی تھی۔وہ اسکے لئیے قصیدہ تھا۔اس دیوتا کو خوش کرنے کا منتر تھا۔استروط چلتا ہوا اس چبوترے تک آیا تھا۔

"بول۔۔۔۔تو نے مجھے پکارا ہے،تجھے کیا چاہئیے؟؟؟؟اپنی خواہش بتا۔۔۔۔۔"

ماریا نے اسے بغور دیکھا تھا۔

اسکے ذہن میں ساری فلم چل پڑی تھی۔

نیل کا ہنستا چہرہ۔۔۔۔۔ باپ کا شادی سے روکنا۔۔۔۔ نیل سے شادی۔۔۔۔وہ رات۔۔۔۔۔۔ نیل کی کٹی کلائیاں۔۔۔۔اسکا رونا۔۔۔۔وہ لون۔۔۔۔ گروی گھر۔۔۔۔اسکی مسکان۔۔۔۔وہ پل۔۔۔۔اسکی محبت۔۔۔۔۔۔

وہ یکدم ہنس پڑی تھی۔استروط نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا۔وہ بس ہنستی چلی جا رہی تھی۔بے تحاشا۔۔۔۔مسلسل۔۔۔۔۔

"اپنی خواہش بتا۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ہنستی رہی یہاں تک کہ اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں

"میں۔۔۔۔۔ میں تجھ سے اسکے دل میں، اپنے لیئے محبت مانگتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ ششدر رہ گیا تھا۔

ماریا ہنستے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"محبت دیدے۔۔۔اے دیوتا۔۔۔ماہان دیوتا۔۔۔۔میرے شوہر کے دل میں میرے لئیے سچی محبت ڈال دے۔۔۔میری طرح۔۔۔"

اسکی ہنسی میں استہزاء تھا۔وہ اسکے سامنے کھڑا بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تت۔۔۔۔تم۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔۔"

ایک ماہ بعد:

آج بہت دنوں بعد دھوپ نکلی تھی۔زرد زرد سی کرنیں کھڑکی کے راستے اندر آتی،منہ کے بل فرش پہ گرتی جارہی تھیں۔ماریانے اٹھ کر پردہ ہٹادیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کتنا خوبصورت دن ہے"

اس نے سوچا تھا۔تبھی اس نے نیل کو آتے دیکھا تھا۔وہ گھر کی طرف ہی آرہا تھا۔

اسے ہسپتال سے گھر آئے تین دن ہو چکے تھے۔ وہ اب پہلے سے بہت بہتر تھا۔ ڈاکٹرز اسے کرشمہ کہہ رہے تھے۔ وہ بہت جلدی صحت یاب ہو کر زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا۔ وہ سب جو اسے خواب لگتا تھا، وہ اب تعبیر بن چکا تھا۔

وہ اکثر گھر پہ ہی رہتا تھا۔ اس دن کے بعد سے وہ مسلسل خاموش تھا۔ ماریا کی ساری باتیں سن کر بھی ایک لفظ تک نہیں بولا تھا۔ آج بھی وہ صبح ہی نکل گیا تھا اور اب لوٹا تھا۔ وہ جلدی سے نیچے آئی تھی

"تم آگئے؟؟؟ چائے بناؤں؟؟؟ ساتھ میں پیتے ہیں، دیکھو کتنی اچھی دھوپ نکلی ہے"

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ لفافہ اسے تھمایا۔

"یہ کیا ہے؟؟؟؟"

اس نے حیرانی سے پوچھا اور اسے کھولنے لگی

"خود دیکھ لو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنی دیر میں ماریا وہ پرچہ نکال چکی تھی

"میں تمہیں ڈائیورس دے رہا ہوں ماریا"

اسکے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔اس نے سہارا لینے کے لئیے دیوار کو تھاما تھا

"نیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔تم نے سب برباد کر دیا۔سب چھین لیا مجھ سے۔"

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

"وہ مجھے سب دے سکتے تھے۔وہ دولت جس کی میں نے ہمیشہ خواہش کی ہے۔ ہمیشہ تک کی دولت۔خزانے۔تم نے سب برباد کر دیا۔"

"نیل۔۔۔۔۔۔۔۔تت۔۔۔۔۔۔"

وہ کچھ بھی نہیں بول پا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"چلی جاؤ۔۔۔۔میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔تم نے مجھ سے امید چھین

لی ہے"

"امید؟؟؟؟؟؟موت امید ہے تمہارے لئیے؟؟؟؟؟"

"موت نجات تھی۔موت ایک آغاز تھی۔وہ سب کچھ ٹھیک کر دیتی۔وہ دیوتا مجھے

اس سب سے بچا لیتے۔۔۔"

"وہ سچ میں دیوتا تھا؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"میں تم سے محبت مانگتی ہوں۔دے سکتے ہو؟؟؟؟؟"

ماریا ہنستے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟؟؟؟تمہیں کس نے کہا کہ مجھے اس پہ اختیار نہیں؟؟؟؟؟"

وہ ہنستی چلی گئی

"میرے دل نے۔۔۔ماہان دیوتا۔۔چہ چہ۔۔۔۔ چلو،میری خواہش پوری کرو۔۔۔۔مجھے محبت سے نواز دو۔۔۔۔"

زور کی بجلی چمکی تھی اور ہوائیں چلنے لگی تھیں۔وہ سارا کھنڈر کسی زلزلے کی زد میں آگیا تھا۔مائیکل ڈرتا ہوا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

"میں۔۔۔۔یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔"

دیوتا وہاں اترنے لگے تھے۔

"ایک دیوتا جب کسی کا سوال پورا نا کر سکے تو وہ دیوتا نہیں رہتا۔وہ انسان بھی نہیں رہتا۔۔۔۔وہ تو باقی ہی نہیں رہتا۔۔۔۔۔"

وہ پنکھوں والا بڑا سا سفید پرندہ چبوترے کے پاس اترا تھا۔اس نے ماریا کو نرمی سے پنجوں میں جکڑا تھا۔استر وط ابھی تک بے یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ہمیشہ تک یہاں دفن کیا جاتا ہے استروط۔ تم دیوتا نہیں ہو، تم کچھ بھی نہیں ہو۔"

وہ اونچی چھت ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگی تھی۔ وہ دیواریں لرز رہی تھی۔ وہ پرندہ ماریا کو لیئے پرواز بھر چکا تھا۔ جو آخری منظر ماریا نے دیکھا، وہ اس کے خاتمے کا تھا۔

استروط کسی راکھ کی مانند فنا ہوتا جا رہا تھا۔ اسکا سارا اکھنڈرا اسکی آل اولاد اور فوج کے ساتھ پاتال تک دھنسا دیا گیا تھا۔ ہمیشہ تک کے لیئے۔۔۔۔

ماریا نے بھیگی نظروں سے ان کاغذات کو دیکھا تھا۔ نیل وہ اسے دیکر اندر کمرے میں جا چکا تھا۔ وہ اکیلی بیٹھی رہ گئی تھی۔

محبت پہ آج بھی اسے کوئی دسترس حاصل نہیں تھی۔ کچھ دیر بعد اسے گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھی اور اندر کی طرف بھاگی۔

نیل کا بے جان جسم آدھا بستر سے لٹکا ہوا تھا۔اسکے بے جان ہاتھ میں پستول جھول رہی تھی۔

مزید ایک ماہ بعد:

آئزک نے وہ سفید پھول اس قبر پہ رکھا تھا۔کتبے پہ لکھا وہ نام آج بھی ویسا ہی تھا۔

"صوفیہ آئزک"

وہ کافی دیر تک خاموش، سر جھکائے کھڑا رہا تھا۔

وہ جب قبرستان سے نکلا تو شام اپنے پر پھیلانے لگی تھی۔وہ ڈرائیو کرتا ہوا اس پارک تک آیا، گاڑی وہیں روکی اور اندر آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پارک کا وہ کونا۔۔۔۔پھولوں کے کیارے۔۔۔۔تتلیوں کے جھنڈ۔۔۔۔اونچے اونچے درخت۔۔۔۔پرندوں کی ملہار۔۔۔۔زرد نارنجی شام۔۔۔۔وہ بینچ۔۔۔۔۔اور وہ۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے،خاموش بیٹھی تھی۔

اداس سی۔۔۔۔اکیلی۔۔۔۔۔۔

وہ ہولے ہولے چلتا اسکے پاس پہنچا تھا اور بینچ پہ بیٹھ گیا۔وہ آہٹ پہ چونکی تھی۔ اسے دیکھا تو وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم مجھے کسی کی یاد دلاتی ہو ماریا۔۔۔۔"

"اور تم مجھے یہ احساس دلاتے ہو کہ سب تمہارے جیسے کیوں نہیں ہوتے؟؟؟؟؟ "

اس نے بھنویں اچکائیں

"میرے جیسے مطلب؟؟؟؟؟؟"

"تمہارے جیسے مطلب محبت کا جواب محبت"

وہ خاموش رہ گیا اور سامنے دیکھنے لگا۔وہ بھی دور مغرب میں اترتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔

"تو؟؟؟؟ وہ سب ختم ہوا؟؟؟؟ وہ شیطان اور اسکی عجیب و غریب طاقتیں؟؟؟؟؟
"

"شیطان کبھی ختم ہوتا ہے کیا؟؟؟؟ اور اسکی طاقت تو ہماری کمزوری تھی۔ہم مضبوط ہو گئے ہیں کیا؟؟؟؟ ہم نے اپنی بے جا کی خواہشات پہ غلبہ پالیا ہے کیا؟؟؟ ہماری ذات کے اندر جو استر وط پنپ رہے ہیں،انکے گلے گھونٹ دیئے ہیں کیا؟؟؟؟ اور سے اور،زیادہ سے زیادہ،نصیب سے بڑھ کر اور وقت سے زیادہ کا لالچ کسے نہیں ہے؟؟؟؟ کون کہتا ہے کہ اس میں کہیں استر وط نہیں ہے
؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت سارے لمحے خاموشی سے گزر گئے تھے۔

"خواہشیں شر نہیں ہوتیں لیکن شر کی خواہش رکھنا نادانی ضرور ہے۔"

آئزک نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"چلو ان سب باتوں کو بھول جاتے ہیں۔۔۔ایک نئی شروعات کرتے ہیں۔۔۔

"

وہ بھی اسے دیکھنے لگی

"تم میرے لیئے نیل بن سکتے ہو؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

www.novelsclubb.com

"میں آئزک ہوں۔اور تم ماریا۔ہمیں کچھ اور بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

تو چلو، اسی بات پہ یہیں سے آغاز لیتے ہیں۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ماریا نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھاما تھا۔پھر کچھ یاد آنے پہ ٹھٹھکی اور اسکا بازو دیکھا

"تمہارا زخم ٹھیک ہو گیا؟؟؟؟؟"

اسکے کچھ کہنے سے پہلے اسکا بازو اوپر کہنی تک چڑھایا۔وہاں زخم کا کوئی نشان بھی نہیں تھا۔صاف ستھرا بازو۔

"ہاں میں نے علاج کروالیا۔۔۔چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔۔۔"

ماریا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔"

"کل میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا"

وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اکیلا بینچ پہ بیٹھا رہ گیا۔کافی دیر تک بیٹھا رہا پھر کچھ یاد آنے پہ داہنے بازو کو اوپر کیا۔ ذہن میں کچھ جھپاکے سے ہوئے تھے۔

وہ ہیولہ سا اسکے سامنے تھا۔۔۔خواہش کرو۔۔۔مانگ لو۔۔۔تم اسے بچا سکتے ہو۔۔۔قربانی دو اور اسے بچالو۔۔۔۔وہ سیاہ ہو چکا ہاتھ جسکا زخم کمر تک پھیلنے لگا تھا۔۔۔صوفیہ کی کوئلہ ہو چکی لاش۔۔۔۔وہ بلیڈ۔۔۔۔وہ منتر۔۔۔۔۔وہ نشان، لکیریں۔۔۔مرہان۔۔۔۔خون۔۔۔استروط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہولے سے مسکرا دیا تھا۔

دور مغرب میں سورج ڈوبتا جارہا تھا۔

😈👿😈👿😈👿😈👿😈

(ختم شد)